Ali Infoz 03101190027

باب اول

حمد

سوال ۱: دیے ہوئے بند کی تشریح کریں۔

شعر 1: خدا سب کا خالق ہے کون و مکاں میں
یہ گل کاریاں جس قدر ہیں جہاں میں

نثر: نظم حمد کے اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی نے اس پوری دنیا کو بنایا ہے اور اللہ ہی اس کا مالک ہے اور اس پوری دنیا کو بنایا ہے اور اللہ ہی اس کا مالک ہے اور اس دنیا میں جتنے بھی پھول بوٹے اور رنگینیاں ہیں سب اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہے۔

شعر 2: فلک، چاند، سورج، یہ روشن ستارے
پہاڑ اور دریا یہ دلکش نظارے

نثر: شاعر اس شعر میں کہتے ہیں کہ اس کائنات میں موجود آسمان، چاند، سورج اور ستارے ہیں اللہ تعالیٰ نے بنائے ہوئے ہیں۔ پہاڑ، دریا اور جو بھی خوبصورت نظارے اس دنیا میں موجود ہے۔ سب اللہ تعالیٰ نے بنائی ہیں۔

شعر 3: پہاڑوں سے گرتے ہیں پانی کے دھارے
کہ شبنم نے پھولوں کے چہرے نکھارے

نثر: شاعر اس شعر میں کہتے ہیں کہ پہاڑوں سے جو آبشار بہتے ہیں اور جو دریا بہتے ہیں سب اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ شاعر کہتے ہیں کہ پھولوں کی خوبصورتی اور کھلنا شبنم کے قطروں کی وجہ سے ہے اور یہ پھولوں کی خوبصورتی کو بھی اللہ نے پیدا کیا ہے۔

شعر 4: خدا سب کا خالق ہے کون و مکاں میں
یہ گل کاریاں جس قدر ہیں جہاں میں

نثر: شاعر اس شعر میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی نے اس پوری دنیا کو بنایا ہے اور اللہ ہی اس کا مالک ہے اور اس دنیا میں جتنے بھی پھول بوٹے اور رنگینیاں ہیں سب اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہے۔

شعر 5: خدا کی ہر ایک سمت جلوہ گری ہے
کہ نوری فضاؤں سے دنیا بھری ہے

نثر: شاعر اس شعر میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے اور ساری دنیا کی خوبصورت فضائیں جو نور سے بھری ہے سب اللہ تعالیٰ نے بنائی ہیں۔

نوٹ:

شعر 6: ہر اک دشت شاداب، کھیتی ہری ہے
یہ سب میرے مالک کی کاری گری ہے

نثر: شاعر اس شعر میں کہتے ہیں کہ اس دنیا میں جو صحرا اور ہرے بھرے کھیت ہے یہ سب اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے اور ان کا بنانا ہمارے اللہ کی شان ہے۔

شعر 7: خدا سب کا خالق ہے کون و مکان میں
یہ گل کاریاں جس قدر ہیں جہاں میں

نثر: شاعر اس شعر میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی نے اس پوری دنیا کو بنایا ہے اور اللہ ہی اس کا مالک ہے اور اس دنیا میں جتنے بھی پھول بوٹے اور رنگینیاں ہیں سب اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہے۔

شعر 8: زمین کا ہر اک ذرہ چمکا ہوا ہے
وہ دیکھو کہ سورج بھی نکلا ہوا ہے

نثر: شاعر اس شعر میں کہتے ہیں کہ زمین میں چھوٹے سے چھوٹا ذرہ بھی چمکتا ہے اور صبح سورج نکلتے ہی ساری دنیا روشن ہو جاتی ہے۔ ہر چیز کا روشن نظر آنا اللہ تعالیٰ کا کمال ہے۔ اللہ تعالیٰ کی موجودگی کا احساس ہمیں ہر وقت اور ہر جگہ ہوتا ہے۔

شعر 9: جدھر دیکھیے نور پھیلا ہوا ہے
خدا ساری دنیا پہ چھایا ہوا ہے

نثر: شاعر اس شعر میں کہتے ہیں کہ ہم اس دنیا میں جہاں بھی دیکھے ہمیں اللہ کا نور نظر آتا ہے اور اللہ کی ذات پوری دنیا میں دکھائی دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔

شعر 10: خدا کل کا خالق ہے کون و مکاں میں
یہ گل کاریاں جس قدر ہیں جہاں میں

نثر: شاعر اس شعر میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی نے اس پوری دنیا کو بنایا ہے اور اللہ ہی اس کا مالک ہے اور اس دنیا میں جتنے بھی پھول بوٹے اور رنگینیاں ہیں سب اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہے۔

سوال ۲: معانی لکھیں؟

الفاظ	معنی
کون و مکان	دنیا، جہاں
دھارا	دریا کا بہاؤ
کاری گری	مہارت
گل کاری کرنا	پھول بوٹے بنانا
دشت	جنگل، غیر آباد علاقہ

Scanned with CamScanner

ذرّہ	کسی چیز کا نہایت چھوٹا ٹکڑا
فلک	آسمان
شاداب	سرسبز

سوال ۳: دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں؟

الف: "خدا کی ہر اک سمت جلوہ گری ہے" سے کیا مراد ہے؟

جواب: خدا کی ہر اک سمت جلوہ گری ہے سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر طرف اور ہر چیز میں دکھائی دیتا ہے اللہ تعالیٰ کی موجودگی کا احساس ہمیں ہر جگہ اور ہر وقت ہوتا ہے۔

ب: ہمیں چیز کس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت دکھائی دیتی ہے؟

جواب: ہمیں ہر چیز میں اللہ کی حکمت دکھائی دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کی برابری کرنے والا کوئی نہیں وہ بڑی شان اور عظمت والا ہے۔

ج: ہر سمت نظر آنے والی کاری گری کس ذات سے وابستہ ہے؟

جواب: ہر سمت نظر آنے والی کاری گری اللہ تعالیٰ کی ذات سے وابستہ ہے۔

د: اللہ تعالیٰ کی کوئی سی پانچ صفات لکھیں؟

جواب: خالق، مالک، رازق، رحمٰن، کریم۔

ہ: نظم میں دی ہوئی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی علاوہ کوئی سی دو اور نعمتوں کے نام اور ان کی افادیت لکھیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی دو نعمتیں:

نعمت	افادیت
ہوا	جس سے تمام جاندار زندہ ہیں
پھل	جو انسان اور جانور اور چرند پرند کھاتے ہیں

سوال ۴: نظم کے مطابق درست الفاظ لکھ کر مصرعے مکمل کریں؟

۱۔ پہاڑوں سے گرتے ہیں پانی کے دھارے۔
(دھارے، چشمے)

۲۔ کہ شبنم نے پھولوں کے چہرے نکھارے
(دھلائے، نکھارے)

۳۔ جدھر دیکھیے بھلا ہوا ہے نور (اجالا، نور)

۴۔ ہر اک دشت شاداب، ہری ہے کھیتی (کھیتی، وادی)

۵۔ پہاڑ اور دریا، یہ دل کش نظارے
(سماں، نظارے)

سوال ۵: خط کشیدہ الفاظ کے درست متضاد لکھ کر جملے مکمل کریں۔

۱۔ پہاڑوں سے گرتے ہیں پانی کے دھارے۔
(دھارے، چشمے)

۲۔ کہ شبنم نے پھولوں کے چہرے نکھارے
(دھلائے، نکھارے)

۳۔ جدھر دیکھیے بھلا ہوا ہے نور
(اجالا، نور)

۴۔ ہر اک دشت شاداب، ہری ہے کھیتی
(کھیتی، وادی)

۵۔ پہاڑ اور دریا، یہ دل کش نظارے
(سماں، نظارے)

سوال ۶: خط کشیدہ الفاظ کے درست متضاد لکھ کر جملے مکمل کریں۔

۱۔ اگر کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو دن رات محنت کرو۔
سحر شام رات

۲۔ جنگ ہو یا امن ہمیں ہمیشہ متحد رہنا چاہیے۔
امن لڑائی بدحالی

۳۔ ایک میدان، بہت کشادہ جب کہ دوسرا بہت تنگ ہے۔
وسیع کھلا تنگ

۴۔ عزت اور ذلت سب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔
ذاتی ذلت عظمت

۵۔ اسلام میں کسی گورے کو کالے پر کوئی برتری حاصل نہیں۔
عجمی کالے سفید

سوال ۷: غلط اور درست فقرات دیے ہوئے غلط جملوں کو درست کر کے جملے دوبارہ کاپی میں لکھیں۔

غلط جملہ: آج شب قدر کی رات ہے۔
درست جملہ: آج شب قدر ہے۔

غلط جملہ: برائے مہربانی تشریف رکھیں۔
درست جملہ: برائے مہربانی تشریف رکھے۔

غلط جملہ: کوہ ہمالیہ کا پہاڑ بہت اونچا ہے۔
درست جملہ: کوہ ہمالیہ بہت اونچا ہے۔

غلط جملہ: سلمان نے دکان سے کتابیں خریدی۔
درست جملہ: سلمان نے دکان سے کتابیں خریدیں۔

غلط جملہ: بیمار کو آب زم زم کا پانی پلاؤ۔
درست جملہ: بیمار کو آب زم زم پلاؤ۔

غلط جملہ: اسکول کے حال میں جلسہ ہو رہا تھا۔
درست جملہ: اسکول کے ہال میں جلسہ رہا تھا۔

غلط جملہ: تم دو بجے کے وقت آجانا۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

درست جملہ: تم دو بجے آجانا۔

غلط جملہ: میری قلم کھو گئی ہے۔

درست جملہ: میرا قلم کھو گیا ہے۔

سوال۸: دیئے ہوئے بند کی تشریح کریں۔

خدا کی ہر سمت جلوہ گری ہے
کہ نوری فضاؤں سے دنیا بھری ہے
ہر اک دشت شاداب کھیتی ہری ہے
یہ سب میرے مالک کی کاری گری ہے

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے اور ساری دنیا کی خوبصورت فضائیں جو نور سے بھری ہے سب اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے۔ اس دنیا میں جو صحرا اور ہرے بھرے کھیت ہے یہ سب اللہ تعالیٰ نے بنائی ہیں اور ان کا بنانا ہمارے اللہ کی شان ہے۔

نعت

شعر1: نبی دوسرے، پیشوا بن کے آئے
محمد ﷺ مگر مصطفیٰ بن کے آئے

نثر: نعت مبارک کے اس شعر میں شاعر حضور نبی کریم ﷺ کی شان اور عظمت میں بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اگرچہ ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے اپنی اپنی اُمت اور اپنی قوم کی رہنمائی کے لیے دنیا میں بھیجا ہے۔ مگر ان تمام انبیاء میں حضور ﷺ کا انتخاب کیا گیا۔ ان کو چُنا گیا اور آپ ﷺ کو تمام انبیاء کا سردار مقرر کیا گیا۔

شعر2: وہ مکہ کی سختی وہ طائف کا منظر
محمد ﷺ خدائی رضا بن کے آئے

نثر: اس شعر میں شاعر حضور ﷺ کی نرم طبیعت اور صبر و تحمل جیسی خوبیوں کا ذکر کرتا ہے کہ حضور ﷺ نے مکہ میں رہ کر کفار کی طرف سے مختلف قسم کی تکالیف برداشت کی جبکہ طائف کا وہ منظر جب حضور ﷺ پر پتھر برسائے گئے مگر بدلے میں آپ ﷺ نے ان کو ڈھیروں دعائیں دیں اور کبھی انتقام کے بارے میں سوچا بھی نہیں کیونکہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی رضاء میں راضی تھے۔

شعر3: امیروں کو رازِ اخوت بتایا
غریبوں کے حاجت روا بن کے آئے

نثر: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ حضور ﷺ نے اس دنیا میں تشریف لا کر امیروں اور غریبوں میں اخوت اور بھائی چارہ کا رشتہ قائم کیا اور خود بھی غریبوں، محتاجوں اور بے کسوں کی خبر گیری کی اور ان کی ہر قسم کی مدد کی اور دوسروں کو بھی غریبوں کی مدد کی تلقین کی۔

شعر4: نجاشی بھی خادم، ابوذرؓ بھی خادم
وہ سلطان شاہ و گدا بن کے آئے

نثر: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ حضور ﷺ ایسے پیغمبر تھے کہ بادشاہوں کے بادشاہ تھے۔ حبشہ کے بادشاہ نجاشی بھی آپ ﷺ کی طرزِ زندگی کو حیران تھے اور ابوذرؓ جیسے صحابی کو بھی آپ ﷺ کی خدمت کا شرف حاصل رہا۔ مطلب حضور ﷺ کی نظر میں دنیا کے بادشاہ اور فقیر ایک تھے۔ وہ شاہ گدا دونوں کے سردار تھے۔

شعر5: شکستہ دلوں کو محبت سے جوڑا
دھڑکتے دلوں کی صدا بن کے آئے

نثر: اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ہارے ہوئے دلوں میں محبت ڈالی۔ وہ خود محبت کے پیکر تھے۔ شکستہ دلوں کو حوصلہ دیا اور ہمارے پیارے نبی ﷺ لوگوں کے دلوں میں محبت بن کر بستے ہیں۔

شعر6: زمانے کی سوکھی ہوئی کھیتیوں پر
گھٹا بن کے برسے، ہوا بن کے آئے

نثر: اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ دنیا کی تمام مشکلات اور مصیبتوں کو انہوں نے ہنسی خوشی برداشت کیا بارش اور ہوا کی طرح پوری کائنات کے لئے فائدہ مند ثابت ہوئے۔ جس طرح بارش اور ہوا سوکھے کھیتوں کو سرسبز کر دیتی ہے۔ اسی طرح انہوں نے بھی دلوں کو سرسبز کیا۔

شعر7: انھی کی محبت ہے ایمان متاہر
جو کو تمن کا مدعا بن کے آئے

نثر: اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ حضور ﷺ سے محبت ہی ایمان کا تقاضا ہے اور دنیا اور آخرت دونوں کی چاہت بن کر آئے۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

سوال ۱: معانی لکھیں۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
پیشوا	سردار، امام، رہنما	سلطان	بادشاہ، حاکم
شکستہ	ٹوٹا ہوا	کونین	دونوں جہاں
اخوت	بھائی چارہ	حاجت روا	ضرورت پوری کرنے والا

سوال ۲: دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف): "وہ سلطانِ شاہ و گدا بن کے آئے" سے کیا مراد ہے۔

جواب: سلطان شاہ و گدا سے مراد حضور ﷺ ہے۔ حضور ﷺ کی نظر میں دنیا کے بادشاہ اور فقیر ایک تھے۔ وہ شاہ و گدا دونوں کے سردار تھے۔

(ب): اس نعت میں نبی کریم ﷺ کی کن خوبیوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

جواب: اس نعت میں نبی کریم ﷺ کی مندرجہ ذیل خوبیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔
پیشوا، مصطفیٰ، حاجت روا، سلطانِ شاہ و گدا اور مدعا کونین۔

(ج): کس ہستی کی محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے؟

جواب: حضور ﷺ کی محبت، ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔

(د): "مواخاتِ مدینہ" کے بارے میں چند جملے لکھیں اور بتائیں کہ اس سے مسلمانوں کو کیا سبق حاصل ہوتا ہے؟

جواب: ہجرت مدینہ کے بعد نبی کریم ﷺ کے مہاجرین مکہ اور انصارِ مدینہ کے درمیان ایک معاہدہ طے فرمایا۔ جس کی رُو سے ایک مہاجر اور ایک انصاری کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا گیا۔ اسے مواخات مدینہ کہتے ہیں۔ مواخات کے رشتے نے مسلمانوں کی طاقت میں اضافہ کر دیا۔ بدامنی اور بدانتظامی ختم ہو گئی اس کی بدولت بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ اسلام دور دور تک پھیلا اور ایثار کی بہترین مثال قائم ہوئی۔

(ہ): نبی کریم ﷺ کی ذات مبارک ہمارے لیے باعثِ رحمت ہے۔ کیسے؟

جواب: نبی کریم ﷺ کی ذات مبارک ہمارے لیے باعث رحمت ہے۔ وہ رحمت اللعالمین بنا کر بھیجے گئے۔ وہ عفو و در گزر کی بہترین مثال ہے۔ وہ رحم دل تھے۔ انہوں نے اپنے تمام دشمنوں کو معاف کیا اور بہت سے لوگ آپ کی رحمت سے مسلمان ہوئے۔

سوال ۳: نعت کے مطابق درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

۱۔ نبی کریم ﷺ نے سختیاں برداشت کیں۔
(الف) عراق میں (ب) ✓ مکہ مکرمہ میں
(ج) حبشہ میں (د) مصر میں

۲۔ نجاشی حبشہ کا تھا۔
(الف) سفیر (ب) غلام
(ج) ✓ بادشاہ (د) وزیر

۳۔ حضرت ابوذرؓ کا تعلق تھا۔
(الف) بنو امیہ سے (ب) ✓ بنو اوس سے
(ج) بنو خزرج سے (د) بنو غفار سے

۴۔ نبی کریم ﷺ نے شکستہ دِلوں کو جوڑا۔
(الف) رعب سے (ب) ✓ محبت سے
(ج) نرمی سے (د) غصے سے

۵۔ نبی کریم ﷺ حاجت روا بن کر آئے
(الف) امیروں کے (ب) ✓ غلاموں کے
(ج) بادشاہوں کے (د) غریبوں کے

سوال ۴: نعت کے مطابق درست لفظ لگا کر مصرعے مکمل کریں۔

۱۔ محمد ﷺ مگر مصطفیٰ بن کے آئے۔
۲۔ امیروں کو رازِ اخوت بتایا۔
۳۔ غریبوں کے حاجت روا بن کے آئے۔
۴۔ وہ مکہ کی سختی وہ طائف کا منظر۔
۵۔ کہیں رحمتوں کا سلسلہ بن کے آئے۔

سوال ۵: جملوں کے سامنے دیئے ہوئے واحد الفاظ کی جمع بنا کر خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ مہمان خصوصی نے تمام سامعین کو خوش آمدید کہا(سامع)
۲۔ مواخاتِ مدینہ کی بدولت مہاجرین کی پریشانیوں کا خاتمہ ہو گیا۔
۳۔ نبی کریم ﷺ نے جب توحید کی دعوت دی تو مشرکین مکہ نے آپ ﷺ کی سخت مخالفت کی۔ (مشرک)
۴۔ علامہ محمد اقبالؒ کا شمار ملک کے معززین میں ہوتا ہے۔ (معزز)
۵۔ ہمیں ملکی قوانین کی پابندی کرنی چاہیے۔ (قانون)

سوال ۶: نیچے دیئے ہوئے الفاظ کے قافیے الفاظ معنی میں سے تلاش کر کے ان کے سامنے لکھیں۔

Ali Infoz 03101900027

Scanned with CamScanner

ب	ق	گ	بھ	و	ب
ا	ئ	ل	ج	ک	ا
غ	م	س	ر	ر	ت
ب	ا	ت	ا	ف	ا
ا	غ	ا	ف	ل	ر
ں	ن	ع	چھ	و	ے

۱۔ ذات بات
۲۔ سارے تارے
۳۔ آشیاں باغباں
۴۔ ناتا بھاتا
۵۔ کاہل غافل

سوال۷: دیئے ہوئے الفاظ پر نعت کی مدد سے اعراب لگا کر ان کا درست تلفظ ادا کریں۔ بعد ازاں انہیں جملوں میں استعمال کریں۔

مُشَقَّت اِستِفادَہ مُدعَا مَحَبَّت مُتَجَسِّس

1۔مشقت	ہمیں محنت اور مشقت سے کمانا چاہیے۔
2۔استفادہ	ڈاکٹر کی دوا سے مجھے بہت استفادہ ہوا۔
3۔مدعا	حضور ﷺ مدعا کونین بن کے آئے۔
4۔محبت	ماں کی محبت بے مثال ہوتی ہے۔
5۔متجسس	بچے ہمیشہ متجسس رہتے ہیں۔

سوال۸: ان اشعار کی تشریح لکھیں۔

امیروں کو رازِ اخوت بتایا
شکستہ دلوں کو محبت سے جوڑا
غریبوں کے حاجت روا بن کے آئے
دھڑکتے دلوں کی صدا بن کے آئے

تشریح: ان اشعار میں شاعر کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اس دنیا میں تشریف لا کر امیروں اور غریبوں میں اخوت اور بھائی چارہ کا رشتہ قائم کیا اور خود بھی غریبوں، محتاجوں اور بے کسوں کی خبر گیری کی اور ان کی ہر قسم کی مدد کی اور دوسروں کو بھی غریبوں کی مدد کی تلقین کی۔ حضور ﷺ نے ہارے ہوئے دلوں میں محبت ڈالی۔ وہ خود محبت کے پیکر تھے۔ شکستہ دلوں کو حوصلہ دیا اور ہمارے پیارے نبی ﷺ لوگوں کے دلوں میں محبت بن کر بستے ہیں۔

سوال۹: نعت کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

خلاصہ: جس نظم میں حضور ﷺ کی تعریف بیان ہو اسے نعت کہتے ہیں۔ اگرچہ ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے اپنی اپنی امت اور قوم کی رہنمائی کے لیے دنیا میں میں بھیجا ہے۔ مگر ان تمام انبیاء میں حضور ﷺ کا انتخاب کیا گیا اور آپ ﷺ کو تمام انبیاء کا سردار مقرر کیا گیا۔ حضور ﷺ نے مکہ میں رہ کر کفار کی طرف سے مختلف قسم کی تکالیف برداشت کیں۔ جبکہ طائف کا وہ منظر جب حضور ﷺ پر پتھر برسائے گئے مگر بدلے میں ان کو آپ ﷺ نے ڈھیروں دعائیں دیں اور کبھی انتقام کا نہیں سوچا کیونکہ آپ ﷺ اللہ کی رضا میں راضی تھے۔ حضور ﷺ نے اس دنیا میں تشریف لا کر امیروں اور غریبوں میں اخوت اور بھائی چارہ کا رشتہ قائم کیا انہوں نے خود بھی غریبوں، محتاجوں اور بے کسوں کی خبر گیری کی، ان کی ہر قسم کی مدد کی اور دوسروں کو بھی غریبوں کی مدد کی تلقین کی۔ حضور ایسے پیغمبر تھے کہ بادشاہوں کے بادشاہ تھے۔ وہ شاہ و گدا دونوں کے سردار تھے۔ حضور ﷺ نے ہارے ہوئے دلوں میں محبت ڈالی وہ خود محبت کے پیکر تھے۔ انہوں نے دنیا کی تمام مشکلات اور مصیبتوں کو ہنسی خوشی برداشت کیا۔ حضور ﷺ سے محبت ہی ایمان کا تقاضا ہے۔

بے مثل ہے ذات حضورِ پاک ﷺ کی

سوال۱: معانی سیکھیں۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اوصاف	خوبیاں	اشاعت	تبلیغ
صادقین	صادق کی جمع، سچے	کاذب	جھوٹا
ہانکنا	چلانا، دوڑانا	ستانا	آرام کرنا
ہم پلہ	برابر	پوشیدہ	خفیہ

سوال۲: دیئے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف): حضور پاک ﷺ نے صفا کی پہاڑی پر لوگوں سے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: ایک دن آپ ﷺ نے صفا کی پہاڑی پر چڑھ کر مکہ والوں کو پکارنا شروع کیا۔ لوگ پہاڑی کے سامنے جمع ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: "اگر میں تم سے یہ کہوں کہ اس پہاڑی کے پیچھے سے ایک بہت بڑا لشکر نکل کر تم پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری بات کا یقین کر لو گے؟ سب نے یک زبان ہو کر کہا" آپ ﷺ صادق اور امین ہیں ہم بلاشک و شبہ یقین کر لیں گے"۔ اس پر حضور پاک ﷺ نے فرمایا: "تو پھر یقین کر لو کہ موت تمہارے سر پر آ رہی

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

ہے اور تمہیں ایک نہ ایک روز اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے، اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تم پر سخت عذاب نازل ہوگا۔ اگرچہ انہوں نے آپ ﷺ کی بات نہ مانی لیکن آپ کو جھوٹا کہنے کی جرات نہ کر سکے"

(ب): لوگ حضور پاک ﷺ کی بات پر کیوں یقین کر لیتے تھے؟

جواب: لوگ حضور پاک ﷺ کی بات پر اس لیے یقین کر لیتے تھے کیونکہ آپ ﷺ صادق اور امین تھے۔

(ج): غزوہ خیبر کے موقع پر اسلام قبول کرنے والے غلام کو حضور پاک ﷺ نے کس طرح دیانت داری اختیار کرنے کا راستہ دکھایا؟

جواب: جنگ خیبر کے دنوں کا واقعہ ہے کہ یہود کا ایک غلام بھاگ کر آپ ﷺ کے پاس چلا آیا اور مشرف بہ اسلام ہوا۔ وہ اپنے مالک کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ چنانچہ وہ ریوڑ بھی ساتھ لے آیا اور حضور پاک ﷺ سے پوچھا کہ میں اس ریوڑ کا کیا کروں۔ اگرچہ اس وقت یہود سے جنگ جاری تھی تاہم آپ ﷺ کو یہ بات کسی طرح گوارا نہ تھی کہ امانت میں خیانت نہ ہو، چناچہ آپ ﷺ نے غلام سے فرمایا: "بکریوں کو ہانک دو، یہ خود بخود اپنے مالک کے پاس چلی جائیں گی۔" غلام نے آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل کی۔

(د): ربذہ سے آنے مسافروں کا واقعہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جواب: ایک دفعہ ربذہ سے کچھ لوگ کھجوریں خریدنے کے لیے مدینہ منورہ آئے۔ وہ شہر سے باہر ستانے کے لیے ٹھہر گئے۔ اتنے میں شہر سے ایک آدمی آیا جس کے بدن پر دو پرانی چادریں تھیں۔ مسافروں کے پاس ایک سرخ اونٹ تھا، جس کو انہوں نے مہار ڈالی ہوئی تھی۔ اس آدمی نے پوچھا: "یہ اونٹ بیچتے ہو"؟ انہوں نے کہا: "ہاں! کھجوروں کی اتنی مقدار کے بدلے میں ہم اونٹ کی مہار پکڑی اور شہر کے اندر چلا گیا۔ بعد میں مسافروں کو خیال آیا کہ انہوں نے ایک اجنبی شخص کو اپنا اونٹ دے دیا ہے۔ اب اونٹ کی واپسی یا قیمت کی وصولی کے لیے کیا کریں گے؟ وہ ابھی اسی فکر میں تھے کہ شہر سے ایک آدمی بڑی مقدار میں کھجوریں لے کر آیا اور کہنے لگا۔ "اپنے اونٹ کی قیمت کے برابر کھجوریں تول کر پوری کرلو، باقی تمہاری دعوت کے لیے ہیں۔ پیٹ بھر کر کھاؤ پیو۔ وہ کھا پی کر شہر میں داخل ہوئے تو وہی شخص مسجد کے منبر پر کھڑا خطبہ دے رہا تھا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ وہ رسول ﷺ ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کے نزدیک امانت کو اس قدر اہمیت حاصل ہے کہ آپ ﷺ نے اس کو ایمان کے ہم پلہ قرار دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا" جس میں امانت نہیں، اس میں ایمان نہیں"۔

(ہ): صداقت اور امانت کو اپنانے سے ہماری زندگی میں کیا تبدیلی آسکتی ہے؟

جواب: حضرت محمد ﷺ کی زندگی کو مسلمانوں کے لیے نمونہ قرار دیا گیا ہے۔ اگر ہم حضور پاک ﷺ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے صداقت اور امانت کو اپنا شعار بنائیں۔ تو یقیناً معاشرے میں کردار کے اعلیٰ نمونے نظر آئیں۔ انسان کا ایک دوسرے پر بھروسا قائم اور مضبوط ہو جائے۔ بہت سی برائیاں ختم ہو جائیں۔ معاشرہ جنت کا نمونہ بن جائے۔

سوال ۳: سبق کے مطابق درست الفاظ لکھ کر خالی جگہ پُر کریں۔

- لوگ حضور پاک ﷺ کو صادق اور امین کے نام سے پکارتے تھے۔
- کفارِ مکہ نے حضور پاک ﷺ کے متعلق کبھی کاذب کا لفظ استعمال نہیں کیا۔
- آپ نے فرمایا: "مومن میں دو برائیاں کبھی نہیں ہو سکتیں" ایک خیانت کرنا اور دوسرے جھوٹ بولنا "
- ہجرت کے موقع پر حضور پاک ﷺ حضرت علیؓ کو مکہ ہی چھوڑ گئے، تاکہ وہ تمام لوگوں کی امانتیں واپس کر کے مدینہ آئیں۔
- رسول اکرم ﷺ کے نزدیک امانت کو اس قدر اہمیت حاصل ہے کہ آپ اس کو ایمان کے ہم پلہ قرار دیا۔

سوال ۴: دیا ہوا واقعہ غور سے سنیں، درست لب و لہجے کے ساتھ دہرائیں اور سوالات کے زبانی جوابات دیں۔

نبی کریم ﷺ سراپا رحمت تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ ﷺ کی بے چینی بھی دور ہو گئی۔

سوالات:۔

(الف): نبی کریم ﷺ دوسروں کے ساتھ کیسے پیش آتے تھے؟

جواب: نبی کریم ﷺ سراپا رحمت تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے پرائے، دوست اور دشمن سبھی کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آئے۔

(ب): نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو قیدیوں سے متعلق کیا تاکید فرمائی؟

جواب: آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو تاکید کی کہ ان کا خاص خیال رکھا جائے۔

Ali Intoz 03101190027

Scanned with CamScanner

(ج): نبی کریم ﷺ قیدیوں کی آوازیں سن کر کیوں بے قرار ہو گئے؟

جواب: قیدیوں کے ہاتھ پاؤں رسیوں میں جکڑ دیئے گئے تھے، جس کی وجہ سے وہ درد سے کراہنے لگے۔ ان کی آوازیں سن کر نبی کریم ﷺ بے قرار ہو گئے۔ صحابہ کرامؓ سمجھ گئے کہ آپ ﷺ قیدیوں کی تکلیف کی وجہ سے بے چین ہیں۔ چنانچہ انہوں نے قیدیوں کی رسیوں کی گرہیں ڈھیلی کر دیں۔ قیدیوں کو سکون محسوس ہوا تو آپ ﷺ کی بے چینی بھی دور ہو گئی۔

(د): اس واقعے سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: اس واقعے نے ہمیں رحم دلی کا سبق ملتا ہے۔

سوال۵: قوسین میں دیئے ہوئے الفاظ کے درست مترادف لکھ کر عبارت کو مکمل کریں۔

جواب: رمضان کا (پاک) صاف مہینہ تھا۔ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہؓ کے (ساتھ) ہمراہ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ مکہ والوں میں اب لڑنے کا (ہمت) حوصلہ نہ تھا۔ وہ لوگ جو کل تک (جابر) ظالم بنے ہوئے تھے۔ اور (کمزوروں) لاغروں پر (ظلم و ستم) تشدد کرتے تھے۔ آج (ڈر) خوف کے مارے چھپتے پھر رہے تھے۔ ان کے دل مسلمانوں کی (ہیبت) ڈر سے (لرز) کپکپا رہے تھے۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے عفو و درگزر کے جس عمل کا مظاہرہ کیا، اس کی (نظیر) مثال پوری انسانی تاریخ میں نہیں ملتی۔

سوال۶: اسم کی اقسام (بناوٹ کے لحاظ سے) تحریر کریں۔

جواب: کسی شخص چیز جگہ کے نام کو اسم کہتے ہیں۔ بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی درج ذیل تین اقسام ہیں۔

اسم مصدر　　اسم جامد　　اسم مشتق

سوال۷: دیئے ہوئے جملے غور سے پڑھیں۔ اسم مصدر کے جملوں کے سامنے (✓) اور اسم جامد کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

۱۔ احمد کے پاس گیند اور بلا ہے۔ ✗گیند، ✗بلا

۲۔ محنت کرنا اچھی عادت ہے۔ ✗محنت

۳۔ ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔ ✓اندھیرا

۴۔ شاہد کو رات بھر جاگنا پڑا۔ ✓جاگنا

۵۔ تھیلی میں اشرفیاں ہیں۔ ✗اشرفیاں

۶۔ جھوٹ بولنا بری بات ہے۔ ✓بولنا

سوال۸: حضور ﷺ کی صداقت سے متعلق ایک پیرا گراف لکھیں۔

جواب: صداقت اور امانت ایسے اوصاف ہیں۔ جو اللہ نے ہر نبی اور رسول کو عطا کیے ہیں۔ یہ دونوں اوصاف حضور ﷺ کا تعارف اور پہچان تھے۔ لوگ آپ ﷺ کو صادق اور امین کے نام سے پکارتے تھے۔ حضور ﷺ نے اسلام کی اشاعت کا کام شروع کیا تو اس کی بنیاد ہی صداقت پر رکھی۔ ایک دن آپ ﷺ نے صفا کی پہاڑی پر چڑھ کر مکہ والوں کو پکارنا شروع کیا۔ لوگ جمع ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا "اگر میں تم سے کہوں کہ اس پیچھے سے ایک بڑا لشکر تم پر حملہ کرنے والا ہے۔ تو کیا تم میری بات کا یقین کر لو گے" سب نے یک زبان ہو کر کہا آپ صادق اور امین ہیں۔ ہم بلا شک و شبہ یقین کر لیں گے۔ تو پھر یقین کر لو کہ موت تمھارے سر پر آ رہی ہے اور تمہیں ایک دن اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تم پر بہت سخت عذاب نازل ہو گا" اگرچہ انھوں نے آپ ﷺ کی بات نہ مانی۔ لیکن آپ کو جھوٹا کہنے کی جرات نہ کر سکے۔

وہ ہوا پشیمان

سوال۱: معانی لکھیں۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
ہدایت	نصیحتیں	اُلٹی بات	بے موقع جات
بھلا	بھلائی بہتری	بے کار	جن کا کوئی فائدہ نہ ہو
تپائی	تین پایوں کی چوکی	تامل	ٹھہر کر، سوچتے ہوئے

سوال۲: دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف): اس ڈرامے میں کچھ عبارتیں بریکٹ میں کیوں لکھی ہوئی ہیں؟

جواب: اس ڈرامے میں کچھ عبارتیں بریکٹ میں اس لیے لکھی گئی ہیں کہ اس میں مختلف تاثرات بتائے گئے ہیں۔ مخصوص کاموں کے بارے میں تاثرات بتائے گئے ہیں۔

(ب): بشیر اپنی ماں کو باغ میں جانے کے بارے میں کیوں نہیں بتانا چاہتا تھا؟

Ali Infoz 03101900027

Scanned with CamScanner

جواب: بشیر اپنی ماں کو باغ میں جانے کے بارے میں اس لیے نہیں بتانا چاہتا تھا کیونکہ ماں اُس کو ہدایتیں کرتی تھیں کہ باغ میں کسی پیڑ پر نہ چڑھنا گر پڑو گے، جوتے نہ اُتارنا، کانٹا چبھ جائے گا وغیرہ وغیرہ۔

(ج): بشیر ماں باپ کی ہدایات سن کر کیوں چڑتا تھا؟

جواب: بشیر ماں باپ کی ہدایات سن کر اس لیے چڑتا تھا کہ نصیحتیں بچوں کو بری لگتی ہے۔ اُسے بھی اُلجھن ہوتی تھی۔ مگر وہ اس کی بھلائی کے لیے ہدایات دیتے تھے اور ماں باپ کو اس کی ہمیشہ فکر ہوتی تھی۔ مگر وہ اُس کی بھلائی کے لئے ہدایت دیتے تھے اور ماں باپ کو اُس کی ہمیشہ فکر ہوتی تھی۔

(د): بشیر نے اپنی بلی سے متعلق اتنی زیادہ ہدایات کیوں دیں؟

جواب: بشیر نے اپنی بلی سے بہت پیار کرتا تھا۔ اُس نے بڑے چاو چونچلوں سے پالا تھا۔ اُس کو اپنی بلی کی فکر ہوتی تھی۔ اس کے تحفظ کا خیال رکھتا تھا۔ اُس وہ سے وہ بہت زیادہ ہدایات دے رہا تھا۔

(ہ): اگر آپ حمید کی جگہ ہوتے تو بشیر کو کیسے سمجھاتے اور کیوں؟

جواب: ہم بھی بشیر کو پیار اور محبت سے سمجھاتے کہ ماں باپ کو فکر ہوتی ہے۔ اس لیے ہمیں ہدایات دیتے ہیں اور ہمیں ہمیشہ ماں باپ کی اجازت لے ہر کام کرنا چاہیے۔

سوال ۳: سبق کے مطابق درست جواب کے سامنے (✓) اور غلط جواب کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

۱۔ حمید بھی چاہتا تھا کہ بشیر اپنی ماں سے باغ جانے کی نہ لے۔ ✗

۲۔ بلی حمید سے مانوس نہیں تھی۔ ✗

۳۔ حمید اپنی بہن کے لیے بلی لے جانا چاہتا تھا۔ ✓

۴۔ بشیر نے آخر میں حمید کو اپنی بلی دے ہی دی۔ ✗

سوال ۴: دیا ہوا واقعہ غور سے سنیں اور سوالات کے زبانی جوابات دیں۔

راحیل کالج میں پڑھتا تھا۔۔۔۔۔۔۔اس نے ماں سے اپنی غلطی کی معافی مانگ لی۔

سوالات:۔

(الف): راحیل کو گھر آنے میں دیر کیوں ہو جاتی تھی؟

جواب: راحیل کالج میں پڑھتا تھا۔ کالج کے بعد وہ اکثر دوستوں کے ساتھ گھومتے پھرنے نکل جاتا۔ اسے گھر آنے میں دیر ہو جاتی۔

(ب): راحیل کی والدہ نے اُس سے کیا کہا اور اُس نے کیا جواب دیا؟

جواب: ایک دن راحیل کی ماں نے کہا: "بیٹا رات کو جلدی گھر آیا کرو۔ مجھے تمھارا انتظار کرنا پڑتا ہے"۔ راحیل کا موڈ اس وقت خراب تھا، کہنے لگا: ماں! آپ کو کس نے کہا کہ میرا انتظار کیا کرو؟ آپ سو کیوں نہیں جاتیں؟

(ج): راحیل کی ماں نے اس بچپن کی تصویر دکھا کر کیا بتایا؟

جواب: راحیل کی ماں نے اس کے بچپن کی تصویر دکھائی جس میں راحیل پنگھوڑے میں سو رہا تھا۔ ماں نے کہا: "بیٹا! جب تو چھوٹا تھا تو اس پنگھوڑے میں بے بس پڑا رہتا تھا۔ تیرے بازوؤں میں اتنی طاقت نہ تھی کہ اپنے منہ سے مکھی اُڑا سکتا۔ تو اپنی مرضی سے کروٹ تک نہ بدل سکتا تھا۔ اس وقت میں نے تیری خدمت کی۔ خود گیلے بستر پر لیٹی اور تجھے سوکھے بستر پر لٹایا۔ مجھے انگلی پکڑ کر چلنا سکھایا۔ آج تو سخت الفاظ میں مجھے جواب دیتا ہے۔"

(د): دیئے ہوئے شعر سے متعلق آپس میں بات چیت کریں اور پھر جماعت کے سامنے اظہار خیال کریں اپنے موقف کے حل میں دلائل دیں۔؟

شعر: ماں باپ اور استاد، سب ہیں خدا کی رحمت
ہے روک ٹوک ان کی، حق میں تمھارے نعمت

اس شعر میں ماں باپ اور استاد کو خدا کی رحمت کہا گیا ہے۔ ماں باپ اور استعاد ہماری بھلائی کے لیے ہمیں روک ٹوک کرتے ہیں۔ ہماری تحفظ کا خیال رکھتے ہیں۔ ہمیں اونچے مقام پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ ماں باپ اور استاد اللہ کی بڑی رحمت اور نعمت ہیں۔

سوال ۵: دیئے ہوئے لاحقوں کی مدد سے تین تین نئے الفاظ بنائیں اور انہیں جملوں میں استعمال کریں۔

پسند:۔	من پسند	علی اپنا من پسند کھانا کھاتا ہے۔
	انتہا پسند	کسی بھی کام میں انتہا پسند نہیں ہونا چاہیے۔
	شر پسند	ہمیں شر پسند لوگوں سے بچ کر رہنا چاہیے۔
کار:۔	خود کار	کمپیوٹر ایک خود کار مشین ہے۔
	رضا کار	رضا کار اپنی مدد آپ کے تحت کام کرتے ہیں۔
	فن کار	علی ایک بڑا فن کار ہے۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

خانہ:۔ خاتون خانہ	خاتون خانہ کو ہنر مند ہونا چاہیے۔
دواخانہ	ہمارے گھر کے پاس ایک دواخانہ ہے۔
باورچی خانہ	باورچی خانے کو صاف رکھنا چاہیے۔
بند:۔ قلم بند	علامہ اقبال نے کئی سارے نظم قلم بند کئے۔
نظر بند	ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو نظر بند کیا گیا تھا۔
دیوبند	میرے ماموں دیوبند کے طالب علم ہے۔

سوال ۶: دیے ہوئے جملے پڑھیں اور ان میں موجود اسم معرفہ کے گرد □ اور اسم نکرہ کے گرد △ شکل بنائیں۔

1۔ سارہ نے کتاب □ پڑھی۔

2۔ لاہور △ ایک تاریخی شہر □ ہے۔

3۔ پاکستان △ ایک اسلامی ملک □ ہے۔

4۔ محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا ایک نڈر خاتون □ تھیں۔

سوال ۷: سبق "وہ ہوا پشیمان" کا خلاصہ لکھیں۔

جواب: سبق "وہ ہوا پشیمان" ایک سبق آموز ڈرامہ ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ ہمیں ماں باپ کی نصیحتوں کو سننا اور ماننا چاہیے۔ وہ ہماری بھلائی چاہتے ہیں۔ انہیں ہماری فکر ہوتی ہے۔ وہ ہمیں سمجھاتے ہیں۔ ہمیں ان کی بات ماننی چاہیے۔ وہ ہمارے لیے رحمت ہیں۔ ہمیں ہر کام ان کی اجازت سے کرنا چاہیے۔ ماں باپ ہماری بھلائی اور تحفظ کی خاطر ہمیں مختلف ہدایات دیتے ہیں۔ ہمیں ماں باپ کی نصیحتیں خندہ پیشانی سے سننی چاہیے۔

چھوٹی چیونٹی

سوال ۱: دیے ہوئے بند کی تشریح کریں۔

شعر 1: بڑی عاقلہ ہے بہت دور بیں ہے
کہ فکر اپنی روزی کا تیرے تئیں ہے

نثر: اس بند میں شاعر میں چیونٹی کی تعریف کی ہے کہ چیونٹی خوب محنت کرتی ہے۔ وہ بہت عقل مند ہے دور تک سوچتی ہے۔ اپنی روزی کی فکر بہت پہلے سے کرتی ہے۔ اپنے رزق کی تلاش میں کہاں سے کہاں چلی جاتی ہے۔ کبھی اپنے کام سے غافل نہیں ہوتی اسے ہر وقت اپنی روزی کی فکر ہوتی ہے۔ اے چھوٹی سی چیونٹی تجھ پہ آفریں ہے تیری جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔

شعر 2:
نہیں کام سے شام تک تجھ کو فرصت
بہت جھیلتی ہے مشقت مصیبت

نثر: اس بند میں شاعر کہتا ہے کہ اے چیونٹی تجھے صبح سے شام تک اپنے کام سے فرصت نہیں۔ ہر وقت کام میں لگی رہتی ہے۔ تمہاری ننھی سی جان ہے اور اس پر بھی اتنی محنت کرتی ہو محنت مشقت کر کے بہت سی مصیبتیں برداشت کرتی ہو۔ کبھی ہمت اور حوصلہ نہیں چھوڑتی چیونٹی زندگی میں مسلسل محنت کرتی ہے اور کبھی ہمت نہیں ہارتی ہے۔ اے چھوٹی سی چیونٹی تجھ پہ آفریں ہے تیری جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔

شعر 3: کبھی کام تع اُدھر نہ چھوڑا
تجھے ہوشیاری یہ کس نے سکھائی

نثر: اس بند میں شاعر کہتا ہے کہ اے چیونٹی سی چیونٹی کبھی تم نے کسی کام کو ادھورا نہیں چھوڑا۔ کسی تکلیف سے منہ نہیں موڑا ہر تکلیف برداشت کی اور بہت زیادہ کام تو نے تھوڑا تھوڑا کر کے ختم کیا اور سردیوں کے آنے سے پہلے پہلے اپنی خوراک ذخیرہ کی تاکہ بعد میں کوئی مشکل نہ ہو۔ اے چھوٹی سی چیونٹی تجھ پر آفریں ہے تیری جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔

شعر 4: جو گرمی کی رت میں نہ کرتی کمال
تجھے ہوشیاری یہ کس نے سکھائی

نثر: اس بند میں شاعر کہتا ہے کہ اے چیونٹی اگر گرمی کے موسم میں تو اپنے لیے خوراک جمع نہ کرتی اور کام نہ کرتی تو سردی میں تمہارے پاس ذخیرہ نہ ہوتا اور تم بھوک کے مارے مر جاتی۔ اے چیونٹی تجھے یہ ہوشیاری اور چالاکی کس نے سکھائی ہے کہ تو اپنا بھلا برا خوب سمجھتی ہے اور اپنے لئے آنے والے دنوں کا غم کرتی ہے۔ اے چھوٹی سی چیونٹی تجھ پہ آفریں ہے۔ تیری جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔

شعر 5: نہ کھو وقت سستی میں مہلت ہے تھوڑی
کہ جس نے تجھے زندگانی عطا کی

نثر: اس بند میں شاعر کہتا ہے کہ اے انسان تو اپنا وقت سستی اور کاہلی میں نہ گزار وقت کی قدر کر وقت بہت تھوڑا ہے۔ اپنے رب کو راضی کر اپنی زندگی کی قدر کر۔ محنت مشقت کر۔ اللہ نے جو زندگی عطا کی

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

ہے اس کی قدر کر اور یہ عمدہ سبق ہمیں چیونٹی دیتی ہے کہ جس طرح چیونٹی خوب محنت کرتی ہے اسی طرح انسان کو بھی ہر وقت محنت کرنی چاہیے تاکہ اسے زندگی میں کبھی ناکامی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اے چھوٹی سی چیونٹی تجھ پر آفریں ہے تیری جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔

سوال ۱: معانی لکھیں۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
عاقلہ	عقل مند	مستقبل پر نظر رکھنے والی	غافل
غافل	بے خبر	مشقت	سخت محنت
مصیبت	پریشانی	ذخیرہ	جمع کیا ہوا سامان ڈھیر
رُت	موسم	مہلت	وقفہ، وقت
مالک	خدا		

سوال ۲: دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف): چیونٹی کو ہر وقت کس بات کی فکر رہتی ہے؟

جواب: چیونٹی کو ہر وقت اس بات کی فکر ہوتی ہے کہ وہ آنے والے دنوں کے لیے خوراک جمع کرے۔

(ب): چیونٹی اپنا پیٹ کیسے بھرتی ہے؟

جواب: چیونٹی اپنا پیٹ دانہ اور خوراک کر کے بھرتی ہے۔

(ج): چیونٹی پانے کھانے کو ذخیرہ کیوں کرتی ہے؟

جواب: چیونٹی اپنے کھانے کو جاڑے کے موسم کے لئے ذخیرہ کرتی ہے۔

(د): شاعر نے چیونٹی کو ہوشیار کیوں کہا ہے؟

جواب: شاعر نے چیونٹی کو ہوشیار اس لیے کہا ہے کیونکہ وہ اپنا خوراک ذخیرہ کرتی ہے۔ مسلسل محنت کرتی ہے اور وقت ضائع نہیں کرتی کیونکہ اسے پتہ ہے کہ جاڑے کے موسم میں وہ خوراک کے بغیر مرجائے گی۔

(ہ): چیونٹی کی محنت سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: چیونٹی کی محنت سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں بھی ہر وقت محنت کرنی چاہیے۔ وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ تاکہ ہم زندگی میں کسی کے محتاج نہ ہوں اور مشکل حالات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

سوال ۳: نظم کے مطابق کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملا کر جملہ مکمل کریں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
۱۔ اسی دھن میں پہنچی کہیں سے کہیں ہے	تو جاڑے کی موسم میں مری بن آئی
۲۔ کبھی کام تو نے ادھورا نہ چھوڑا	یہ عمدہ سبق ہم کو دیتی ہے چیونٹی
۳۔ جو گرمی کی رت میں نہ کرتی کمائی	ذرا سی تو جان اور اس پہ یہ محنت
۴۔ نہیں کام سے شام تک تجھ کو فرصت	کبھی اپنے دھندے سے غافل نہیں ہے
۵۔ کہ جس نے تجھے زندگانی عطا کی	کبھی تو نے تکلیف سے منہ نہ موڑا

سوال ۴: دیا ہوا واقعہ غور سے سنیں اور سوالات کے زبانی جوابات دیں۔

یہ ایڈنبرا کے اسپتال ــــــــ ایک نعمت ثابت ہوئی۔

سوالات:۔

(الف)۔ مریض کو رسیوں سے کیوں جکڑا ہوا تھا؟

جواب: مریض کو رسیوں سے اس لیے جکڑا ہوا تھا کیونکہ اس کی ایک ٹانگ حادثے میں بری طرح زخمی ہوگئی تھی اور ٹانگ کاٹنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔

(ب) طالب علم نے کس بات کا عہد کیا؟

جواب: طالب علم نے اس بات کا عہد کیا کہ وہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد ایسی دوا کا ایجاد کرے گا جس سے مریض کو یہ خوفناک تکلیف سے نجات مل جائے۔

(ج) طالب علم اپنے مقصد میں کیسے کامیاب ہوا اور اس سے دوسرے انسانوں کو کیا فائدہ پہنچا؟

جواب: طالب علم نے اپنی تجربہ گاہ میں مسلسل تحقیق کا کام جاری رکھا آخر کار اس کی محنت رنگ لائی اور وہ ایسی دوا بنانے میں کامیاب ہوگیا جس سے مریض آپریشن کے دوران میں بے ہوش رہے اور اسے کسی قسم کی تکلیف محسوس نہ ہو۔ یہ دوا کلوروفارم کے نام سے مشہور ہوئی اور

All Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

دنیا بھر کے مریضوں کے لیے ایک نعمت ثابت ہوئی اور دنیا بھر کے مریضوں کے لیے ایک نعمت ثابت ہوئی۔"

(د) انسان محنت سے کیا کیا کام کر سکتا ہے؟

جواب: انسان محنت سے ناممکن کام کو ممکن بنا سکتا ہے۔

سوال ۵: نیچے دیئے ہوئے جملوں میں موجود اسم ذات کے گرد دائرہ لگائیں۔

۱۔ ہتھوڑی کیل ٹھوکنے کے کام آتی ہے۔
۲۔ سورج مشرق سے نکلتا ہے۔
۳۔ چاقو سے سبزی کاٹو۔
۴۔ ہمالیہ کے پہاڑ بہت اونچے ہیں۔
۵۔ بکرا پانی پی رہا ہے۔

سوال ۶: خالی جگہ میں درست اسم صفت لکھ کر جملے مکمل کریں۔

۱۔ میرے پاس ایک خوبصورت گھڑی ہے۔
۲۔ جگ میں میٹھا شربت ہے۔
۳۔ شیر ایک خطرناک جانور ہے۔
۴۔ کل موسلا دھار بارش ہوئی۔
۵۔ ہر طرف سر سبز کھیت لہلہا رہے تھے۔

سوال ۷: دیئے ہوئے اسم استفہام کو جملوں میں استعمال کریں۔

جواب: جملوں کے آخر میں سوالیہ نشان بھی لگائیں۔

اسم استفہام	جملے
کب	سلمیٰ نے پوچھا علی کب گھر آئے گا؟
کیسا	کل کیسا موسم تھا؟
کون	تم کون ہو؟
کس کی	یہ کس کی کتاب ہے؟
کتنا	تمھارے پاس کتنا وقت ہے؟

سوال ۸: دیئے ہوئے جملوں میں سے حروف فجائیہ (حروفِ ندا، حروفِ استعجاب، حروفِ افسوس) کے جملے الگ الگ کر کے کاپی میں لکھیں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں۔

حروفِ فجائیہ	جملے
ارے	ارے بھائی! اتنے خوبصورت کپڑے ہیں تمھارے
واہ رے	واہ رے! تیری کیا قسمت
افسوس	افسوس! میرا دوست مر گیا۔
سبحان اللہ	سبحان اللہ! اللہ کی شان کے کیا کہنے
اے اللہ	اے اللہ! میرے بھائی کو بچا۔
اُف	اُف! یہ آج کل کی لڑکیاں

سوال ۹: دیئے ہوئے اشعار کی تشریح لکھیں۔

نہیں کام سے شام تک تجھ کو فرصت
بہت جھیلتی ہے مشقت مصیبت
ذرا سی تو جاں ہے اور اس پر یہ محنت
نہیں ہارتی پر کبھی اپنی ہمت

تشریح: ان اشعار میں شاعر کہتا ہے کہ اے چیونٹی تجھے صبح سے شام تک اپنے کام سے فرصت نہیں۔ ہر وقت کام میں لگی رہتی ہے۔ تمھاری ننھی منی جان ہے اور اس پر بھی اتنی محنت کرتی ہے۔ محنت مشقت کر کے بہت سی مصیبتیں برداشت کرتی ہو۔ کبھی ہمت اور حوصلہ نہیں چھوڑتی۔ چیونٹی زندگی میں مسلسل محنت کرتی ہے اور کبھی ہمت نہیں ہارتی۔

سوال ۱۰: دوست کے نام خط لکھیں اور اسے بتائیں کہ امتحان میں اوّل آنے کے لیے محنت کیوں ضروری ہے؟

عید گاہ کالونی، پشاور
۲۳ ستمبر ۲۰۲۲ء

پیارے علی!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ دوست مجھے پتہ چلا ہے کہ تمھارے امتحان ہونے والے ہیں۔ فضول گھومنا پھرنا چھوڑ دو۔ غلط دوستوں کو بھی چھوڑ دو کیونکہ دوست وقت بہت قیمتی ہے۔ جو لوگ وقت کی قدر نہیں کرتے وہ زندگی کے ہر میدان میں ناکام رہتے ہیں۔ پڑھائی پر دھیان دو تاکہ امتحان میں پوزیشن لے سکو۔ امید ہے کہ تم محنت کر کے پورے خاندان کو سرفراز کرو گے۔ کیونکہ امتحان میں اوّل آنے کے لیے محنت بہت ضروری ہے۔

والسلام
آپ کا دوست
اسلم

سوال ۱۱: نظم "چھوٹی چیونٹی" کا مرکزی خیال رکھیں۔

جواب: یہ نظم محنت اور مشقت پر لکھی گئی ہے کہ کس طرح چیونٹی ہر وقت کام کر کے اپنے لیے خوراک جمع کرتی ہے۔ چیونٹی بہت

Ali Infoz 0310190027

Scanned with CamScanner

عقلمند اور دور اندیش ہے۔ وہ جاڑے کا غم کرتی ہے۔ چیونٹی زندگی ہمیں محنت کا درس دیتی ہے۔

جائزہ

سوال ۱: دی ہوئی کہانی غور سے سنیں اور سوالات کے زبانی جوابات دیں۔

سبکتگین کو شکار کا شوق تھا۔ ایک روز وہ جنگل میں شکار کے لیے گیا۔۔۔۔۔۔۔اس واقعے کے کچھ ہی عرصے بعد اللہ تعالیٰ نے سبکتگین کو غزنی کی بادشاہی عطا کی۔

سوالات:۔

(الف): سبکتگین کو کس چیز کا شوق تھا؟

جواب: سبکتگین کو شکار کا شوق تھا۔

(ب): سبکتگین نے ہرنی کے بچے کو کیوں آزاد کر دیا؟

جواب: سبکتگین نے ہرنی کے بچے کو اٹھا کر گھوڑے پر لے جا رہا تھا تو اُسے ہرنی کی درد بھری آواز سنائی دی۔ سبکتگین سمجھ گیا کہ وہ اپنے بچے کے پیچھے آ رہی ہے۔ سبکتگین کا دل پسیج گیا اور فوراً ہرنی کے بچے کو آزاد کر دیا۔

(ج): سبکتگین کو رحم دلی کا کیا صلہ ملا؟

جواب: سبکتگین کو رحم دلی کا اللہ نے بہت بڑا صلہ ملا اور اسے غزنی کی بادشاہی مل گئی۔

(د) اس واقعے سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: اس واقعے سے ہمیں رحم دلی کا سبق ملتا ہے۔

سوال ۲: خط کشیدہ الفاظ کے درست متضاد لکھ کر جملے مکمل کریں۔

- اسلام میں گورے کو کالے کو کوئی فوقیت نہیں۔
- صبح و شام اللہ کا ذکر کرتے رہو۔
- جنگ ہو یا امن ہمیشہ متحد رہو۔
- حق اور ناحق میں فتح صرف حق کی ہوتی ہے۔
- کسان اپنی محنت سے بنجر زمین کو سرسبز بنا دیتا ہے۔
- عزت اور ذلت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔
- شاہ و گدا سب اللہ کے در کے محتاج ہیں۔
- میرے اقرار کرنے پر اس نے صاف انکار کر دیا۔

سوال ۳: جملوں کے سامنے دیئے ہوئے واحد اسما کے جمع بنا کر جملے مکمل کریں۔

1۔ رسول اکرم ﷺ نے انصار اور مہاجرین کو بھائی بھائی بنا دیا۔ [مہاجر]

2۔ تقریب میں بزمِ ادب کے تمام اراکین موجود تھے۔ [ارکان]

3۔ سامعین نے مقرر کو خوب داد دی۔ [سامع]

4۔ پرنسپل صاحب نے معززین کو خوش آمدید کہا۔ [معزز]

5۔ حامد نے تمام مضامین میں اچھے نمبر حاصل کیے۔ [مضمون]

سوال ۴: دئیے ہوئے جملوں میں اسم معرفہ اور اسم نکرہ الگ الگ کریں۔

جملے	اسم معرفہ	اسم نکرہ
رضا شہر میں رہتا ہے۔		شہر
ہمارے ملک کا نام پاکستان ہے۔	پاکستان	
علامہ اقبالؒ ہمارے قومی شاعر ہیں۔	علامہ اقبالؒ	
ہمارا قومی کھیل ہاکی ہے۔		کھیل

سوال ۵: دیئے ہوئے سابقوں اور لاحقوں سے الفاظ بنائیں اور انہیں جملوں میں استعمال کریں۔

سابقے	الفاظ	جملے
بد	بد عمل	بد عمل انسان سے سب نفرت کرتے ہیں۔
ہم	ہم شکل	علی حَسن کا ہم شکل ہے۔
خوش	خوش آواز	بُلبل خوش آواز پرندہ ہے۔

لاحقے	الفاظ	جملے
ناک	خطرناک	کشتی ایک خطرناک کھیل ہے۔
انگیز	حیرت انگیز	کل میرے ساتھ حیرت انگیز واقعہ پیش آیا۔
دان	روشن دان	کمرے کا روشن دان کھلا ہے۔

سوال ۶: اپنے دوست کے نام خط لکھیں اور اسے اسکول میں منعقد ہونے والی یومِ آزادی کی تقریب کا احوال بتائیں۔

رینگ روڈ، پشاور

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

۱۵ اگست ۲۰۲۲ء

پیارے اسلم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ پیارے دوست ۱۴ اگست کو ہم نے اپنے سکول میں ایک شاندار تقریب کا انعقاد کیا۔ سب بہت خوش تھے۔ ہم نے وزیر تعلیم کو مہمان خصوصی بلایا تھا۔

تقریب کلام پاک کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ پھر ہماری جماعت کے لڑکے نے حمد پڑھی اور پھر باقاعدہ تقریب کا آغاز ہوا۔ بچوں نے قومی گیت گائے۔ خاکے پیش کئے اور آخر میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ تقریب کا اختتام قومی ترانے سے ہوا۔ بہت شاندار تقریب تھی۔

ہم سب نے بہت لطف اٹھایا۔

گھر میں سب کو سلام دعا۔

آپ کی دوست

سلمیٰ

سوال ۷: "محنت کی عظمت" کے موضوع پر کم از کم دو سو الفاظ پر مشتمل ایک مضمون لکھیں۔

"محنت کی عظمت"

محنت سے مراد عمل اور کوشش ہے محنت ایک ایسی دولت ہے۔ جو انسان کی عظمت اور بڑائی بڑھاتی ہے۔ اس دنیا میں تمام رونقیں اور نعمتیں محنت ہی کی برکت سے نظر آتی ہیں۔ یہ لہلہاتی کھیتیں، سائنسی ایجادات یہ صنعتیں سب کچھ محنت ہی کی بدولت ہیں۔

اللہ کے نزدیک بھی محنت کی بڑی قدر و قیمت ہے اور حضور ﷺ نے بھی محنت کی بہت فضیلت بیان کی ہے آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ محنت سے کمانے والا اللہ کا دوست ہے" آپ ﷺ نے ہمیشہ محنت و مشقت کو اپنا شعار بنایا اور صحابہ کرامؓ نے ہمیشہ محنت و مشقت کو اپنا شعار بنایا اور صحابہ کرامؓ کو بھی محنت و مشقت کی تلقین کرتے رہے۔ یہ حضور ﷺ اور صحابہؓ کی محنت و مشقت کا ہی ثمر ہے کہ آج دنیا کے کونے کونے میں کلمہ طیبہ کی گونج سنائی دیتی ہے۔

آج انسان محنت و مشقت کے بل بوتے پر آسمانوں کے سیر کر رہا ہے اور چاند اور مریخ اس کے قدموں کے نیچے ہیں آج سے پہلے اور آج بھی جو قومیں ترقی کی معراج حاصل کر چکی ہیں۔ انہوں نے یہ سب کچھ محنت کی وجہ سے حاصل کیا ہے۔ اس دنیا میں صرف وہی قومیں عروج حاصل کرتی ہیں۔ جو محنت کو اپنا شعار بنا لیتی ہے اور جو قومیں محنت و مشقت کی عادت چھوڑ کر سستی بے عملی اور کاہلی کا شکار ہو جاتی ہیں وہ تباہ و برباد ہو جاتی ہیں۔

محنت سے ناممکن کاموں کو ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ محنت میں عظمت ہے۔

صحت اور صفائی

سوال ۱: معانی سیکھیں۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
سرزنش کرنا	ڈانٹنا	رضامند	راضی
آماجگاہ	رہنے کی جگہ	تواضع	مہمان نوازی
افزائش	بڑھوتری	تراشنا	کاٹنا

سوال ۲: دیئے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) باجی نے سرمد کی سرزنش کیوں کی؟

جواب: باجی نے سرمد کی سرزنش اس لئے کی کیونکہ اُس کی ہاتھ گندے ہو رہے تھے۔ وہ اُس کو ہاتھ دھونے کا کہہ رہی تھی۔

(ب) گلی محلے میں کوڑا پھینکنے سے کیا ہوگا؟

جواب: گلی محلے میں کُوڑا پھینکنے سے تعفن اور مختلف قسم کی بیماریاں پھیلتی ہیں۔

(ج) روزانہ صاف ستھرا لباس پہننے کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: روزانہ صاف لباس پہننے سے ہم مٹی اور ارد گرد غبار کی وجہ سے پیدا ہونے والے جراثیم سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ ہمیں خود بھی خوشگوار کیفیت کا احساس ہوتا ہے۔

(د) دانتوں کی صفائی کیوں ضروری ہے؟ دانتوں کی صفائی کے لیے کون کون سی چیزیں استعمال کی جا سکتی ہیں؟

جواب: دانتوں کی صفائی نہ کرنے سے بیماریاں لگ سکتی ہیں۔ مسوڑھے اور دانت خراب ہو سکتے ہیں۔ مُنہ سے بدبو آسکتی ہے۔ کوئی ہمارے قریب بیٹھنا اور بات کرنا بھی پسند نہیں کرے گا۔ دانتوں کی صفائی کے لئے ٹوتھ پیسٹ، منجن اور مسواک استعمال کرنا چاہیے۔ دن میں دو بار دانتوں کو صاف کرنا چاہیے۔ کچھ بھی کھانے کے بعد قلی ضرور کرنی چاہیے۔

(ہ) آپ کے خیال میں ملیریا اور ڈینگی کس وجہ سے پھیلتے ہیں اور ان سے بچاؤ کے لیے ہمیں کیا طریقہ اختیار کرنے چاہییں؟

Ali Imtaz 03101190027

Scanned with CamScanner

جواب: گھروں کی کیاریوں اور مختلف جگہوں پر پانی کھڑا رہنے کی وجہ سے ڈینگی مچھر پیدا ہوتا ہے۔ جو ڈینگی بخار کا باعث بنتا ہے اور ملیریا اِن سے بچاؤ کے لیے صاف پانی اور گندا پانی مچھر دانی کا استعمال کرنا چاہیے۔

سوال ۳: سبق کے مطابق درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

1۔ زین اور سرمد کھیل کے آئے تھے۔
(الف) ہاکی ✓(ب) کرکٹ (ج) فٹ بال (د) ٹینس

2۔ عالمی یومِ صحت ہر سال منایا جاتا ہے۔
(الف) ۱۴ اپریل (ب) ۱۵ اپریل (ج) ۱۶ اپریل ✓(د) ۷ اپریل

3۔ ہمیں نہانا چاہیے۔
✓(الف) روزانہ (ب) کبھی کبھار (ج) ہفتے میں ایک بار (د) مہینے میں ایک بار

4۔ اپنے ارد گرد صفائی کا خیال رکھنا فرض ہے۔
(الف) ہمارے محلے داروں کا (ب) ہمارے دوستوں کا ✓(ج) ہم سب کا (د) ہمارے والدین کا

5۔ محفل کے اختتام پر بچوں کی تواضع کی گئی۔
(الف)✓ کھانے سے (ب) چائے سے (ج) شربت سے (د) پھلوں سے

5۔ جراثیم پیدا ہوتے ہیں۔
(الف) سردی سے ✓(ب) گندگی سے (ج) بارش سے (د) گرمی سے

سوال ۴: سبق "صحت و صفائی" سے متعلق بات چیت کریں اور اس میں دی گئی معلومات اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

"صحت و صفائی"

اس سبق میں بہت اچھی معلومات دی گئی ہیں کہ ہمیں اپنے آپ کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔ ہر روز نہانا چاہیے۔ ہاتھ دھونے چاہیے تاکہ گندگی اور جراثیم ہمارے قریب نہ آئے۔ دانتوں کو دو بار صاف کرنا چاہیے ہر کھانے کے بعد قلی کرنی چاہیے۔ اپنے گھر گلی، محلہ ہر جگہ کی صفائی کا خیال رکھنا چاہیے۔ کھڑے پانی اور صاف پانی کو جمع نہیں رکھنا چاہیے۔ تاکہ مچھر پیدا نہ ہو اور ہم ملیریا اور ڈینگی جیسی بیماریوں سے محفوظ رہ سکیں۔ اور صفائی کو اپنانے سے ہم صحت مند اور چاق و چوبند اور خوش و خرم رہے گے۔

سوال ۵: دیئے ہوئے الفاظ کے معانی لغت میں سے تلاش کریں۔ بعد ازاں ان الفاظ کے معانی اور جملے اپنی کاپی میں لکھیں۔

الفاظ	معانی	جملے
مُنہ بنانا	ناراض ہونا	○ ہاتھ نہ دھونے پر ڈانٹ کھانے سے علی نے مُنہ بنایا۔
نقصان دہ	نقصان پہنچانے والا	○ جراثیم نقصان دہ ہوتے ہیں۔
میل کچیل	گندگی	○ میل کچیل سے بیماریاں پھیلتی ہیں۔
خوش و خرم	خوشحال	○ صاف رہنے سے انسان خوش و خرم رہتا ہے۔
متوازن	اعتدال سے	○ ہمیں متوازن غذا کھانی چاہیے۔
انوکھی	منفرد	○ قرآن مجید ایک انوکھی کتاب ہے۔

سوال ۶: دیئے ہوئے الفاظ ان کے معانی لکھیں۔ ان متشابہ الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں تاکہ ان کے معانی واضح ہو جائے۔

الفاظ	جملے
اَحد	○ میرے بھائی کا نام اَحد ہے
اُحد	○ اُحد ایک پہاڑ کا نام ہے۔
اَنس	○ حضرت آنس ایک صحابی کا نام ہے۔
اُنس	○ مجھے اپنی ماں سے اُنس ہے۔
عِلم	○ علم بڑی دولت ہے۔
عَلم	○ ہر ملک کا اپنا عَلم ہوتا ہے۔
دَور	○ آج کل جدید دَور ہے۔
دُور	○ میری دُور کی نظر خراب ہے۔

سوال ۷: دیئے ہوئے جملوں میں موجود اغلاط کو درست کر کے جملے دوبارہ لکھیں۔

○ میرے بستے میں چھ کتابیں ہے۔

Ali Imtiaz 03101190027

Scanned with CamScanner

درست جملہ: میرے بستے میں چھے کتابیں ہے۔

o لڑکے پارک میں کرکٹ کھیل رہا تھے۔

درست جملہ: لڑکے پارک میں کرکٹ کھیل رہے تھے۔

o سارہ نے دکان سے کتابیں خریدی۔

درست جملہ: سارہ نے دکان سے کتابیں خریدیں۔

o لڑکیاں جھولا جھول رہی تھی۔

درست جملہ: لڑکیاں جھولا جھول رہی تھیں۔

سوال۸: سکول کی کینٹین میں مہنگی اور مضر صحت کھانے پینے کی اشیاء کی فروخت پر پابندی لگانے کے لیے ہیڈ ماسٹر صاحب یا ہیڈ مسٹرس صاحبہ کے نام درخواست لکھیں۔

بخدمت جناب ہیڈ مسٹرس صاحبہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول

عنوان: درخواست برائے دُرستگی کینٹین صفائی و نگرانی

جناب عالیہ!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ ہم ششم جماعت کے طالب علم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ ہمارے سکول کی کینٹین کی نگرانی آپ خود کریں۔ کینٹین کی خالہ گندی چیزیں اور مضر صحت پاپڑ اور شربت بیچتی ہے۔ صفائی کا بھی ناقص انتظام ہے۔ جس کی وجہ سے آئے دن بچے بیمار ہوتے ہیں۔ مہربانی فرما کر کینٹین والوں کی نگرانی سخت کریں اور مضر صحت اور گندی چیزیں بیچنے پر پابندی لگائیں۔ تاکہ بچوں کی صحت اچھی رہے۔

عین نوازش ہوگی۔

العارض

نیلم

جماعت ششم

۲۱ اگست ۲۰۲۲ء رول نمبر 6

لالچ کا انجام بُرا

سوال۱: معانی سیکھیں۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
غم کھانا	حسرت ہونا	مراد بر آنا	خواہش پوری ہونا
شرابور ہونا	بھر جانا	قدم اٹھانا	سفر شروع کرنا

دھونکنی	دھات کی نال جس میں ہوا بھر کر لوہار آگ بھڑکاتے ہیں

سوال۲: دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) کسان کی کیا خواہش تھی؟

جواب: کسان کی خواہش تھی کہ اس کے پاس بہت زیادہ زمین ہو اور ایک دن وہ بڑا زمیندار بنے۔

(ب) تاجر نے کسان کو کیا مشورہ دیا؟

جواب: تاجر نے کسان کو مشورہ دیا۔ کہ چرواہوں کے پاس بے حساب سستی زمین ہے۔ مگر وہ کھیتی باڑی نہیں جانتے۔ مویشی پالتے ہیں۔ یہ سیدھے سادھے لوگ ہیں۔ اگر ان کے لیے تحفے لے جاؤ تو اور خوش ہو جائیں گے اور سستی زمین بیچ دیں گے۔

(ج) چرواہوں کے سردار نے زمین فروخت کرنے کی کیا شرط رکھی؟

جواب: چرواہوں کے سردار نے زمین کی قیمت "ایک دن کے دس ہزار روپے" رکھی یعنی ایک دن میں جتنی زمین کے اطراف وہ چکر لگا لے گا۔ وہ دس ہزار روپے میں اُس کی ہو جائے گی۔

(د) کسان آگے کیوں بڑھتا چلا گیا؟

جواب: کسان لالچی تھا وہ زمین پر جتنا آگے بڑھتا جاتا تھا اتنی ہی ہریالی اور اونچی گھاس اسے نظر آتی تھی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ آگے زمین زیادہ زرخیزہ ہے۔ وہ لالچ میں آگے بڑھتا چلا گیا۔

(ہ) اس کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: اس کہانی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ طمع، حرص اور لالچ کا انجام ہمیشہ بُرا ہوتا ہے۔ سچ ہے کہ "لالچ بُری بلا ہے"۔

سوال۳: درست جواب کے سامنے (✓) اور غلط جواب کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

۱۔ کسان چاہتا تھا کہ وہ ایک بڑا زمین دار بنے۔ ✓

۲۔ چرواہوں کے پاس زمین کم تھی۔ ✗

۳۔ سردار نے کسان سے دس ہزار روپے لے کر اپنی ٹوپی میں ڈالے۔ ✓

۴۔ لوگ کسان کی ہمت گھٹا رہے تھے۔ ✗

سوال۴: آغاز اور انجام کا دھیان رکھتے ہوئے ابتدائی جملے سے آغاز کرتے ہوئے کہانی تخلیق کریں اور لکھیں۔

"لکڑ ہارے کی ایمان داری"

Ali Infoz 03101190027
Scanned with CamScanner

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک نہر کے کنارے ایک غریب آدمی رہتا تھا۔ وہ ہر روز لکڑیاں کاٹنے جنگل میں جایا کرتا تھا۔ کہ ایک دن لکڑیاں کاٹتے ہوئے اُس کا کلہاڑا دریا میں گر گیا۔ غریب آدمی بہت پریشان ہوا۔ وہ حیران پریشان دریا کے کنارے بیٹھا سوچ رہا تھا کہ کیا کریں۔ اتنے میں ایک فرشتہ دریا میں سے نمودار ہوا اور بولا کیوں پریشان ہو۔ لکڑہارے نے فریاد کی کہ اُس کا کلہاڑا گر گیا ہے۔ فرشتے نے دریا میں غوطہ لگایا اور ایک سونے کا کلہاڑا نکالا۔ آدمی نے کہا کہ نہیں یہ تو میرا نہیں ہے۔ میرا کلہاڑا تو تانبے کا ہے۔ فرشتے نے دوبارہ غوطہ لگایا اور اس بار چاندی کا کلہاڑا نکالا۔ دوبارہ غریب آدمی نے کہا کہ نہیں یہ میرا والا نہیں ہے۔ آخر میں تیسری بار جب فرشتے نے غوطہ لگایا تو غریب آدمی کا ہی کلہاڑا نکالا۔ تو وہ خوشی سے چلایا۔ ہاں یہ میرا کلہاڑا ہے۔ فرشتہ غریب آدمی کی ایمانداری سے اتنا خوش ہوا کہ وہ تینوں کلہاڑیاں اُس کو انعام میں دے دی۔

نتیجہ: ایمانداری بہترین حکمت عملی ہے۔

کہیں دیر نہ ہو جائے

سوال ۱: معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی
مدعو	بلایا گیا جسے دعوت دی گئی ہو
موت کا پروانہ	موت کا باعث
مسکن	رہنے کی جگہ
آلودہ	گندا
آشنا	واقف کار، جان پہچان والا
آہ و فغاں	رونا پیٹنا، واویلا مچانا
خوابِ غفلت	گہری نیند
سنگ دل	بے رحم، سخت دل

سوال ۲: دیئے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) زمین کو انسان سے کیا گلے ہیں؟

جواب: زمین کو انسان سے بہت سے گلے ہیں۔ زمین کو انسان نے آلودہ کر کے، جنگلات کاٹ کر، پانی خراب کر کے، زمین کا حلیہ بگاڑ دیا ہے اور سبزے سے محروم ہو گئی ہے۔ جس پر زمین فریاد کر رہی ہے۔

(ب) زہریلے پانی سے آبی مخلوق کو کیا نقصان پہنچتا ہے؟

جواب: زہریلے پانی سے آبی مخلوق مر جاتی ہے۔

(ج) فضائی آلودگی کے کیا اسباب ہیں؟

جواب: گاڑیوں کا دھواں، بھٹیاں، چمنیاں، زہریلی گیس یہ سب فضائی آلودگی کا سبب ہیں۔

(د) زمین نے انسان کو سنگ دل اور ظالم کیوں کہا ہے؟

جواب: زمین نے انسان کو اس لیے سنگ دل اور ظالم کہا ہے کیونکہ انسان نے زمین کا حلیہ بگاڑ دیا ہے۔ جنگلات کاٹ دیتے ہیں۔ پانی آلودہ کر دیا ہے۔ فیکٹریوں، کارخانوں، گاڑیوں کے دھوئیں نے فضائی آلودگی پیدا کر دی ہے۔ آبی حیات مر گئے۔ سائنسی ایجادات اور ایٹمی دور نے زمین کی حالت خراب کر دی ہے۔ زمین کے حُسن کو غارت کرنے میں انسان نے کوئی کسر نہیں چھوڑی اور زمین کی اس حالت کا ذمہ دار انسان ہے۔

(ہ) درختوں کی کٹائی سے کیا نقصانات ہوتے ہیں؟

جواب: درختوں کے کٹاؤ سے سبزہ اور ہریالی ختم ہو جاتی ہے۔ درختوں کی کمی سے فضا آلودہ ہو جاتی ہے اور بارشیں بھی کم ہوتی ہیں۔ جس کی وجہ سے ماحول صحت مند نہیں رہتا۔

(و) ماحول کو آلودگی کے اثرات سے بچانے کے لیے ہم کیا کر سکتے ہیں؟

جواب: ماحول کو آلودگی کے اثرات سے بچانے کے لیے اقدامات درج ذیل ہیں۔

۱۔ زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں۔
۲۔ کارخانوں کے دھویں، زہریلی گیسوں کے لیے مناسب اقدامات کریں۔
۳۔ گاڑیوں کا استعمال کم کریں۔
۴۔ اپنی سرگرمیوں کو قدرتی ماحول کے مطابق بنائیں۔
۵۔ خطرناک فاضل مادوں کو نہروں اور دریاؤں میں نہ بہائیں۔

سوال ۳: سبق کے مطابق درست لفظ لکھ کر خالی جگہ پر کریں۔

○ بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیشِ نظر انسان نے فیکٹریوں اور کارخانوں جال بچھایا۔
○ انسان نے فصلوں کی پیداوار بڑھانے کے لیے مختلف زہریلی ادویات کا استعمال شروع کر دیا۔
○ انسان نے گاڑیوں کے دھوئیں کی جانب توجہ دینے کی زحمت ہی گوارا نہ کی۔
○ انسان نے فیکٹریوں اور کارخانوں فاضل مادے نہروں اور دریاؤں میں بہانے شروع کر دیئے۔
○ یوم ارض ۲۲ اپریل کو منایا جاتا ہے۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

سوال۴: دیئے ہوئے جملوں میں نمایاں کیے گئے الفاظ کسی جان دار یا بے جان چیز کی مخصوص آواز کو ظاہر کر رہے ہیں یہ اسم صوت کہلاتے ہیں۔

دیئے ہوئے جملوں میں اسم آلہ اور اسم صوت کی نشان دہی کر کے متعلقہ کالموں میں لکھیں۔

مثال: درخت پر بیٹھا کوا کائیں کائیں کر رہا تھا۔

کائیں کائیں — اسم صوت

- شکاری نے بندوق سے شیر کا نشانہ لیا۔

بندوق — اسم آلہ

- ہوا سائیں سائیں کر رہی تھی۔

سائیں سائیں — اسم صوت

- پرانے زمانے میں جنگیں تلواریں سے لڑی جاتی تھیں۔

تلواریں — اسم آلہ

- چپڑاسی نے اسکول کی گھنٹی بجائی۔

گھنٹی بجائی — اسم صوت

سوال۵: دیئے ہوئے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کے مترادف لکھ کر جملے دوبارہ لکھیں۔

- زمین نے اپنی دُکھ بھری داستان سنائی۔

زمین نے اپنی دُکھ بھری کہانی سنائی

- ہمیں اپنے فرائض میں غفلت سے کام نہیں لینا چاہیے۔

ہمیں اپنے فرائض لاپرواہی سے کام نہیں لینا چاہیے۔

- زمین نے انسانوں سے مدد کے لیے فریاد کیا۔

زمین نے انسانوں سے مدد کے لیے واویلا کیا۔

- فضائی آلودگی انسانی صحت کے لیے مضر ہے۔

فضائی آلودگی انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔

سوال۶: آپ کے محلے میں خاصے عرصے سے صفائی کا عملہ صفائی کے لیے نہیں آیا جس کی وجہ سے جگہ جگہ کوڑے کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ ہیلتھ آفیسر کے نام درخواست لکھ کر اس صورت حال کے بارے میں بتائیں۔

بخدمت جناب ہیلتھ آفیسر عیدگاہ کالونی چارسدہ روڈ پشاور

عنوان: درخواست برائے محلہ صفائی

جناب عالی!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ ہم آپ کی توجہ اپنے محلے کی صفائی کے بارے میں دلانا چاہتے ہیں۔ کافی ہفتوں سے ہمارے محلے کی صفائی نہیں ہوتی ہے۔ جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر اور غلاظتیں پڑی ہوتی ہے۔ صفائی کا عملہ کئی ہفتوں سے غیر حاضر ہے۔ پورے علاقے میں بدبو اور جراثیم پھیل گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے بچے، بوڑھے مختلف بیماریوں کا شکار ہو گئے ہیں۔ آپ سے التماس ہے کہ جلد از جلد ہمارے انتظام کیا جائے اور عملے کو فوری حاضر ہو کر صفائی کروائی جائے۔

نوازش ہوگی۔

العارض

آپ کے تابع دار

محلہ دار

عیدگاہ کالونی چارسدہ روڈ پشاور

مورخہ: ۷ اگست ۲۰۲۲ء

سوال۷: "کہیں دیر نہ ہو جائے" کا خلاصہ لکھیں۔

"کہیں دیر نہ ہو جائے"

اس سبق میں زمین کی حالت کے بارے میں بہت خوب صورت انداز سے بات کی گئی ہے۔ کہ زمین کا قدرتی ماحول انتہائی صحت بخش اور خوب صورت ہے اور انسان نے اپنی سرگرمیوں کے ذریعے اس قدرتی ماحول کو بگاڑ دیا ہے۔ درخت اور جنگلات کاٹ دیتے ہیں۔ دریاؤں اور نہروں کو آلودہ کر دیا ہے۔ زہریلی ادویات کو فصلوں کی پیداوار بڑھانے کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ زہریلے پانی سے آبی مخلوق کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم مزید نقصان برداشت کریں۔ ہم سب کو اس کے لیے سوچنا چاہیے اور قدرتی ماحول کے مطابق سرگرمیاں اپنانی چاہیے۔

برسات

شعر:1

مینھ سے بیاباں، رنگ گلستاں
پھولوں کی برکھا، دونوں میں یکساں

کوئل کی کوکو، باغوں میں رقصاں
جگنو کی جگ مگ، بَن میں چراغاں
برسات آئی، برسات آئی

نثر: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ بارش اللہ کی رحمت ہے۔ برسات کے موسم میں صحرا اور بیاباں اور خشک زمین بھی تر ہو جاتی ہے۔ ہر طرف پھول کھلتے ہیں۔ ہریالی آتی ہے۔ باغوں میں کوئل کی

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

خوبصورت آوازیں گونجتی ہے۔ اندھیرے میں جگنو کی جگ مگ روشنی بن کر راستہ بتاتی ہے۔ کیونکہ بارش یعنی برسات کا موسم آیا ہے۔

شعر:2

شب رنگ بادل مینھ کے ہراول
تپتی زمینیں، پانی سے جل تھل
فرشِ زمرد، سبزے کی مخمل
برسات سے ہے، جنگل میں منگل
برسات آئی، برسات آئی

نثر: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ بارش برسنے سے پہلے بادلوں کی گرج اور بارش آنے کی خوشخبری تھی اور پیاسی زمین جو تھی بارش کے پانی سے جل تھل ہو گئی یعنی اس کی پیاس بجھ گئی اور زمین پر سبزہ زمرد (یعنی سبز رنگ کا قیمتی پتھر) کی طرح نظر آرہا تھا گویا سبز مخمل کسی نے زمین پر بچھا رکھا ہو۔ یعنی سبزہ آنکھوں کو ٹھنڈک دینے لگتا ہے۔ سارا آسمان خشک ہوتا ہے۔ جنگل میں منگل ہوتا ہے کیونکہ برسات آئی ہے۔ بارش برسی ہے۔

شعر:3

دل کش سماں ہے، دل شادماں ہے
خوشیوں کا ہر سُو، دریا رواں ہے
دل شاد اِک اِک، پیر و جواں ہے
برسات کی رُت، جانِ جہاں ہے
برسات آئی، برسات آئی

نثر: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ برسات کے موسم میں نیا رنگ اور ڈھنگ ہوتا ہے یعنی خوبصورت سماں ہوتا ہے۔ برسات کے آنے پر ہر دل میں خوشی ہوتی ہے۔ سارے نظارے خوبصورت ہو جاتے ہیں۔ بوڑھے جوان ساری دنیا کو برسات کا موسم اچھا لگتا ہے۔ ہر دل خوش ہوتا ہے کیونکہ برسات آئی ہے۔ بارش کا موسم آیا ہے۔

سوال ۲: معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی
برکھا	بارش، برسات
رُت	موسم
جل	پانی
سماں	منظر، نظارہ
مخمل	ایک قسم کا نہایت قیمتی ریشمی کپڑا

سوال ۳: دیئے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) برسات کے آنے سے بیاباں میں کیا تبدیلی آتی ہے؟

جواب: برسات کے آنے سے بیاباں میں سرسبز ہو جاتا ہے۔ ساری زمین، پھل پھول، پودے سب سرسبز ہو جاتے ہیں۔

(ب) برسات کے موسم میں بَن میں چراغاں کون کرتا ہے؟

جواب: برسات کے موسم میں بَن میں چراغاں جگنو کرتا ہے۔

(ج) شاعر نے کس چیز کو جہان کی جان کہا ہے اور کیوں؟

جواب: شاعر نے برسات کو جہان کی جان کہا ہے کیونکہ برسات سے تپتی زمین میں بھی جل تھل ہو جاتی ہے۔ ہر طرف سبزہ آ جاتا ہے۔ جنگل میں جنگل ہو جاتا ہے۔

(د) "شب رنگ بادل، مینھ کے ہراول" سے کیا مراد ہے؟

جواب: جس طرح لشکر کا سپہ سالار ہوتا ہے یا لشکر کا اوّلین دستہ یا گروہ ہوتا ہے اسی طرح برسات سے پہلے بادل ہوتے ہیں۔ جو بارش کے برسنے کی امید دیتے ہیں۔

(ہ) اس نظم کو پڑھ کر آپ کے ذہن میں جو منظر ابھرتا ہے، اس کی تصویر کاپی میں بنا کر اس سے متعلق چند جملے لکھیں۔

سوال ۴: نظم کے مطابق بے ترتیب الفاظ کو ترتیب دے کر مصرے درست کر کے لکھیں۔

- ہر سُو رواں ہے خوشیوں دریا کا
  خوشیوں کا ہر سُو دریا رواں ہے۔
- جل تھل پانی زمینیں سے تپتی
  تپتی زمینیں پانی سے جل تھل۔
- رُت ہے کی برسات جہاں جان
  برسات کی رُت جانِ جہاں ہے۔
- رقصاں کُو کُو باغوں کوئل میں کی
  کوئل کی کُو کُو باغوں میں رقصاں۔
- رنگ سے بیاباں گُلستان مینھ
  مینھ سے بیاباں رنگ گُلستان

سوال ۵: نظم "برسات" کے اہم نکات اپنے الفاظ میں بیان کریں۔ نیز اس کے مرکزی خیال پر بھی تبادلہ خیال کریں۔

جواب: بارشیں اللہ کی رحمت ہے۔ برسات کے موسم میں صحرا، بیاباں اور زمین بھی تر ہو جاتی ہے۔ ہر طرف پھول کھلتے ہیں۔ باغوں میں کوئل کی خوبصورت آوازیں گونجتی ہے۔ اندھیرے میں جگنوں کی جگ

Ali Imtiaz 03101190027

Scanned with CamScanner

کی روشنی بن کر راستہ بتاتی ہے۔ بارش برسنے سے پہلے بادلوں کی گرج بارش آنے کی خوشخبری دیتی ہے۔ بارش سے پیاسی زمین بھی جل تھل ہو جاتی ہے۔ جنگل میں منگل ہوتا ہے۔ برسات کے موسم میں نیا رنگ ڈھنگ ہوتا ہے۔ خوبصورت سماں ہوتا ہے۔ سارے نظارے خوبصورت ہو جاتے ہیں۔ ہر دل خوش ہوتا ہے۔ کیونکہ برسات آئی ہے بارش کا موسم آیا ہے۔

سوال۶: دیے ہوئے "متشابہ الفاظ" کے معانی لکھیں۔

الفاظ	معانی
پِیر	ضعیف
پَیر	پاؤں
دِل	عضو
دَل	جماعت، پارٹی
کَل	آنے والا وقت
کُل	تمام
مَلکہ	بادشاہ کی بیوی
مَلکہ	ممتاز/ خوبی/ دانی
مُنتظِر	انتظار میں
مُنتظَر	انتظار کرنے والا
مطلع	موسم
مطلع	اطلاع دینا

سوال۷: خالی جگہ میں درست محاورات لکھ کر جملے مکمل کریں۔

- کوہِ ہمالیہ کی چوٹیاں آسمان سے باتیں کرتی ہیں۔
- پاکستان کی بہادر فوج نے دشمن کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔
- ہمیں ہمیشہ اچھے لوگوں کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیے۔
- چور پولیس کو دیکھتے ہی رفوچکر ہو گیا۔
- امتحان میں کامیابی کی خبر سن کر سارہ خوشی سے بغلیں بجانے لگی۔

سوال۸: خالی جگہ میں درست حروف لکھ کر قافیے بنائیں اور لکھیں۔

- برسات — بات
- جل تھل — مخمل
- شاداں — رواں
- رقصاں — سماں
- جنگل — دنگل

ہمارا قومی کھیل

سوال۱: معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ویران	غیر آباد	تفریح	تازگی، فرحت، آرام
گرفت	پکڑ	چت	پشت کے بل پڑا ہوا
کھتی	گڑھا	ضرب	چوٹ

سوال۲: دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) کبڈی کھیلنے کا طریقہ لکھیں؟

جواب: کبڈی پاکستان کا مقبول ترین کھیل ہے۔ یہ کھیل دو ٹیموں کے دس دس کھلاڑیوں کے درمیان کھیلا جاتا ہے۔ کھیل کے لیے میدان کو لکیر کے ذریعے سے دو برابر حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ایک ٹیم میدان کے ایک طرف جبکہ دوسری ٹیم میدان کی دوسری جانب کھڑی ہوتی ہے۔ کھیل میں کسی ایک ٹیم کا کھلاڑی "کبڈی، کبڈی" کہتا ہوا مخالف ٹیم کی طرف جاتا ہے وہاں وہ مخالف ٹیم کے کسی کھلاڑی کو چھوتا ہے۔ اور سانس توڑے بغیر اپنے حصّے والے میدان میں واپس آنے کی کوشش کرتا ہے۔ مخالف ٹیم کا کام اس کھلاڑی کو واپس جانے سے روکنا اور اپنی گرفت میں لے کر چت کرنا ہوتا ہے۔ اگر وہ کھلاڑی چت ہو جائے یا اس دوران میں اس کا سانس ٹوٹ جائے تو مخالف ٹیم کو ایک نمبر مل جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر وہ مخالف ٹیم کے کسی کھلاڑی کو چھو کر واپس لکیر تک آ جائے تو اسے ایک نمبر مل جاتا ہے۔ دونوں ٹیمیں اسی طرح باریاں لیتی ہیں۔ مقررہ وقت کے بعد جس ٹیم کے نمبر زیادہ ہوں، وہ فاتح کہلاتی ہے۔

(ب) کھتی کسے کہتے ہیں؟

جواب: گلی ڈنڈا ایک قدیم کھیل ہے۔ اس کھیل میں کھلاڑیوں کی تعداد پر کوئی پابندی نہیں۔ یہ کھیل ایک ڈنڈے اور گلی کی مدد سے کھیلا جاتا ہے۔ گلی کے دونوں سرے ترشے ہوئے اور نوک دار ہوتے ہیں۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

کھیل میں زمین پر ایک چھوٹا سا گڑھا بنایا جاتا ہے۔ جسے "کھتی" کہتے ہیں۔ گلی کو کھتی میں رکھ کر ڈنڈے کی مدد سے ہوا میں اُچھالا جاتا ہے۔

(ج) کُشتی کا کھیل کیسے کھیلا جاتا ہے؟

جواب: کُشتی بھی پاکستان کا مقبول کھیل ہے۔ اس کھیل کے قوانین نہایت سادہ اور آسان ہوتے ہیں۔ کُشتی میں دو پہلوان اکھاڑے میں اترتے ہیں۔ اپنی پوری جسمانی اور ذہنی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے، داؤ پیچ آزماتے ہیں اور ایک دوسرے کو زمین پر گرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب ایک پہلوان کے جسم کا کوئی بھی حصہ، سوائے اس کے پاؤں کے، زمین کو چُھولے تو دوسرا پہلوان چِت جاتا ہے۔ جب تک ایک پہلوان دوسرے کو چت نہیں کر لیتا مقابلہ جاری رہتا ہے۔

(د) کھیل انسانی صحت اور شخصیت پر کیسے اثر انداز ہوتے ہیں؟

جواب: کھیل چاہے کوئی بھی ہو، وہ انسان کے اندر نظم و ضبط اور برداشت کی قوت پیدا کرتے ہیں اور انسان کو جسمانی اور ذہنی طور پر تندرست رکھتے ہیں۔

(ہ) کھیل ہماری عادات کو کس طرح سے تبدیل کرتے ہیں؟

جواب: کھیل صحت مند زندگی کی علامت ہے۔ کھیل انسان کے اندر نظم و ضبط اور برداشت کی قوت پیدا کرتے ہیں۔ انسان میں صبر و برداشت کی قوت پیدا کرتے ہیں۔ انسان کی شخصیت مکمل طور پر تبدیل ہو جاتی ہے۔

سوال ۳: سبق کے مطابق درست جواب کے سامنے (✓) اور غلط جواب کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

۱۔ کھیل صحت مند زندگی کے لیے بہت ضروری ہے۔ ✓

۲۔ کبڈی کے کھیل میں میدان کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ✗

۳۔ گلی ڈنڈا کے کھیل میں کھلاڑیوں کی تعداد مقرر ہوئی ہے۔ ✗

۴۔ کُشتی کے قوانین نہایت سادہ اور آسان ہیں۔ ✓

۵۔ کھیل انسان کے اندر نظم و ضبط اور برداشت کی قوت پیدا کرتے ہیں۔ ✓

سوال ۴: خالی جگہوں کے سامنے دیے ہوئے الفاظ کی جمع / واحد سے جملے مکمل کریں۔

۱۔ تیز ہوا چل رہی ہے۔ (ہوائیں)

۲۔ بہت سے بچے میدان میں اکٹھے تھے۔ (بچہ)

۳۔ ہمیں قانون کی پاس داری کرنی چاہیے۔ (قوانین)

۴۔ وکیل کے تمام دلائل درست تھے۔ (دلیل)

۵۔ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھیں۔ (حق)

سوال ۵: دیئے ہوئے جملوں میں سے اسم مُصغّر اور اسم مکبر والے جملے الگ الگ کریں۔

اسم مکبر:

اسم مکبر

○ تھال میں مٹھائی رکھی ہے۔

مٹھائی

○ بے وجہ بات کا بتنگڑ نہ بناؤ۔

بتنگڑ

○ صندوق قیمتی کپڑوں سے بھرا ہوا تھا۔

صندوق

اسم مصغّر:

اسم مصغّر

○ دیگچی میں سالن ہے۔

دیگچی

○ تھیلی میں اشرفیاں ہیں۔

تھیلی

○ باغیچہ پھولوں سے بھرا ہوا ہے۔

باغیچہ

سوال ۶: اسکول میں منعقد ہونے والے "اسپورٹس ڈے" کی روداد لکھیں جو کم از کم ۵۰ الفاظ پر مشتمل ہو۔

جواب: ہمارے سکول میں کل اسپورٹس ڈے منعقد ہوا تھا۔ جسے جماعت دہم کے بچوں نے پرنسپل سے اجازت لے کر منظم کیا تھا۔ اس میں مختلف کھیل شامل تھے۔ ہر جماعت کے بچوں نے کھیلوں میں شمولیت اختیار کی۔ اس میں کرکٹ، فٹ بال، ٹینس، والی بال، ہاکی، کبڈی اور دیگر دوسرے کھیل شامل تھے۔ سب سے زیادہ پر جوش مقابلہ والی بال کی ٹیموں میں ہوا۔ یہ دن بہت دلچسپ اور یادگار تھا۔ ہم نے مقابلہ دیکھ کر بہت لطف اٹھایا۔ جتنے بھی تماشائی آئے تھے۔ سب لطف اندوز ہوئے۔ ہم سرخ ٹیم کی حمایت کر رہے تھے۔ آخری پڑاؤ میں ہمارے دل کی دھڑکنیں تیز ہوگئی تھی۔ ہم سب نے بہت تالیاں بجائی جب ہماری ٹیم جیت گئی۔ آخر میں جیتنے والی ٹیموں میں مہمان خصوصی نے انعامات اور شیلڈ تقسیم کئے اور بچوں کو کھیلوں کی اہمیت سے آگاہ کیا۔ ایک چھوٹی سی تقریر کی اور ہمیں بتایا کہ کھیل صحت مند زندگی کے لئے بہت ضروری

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

ہے اور کھیل انسان میں نظم وضبط اور برداشت کی قوت پیدا کرتی ہے۔ کھیل ہماری صحت کیلئے بہت ضروری ہے۔

"اگر میں نہ ہوں تو"

سوال ا: معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مطیع	حکم ماننے والا	درہم برہم	منتشر / الٹ پلٹ
ثمر	پھل	بے پناہ	بہت زیادہ
مربوط	بندھا ہوا، وابستہ	قمقمہ	بلب

سوال ۲: دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) بجلی کی ایجاد کو کسی ایک نام سے کیوں منسوب نہیں کیا جاسکتا؟

جواب: بجلی کی ایجاد کو کسی ایک نام سے منسوب اس لیے نہیں کیا جاسکتا کیونکہ مختلف ادوار میں مختلف لوگوں نے بجلی کو مزید بہتر یعنی ترقی دینے کی کوشش کی ہیں۔

(ب) کون کون سے مادے بجلی گزرنے کے لیے موزوں ہیں اور کون سے غیر موزوں اور کیوں؟

جواب: سب وہ تاریں جو تانبے سے بنی ہوتی ہیں وہ بجلی گزرنے کیلئے بڑے موزوں ہوتے ہیں لیکن اس کے برعکس لکڑی، ربڑ اور مٹی میں بجلی گزرنے موزوں نہیں ہوتی کیونکہ ان چیزوں میں مثبت اور منفی ذرات نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔

(ج) بینجمن فرینکلن کون تھا اور بجلی کے کون کون سے آلات اور اصطلاحیں اس سے منسوب ہیں؟

جواب: بینجمن فرینکلن ایک امریکی ہیرو تھا بجلی کے آلات میں بہت سے اصلاحیں ناموں سے ایک نام جو بہت اہم ہے وہ نام جیمز واٹ (James walt) کا بھی ہے بجلی کی طاقت کو ہم واٹ میں ظاہر کرتے ہیں۔

(د) اگر بجلی نہ ہو تو آپ کی روزمرہ زندگی میں کیا تبدیلی آئے گی؟ چند جملوں میں لکھ کر بتائیں؟

جواب: اگر بجلی نہ ہو تو:۔

۱۔ دنیا کا سارا نظام رک جائے گا۔

۲۔ پوری دنیا اندھیرے میں ڈوب جائے گی۔

۳۔ تمام برقی آلات کام کرنا چھوڑ جائے گے۔

۴۔ کارخانے اور فیکٹریاں بند ہو جائے گی۔

۵۔ تمام لوگوں کا ایک دوسرے سے انٹرنیٹ رابطے ختم ہو جائے گے۔

۶۔ تمام کاروبار وغیرہ بند ہو جائیں گے۔

(ہ) اگر آپ کو کوئی ایسی چیز بنانے یا ایجاد کرنے کا موقع ملے، جس کی بدولت آپ کو اسکول کو کام کرنے میں آسانی ہو جائے تو وہ چیز کون سی ہوگی اور کیوں؟

جواب: اگر مجھے کوئی ایسی چیز بنانے یا ایجاد کرنے کا موقع ملے تو میں ایسی چیز بناؤنگی کہ جس سے میں اور میرے سارے دوست سکول کا کام آسانی سے یاد کر سکیں جس سے امتحانات کیلئے یاد کرنے میں آسانی ہو۔

سوال ۳: سبق کے مطابق درست جواب کے سامنے (✓) اور غلط جواب کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

۱۔ امبر درخت سے نکلنے والے گوند کی طرح ایک ______ ہے۔ (پتھر)

۲۔ اطالوی سائنسدان ______ نے بجلی پر وار مقناطیسی قوت پر کام کیا۔ ( )

۳۔ بجلی گھروں میں ______ کے ذریعے بجلی پیدا کی جاتی ہے۔ (پانی)

۴۔ ولیم گلبرٹ کو جدید بجلی کا ______ سمجھا جاتا ہے۔ (بانی)

۵۔ تمام ٹھوس اشیاء ______ اور منفی ذرات کے ذخیرے ہیں۔ (مثبت)

سوال ۴: نیچے دیے ہوئے مثالوں کو غور سے پڑھیں؟

ضرب الامثال	مفہوم
دریا میں رہنا اور مگرمچھ سے بسر	جہاں رہنا ہو وہاں کے لوگوں سے دشمنی رکھنا
ہاتھی کے پاؤں میں سب کا	بڑے آدمی کے سب مطیع

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

پاؤں	ہوتے ہیں۔
شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں	نہایت انصاف اور امن قائم ہونا۔
گھر کی مرغی دال برابر	گھر کی اچھی چیز کی بھی قدر نہیں ہوتی۔

سوال۵: کالم (الف) میں دی ہوئی ضرب الامثال کو کالم (ب) میں دیے ہوئے ان کے مفہوم سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
آ بیل مجھے مار	سارا کام ہو چکا، معمولی کسر باقی ہے۔
گدھا کیا جانے زعفران کی بہار	اپنا کام نہ جاننا اور الزام کسی اور پر لگانا۔
ایک انار سو بیمار	خواہ مخواہ کی مصیبت اپنے سر لینا۔
ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا	بے وقوف کو کسی چیز کی قدر نہیں ہوتی۔
ہاتھی نکل گیا دُم باقی ہے	نعمت بہت کم ہونا اور طلب گار بہت زیادہ ہونا۔

سوال۶: "اگر میں نہ ہوں" کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جواب: اس سبق "اگر میں نہ ہوں تو" میں بجلی جو اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے بتاتی ہے کہ میں بہت فرمانبردار ہوں بٹن دباؤ اور میں حاضر ہوتی ہو اور اگر بجلی اس دنیا میں نہ رہے تو دنیا کا سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ بجلی ایک موجد نہیں ہے بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ مختلف ممالک کے سائنسدانوں نے بجلی میں مزید ترقی کی کوشش کی ہیں اور چونکہ عفو و فکر اور جستجو انسان کے خطرات میں شامل ہے اس لیے سائنسدان اس میں مزید بہتری کیلئے کوشاں ہیں اس کے علاوہ بجلی کن چیزوں میں گزرنے موزوں ہوتی ہے اور کن میں موزوں اور کس طرح برقی دو تاروں میں سے گزرتی ہے اور پھر ہم تک پہنچتی ہے اس کے علاوہ وہ بجلی دو طریقوں سے پیدا ہوتی ہے بعض جگہوں پر پانی اور بعض جگہوں پر جنریٹوں کے ذریعے بجلی پیدا کی جاتی ہے بجلی کی ایجاد کا مقصد سائنسدانوں کا یہ تھا کہ انسانیت کی خدمت کی جائیں۔

سوال۷: کالم (الف) میں دی ہوئی ضرب الامثال کو کالم (ب) میں دیے ہوئے ان کے مفہوم ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
آ بیل مجھے مار	خواہ مخواہ کی مصیبت
گدھا کیا جانے زعفران کی بہار	بے وقوف کو کسی چیز کی قدر نہیں ہوتی
ایک انار سو بیمار	نعمت بہت کم ہونا اور طلب گار بہت زیادہ ہونا
ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا	اپنا کام ہو چکا، معمولی کسر باقی ہے
ہاتھی نکل گیا دُم باقی ہے	سارا کام ہو چکا معمولی کسر باقی ہے

سوال۸: سبق "اگر میں نہ ہوں" تو کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جواب: اس "اگر میں نہ ہوں تو" میں بجلی جو اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے بتاتی ہے کہ میں بہت فرمانبردار ہوں بٹن دباؤ اور میں حاضر ہوئی تو اگر بجلی اس دنیا میں نہ رہے تو دنیا کا سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا اس کے علاوہ بجلی کا ایک موجد نہیں ہے بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ مختلف ممالک کے سائنسدانوں نے بجلی میں مزید ترقی کی کوشش کی ہیں اور چونکہ غور و فکر اور جستجو انسان کے فطرت میں شامل ہے اس لیے سائنسدان اس میں مزید بہتری کیلئے کوشاں ہیں اس کے علاوہ بجلی کن چیزوں میں گزرنے میں موزوں ہوتی ہے اور کن میں غیر موزوں اور کس طرح برقی دو تاروں میں سے گزرتی ہے اور پھر ہم تک پہنچی ہے اس کے علاوہ وہ بجلی دو طریقوں سے پیدا ہوتی ہے بعض جگہوں پر پانی اور بعض جگہوں پر جنریٹروں کے ذریعے بجلی پیدا کی جاتی ہے بجلی کی ایجاد کا مقصد سائنسدانوں کا یہ تھا کہ انسانیت کی خدمت کی جائیں۔

سوال۹: دیئے گئے جملوں میں سے اسم مصدر، اسم جامد اور اسم مشتق تلاش کر کے لکھیں اور خانوں میں لکھیں۔

۱۔ دھوبی کپڑوں کی دھلائی کر رہا تھا۔
۲۔ گلاس میں پانی ہے۔
۳۔ مقابلے میں اول آنے کو انعام دیا گیا۔
۴۔ تلوار کی دھار تیز ہے۔
۵۔ میں شام کو آپ کے گھر آنا چاہتا ہوں۔
۶۔ احمد نے کھانا نہیں کھایا۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

اسم مصدر	اسم جامد	اسم مشتق
کپڑے	اول	کھانا
پانی	گلاس	دھار
مقابلے	تلوار	دھلائی
گھر	شام	انعام

اسم مصدر: وہ اسم جو خود کسی کلمے سے نہ بنا ہو لیکن اس سے کئی کلمے بن سکیں۔ "اسم مصدر" کہلاتا ہے۔

اسم جامد: وہ اسم جو خود کسی کلمے سے بنا ہو اور نہ ہی اس سے جو کلمہ بنے "اسم جامد کہلاتا ہے۔

اسم مشتق: وہ اسم جو کسی مصدر سے بنا ہو "اسم مشتق" کہلاتا ہے۔

"ہماری تاریخ کا ایک سنہرا باب"

سوال ا: معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پُرنم	بھیگی ہوئی	دفاع	حفاظت
مُسلط	حاوی، قبضہ کرنا	داستان	قصہ، کہانی
محاذ	مقابلے کی جگہ	اپیل	درخواست
معمار	بنانے والا	ڈٹ کر	مضبوطی سے

سوال ۲: دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) دادا جان کیوں اداس تھے؟

جواب: دادا جان کو 6 ستمبر 1965 کی جنگ میں شہید ہونے والے شہدا کی یاد آگئی تھیں۔

(ب) ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو کون سا واقعہ پیش آیا تھا؟

جواب: ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو رات کے وقت بھارت نے اچانک پاکستان پر حملہ کر دیا تھا۔

(ج) بھارتی فوج کو اس جنگ میں کیا نقصان اٹھانا پڑا؟

جواب: بھارتی فوج کو اس جنگ میں بھارت کے 9500 فوجی مارے گئے اور 140 طیارے ہوئے۔

(د) بھارتی فوج اس جنگ میں کیا مقاصد تھے؟

جواب: بھارتی فوج اپنے آپ کو ایک بڑی قوت سمجھ رہی تھی اور لاہور کے ذریعے پورے پاکستان پر قبضہ کرنا چاہتی تھی۔

(ہ) ہم یوم دفاع کیوں مناتے ہیں؟

جواب: ہم ہر سال ۶ ستمبر کو یوم دفاع اس لیے مناتے ہیں کہ پاکستانی فوج بری طرح بھارتی فوج کو شکست دی۔

سوال ۳: سبق کے مطابق درست جواب کے سامنے (✓) اور غلط جواب کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

1۔ دادا جان پلنگ پر نیم دراز تھے اور ان کی آنکھوں میں نہیں تھی۔ ✓

2۔ بھارت شروع ہی سے پاکستان کے وجود کے خلاف تھا۔ ✓

3۔ بھارت فیصل آباد کے ذریعے پورے پاکستان پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ ✗

4۔ پاکستانی فوج نے دشمن کو دس دن تک نہر کے اس پار روکے رکھا۔ ✗

5۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں بھارتی ۹۵۰۰ فوجی مارے گئے۔ ✓

سوال ۴: مفرد اور مرکب جملے؟

مفرد جملے:۔ ایسا جملہ جس میں صرف ایک فعل استعمال ہوا ہو اسے واہ یا مفرد جملہ کہتے ہیں۔

جیسے سعدیہ کھانا کھا رہی ہے اُسے بھوک لگی ہے۔

مرکب جملے:۔ ایسا جملہ جو دو یا دو سے زیادہ مفرد جملوں کو کسی حرف کی مدد سے ملا کر بنایا جائے اسے مرکب جملہ کہتے ہیں مرکب جملہ بنانے کیلئے مفرد جملوں کے درمیان کیونکہ، ورنہ، لیکن، مگر، اس لیے، اور، تو وغیرہ جیسے الفاظ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

جیسے آسیہ محنت کر رہی ہے کیونکہ اُسے فرسٹ آنا ہے جلدی اور تیز جا رہا ہے۔

سوال ۵: دیئے گئے جملوں میں مفرد اور مرکب جملے چن کر متعلقہ خانوں میں لکھیں۔

ا۔ استاد صاحب نے بچوں کو پڑھایا۔

۲۔ میں تمھیں کامیاب دیکھنا چاہتا ہوں۔

۳۔ گیتا چھٹی پر ہے لیکن اس نے درخواست نہیں دی۔

۴۔ اسے چوٹ لگی ہے کیونکہ وہ پھسل گیا تھا۔

۵۔ ابو جان نے ہاتھ دھوئے اور انہوں نے کھانا کھایا۔

۶۔ مائیکل نے کتاب خریدی۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

سوال۶: دیئے گئے جملوں میں مفرد اور مرکب جملے چن کر متعلقہ خانوں میں لکھیں۔

۱۔ استاد صاحب نے بچوں کو پڑھایا۔
۲۔ میں تمہیں کامیاب دیکھنا چاہتا ہوں۔
۳۔ گیتا چھٹی پر ہے لیکن اس نے درخواست نہیں دی۔
۴۔ اسے چوٹ لگی ہے کیونکہ وہ پھسل گیا تھا۔
۵۔ ابو جان نے ہاتھ دھوئے اور انہوں نے کھانا کھایا۔
۶۔ مائیکل نے کتاب خریدی۔

مفرد جملے	مرکب جملے
استاد نے بچوں کو پڑھایا۔	گیتا چھٹی پر ہے لیکن اس نے درخواست نہیں دی۔
مائیکل نے کتاب خریدی	اسے چوٹ لگی ہے کیونکہ وہ پھسل گیا تھا۔
میں تمہیں کامیاب دیکھنا چاہتا ہوں	ابو جان نے ہاتھ دھوئے اور انہوں نے کھانا کھایا۔

سوال۷: جملوں کے سامنے دیئے واحد الفاظ کی جمع بنا کر خالی جگہ پر کریں۔

۱۔ یوم آزادی کے موقع پر ملک بھر میں مختلف ______ کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ (تقریبات)
۲۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سائنسدانوں نے نت نئی ______ کیں۔ (ایجادات)
۳۔ ہمارے ملک میں بہت خوب صورت سیاحتی ______ ہیں۔ (مقامات)
۴۔ موسم گرما میں ٹھنڈے ______ کا استعمال بڑھ جاتا ہے۔ (مشروبات)
۵۔ سادہ نے تمام ______ کے درست جوابات دیے۔ (سوال)

سوال۸: دیئے ہوئے الفاظ کے معانی لغت میں سے تلاش کریں اور انہیں جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	معنی	جملے
نمی	بھیگی ہوئی	برسات کے موسم ہر طرف نمی ہوتی ہے
خطاب	مخاطب ہونا	صدر ایوب خان نے قوم سے خطاب کیا
قبضہ	حاوی ہونا	بھارتی افواج پاکستان پر قبضہ کرنا چاہتی تھی۔
اپیل	درخواست	مسعود نے عدالت میں اپیل دائر کی۔
حکمت عملی	منصوبہ بندی	پاکستانی فوج اچھی حکمت عملی سے بھارتی فوج کو شکست دی۔

"ہم وطن بھائیو، ہم وطن دوستو"

شعر 1:

آؤ بدلیں پرانا چلن دوستو
ہم وطن بھائیو ہم وطن دوستو

نثر: یہ شعر صوفی غلام مصطفیٰ تبسم کے نظم ہم وطن بھائیو، ہم وطن دوستو سے لیا گیا ہے۔ اس میں شاعر نے اپنے وطن پاکستان کے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ آؤ ہم اپنے اس پرانے طور طریقوں کو چھوڑ دے اور دنیا کے دوسرے ممالک کے ساتھ مقابلہ کر کے آگے بڑھے اور ترقی کر کے دوسرے ممالک سے آگے بڑھ سکے کہ اے میرے وطن کے بھائیوں اور میرے وطن کے بھائیوں اور میرے وطن کے دوستوں آؤ مل کر آگے بڑھے۔

شعر 2:

دیس اپنا ہے یہ اپنی دولت ہے یہ
ہم امیں ہیں مقدس امانت ہے یہ

نثر: اس شعر میں شاعر اپنے ہم وطنو یعنی پاکستانیوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ ہمارا اپنا ملک ہے اور یہ ہمارے لیے سب سے بڑی دولت ہے کیونکہ اپنا ملک دنیا کی سب سے بڑی دولت اور خزانہ ہے اور ہم اس کے رکھوالے ہیں کیونکہ ہمارے بزرگوں نے اس کو بڑے تکلیفوں اور بہت سے قربانیاں دے حاصل کیا ہے اور یہ ہمیں ایک امانت کے طور پر ملا ہے اور ہم اس پاکستان کے رکھوالے ہیں۔

شعر 3:

اس امانت کی مل کر حفاظت کرو
ہم وطن بھائیو، ہم وطن دوستو

نثر: اس شعر میں شاعر اپنے ہم شاعر اپنے ہم وطنوں سے مخاطب ہے کہ چونکہ یہ ملک آپ سب کے پاس آپ کی بزرگوں کی امانت ہے اس لیے آپ سب مل کر اس کی حفاظت کرو کوئی اس امانت میں خیانت نہ کریں اے میرے ہم وطنو اور میرے وطن کے دوستو آؤ مل کر اس کی حفاظت کریں۔

شعر 4:

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

رات کو چاند تاروں سے تاباں کرو
صبح کی روشنی میں سویرے بھرو

نثر: اس شعر میں شاعر اپنے ہم وطنوں سے نصیحت کرتا ہے کہ جس طرح رات کے اندھیری رات میں ستاروں کی چمک سے روشنی پھیلتی ہے اور صبح کی روشنی یعنی سورج کی کرنیں پوری آب وتاب کے ساتھ دینااجالا پھیلاتی ہے تو اے میرے ہم وطنوں آپ سب بھی دنیا میں ایسے اچھے کام کرو کہ پاکستان دن رات ترقی کرے اور جو لوگ مشکلات میں ہو اس کے ساتھ بھلائی کرو۔

شعر5:

اُن اجالوں کو ہمراہ لے کر چلو
ہم وطن، بھائیو، ہم وطن دوستو

نثر: اے میرے پاکستانی بھائیو اور دوستو آپ سب جہاں بھی جاؤ وہ پاکستان ہو یا باہر دنیا میں گھومو پھرو اور اپنی اچھائی اور بھلائی کی روشنی پھیلاؤ۔ اے میرے وطن کے بھائیو اور اے میرے وطن کے دوستوں۔

شعر6:

آؤ مل کر حوادث کا رُخ موڑ دیں
ٹھہر جائے جو منزل اسے چھوڑ دیں

نثر: اس شعر میں شاعر ہم وطنوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتا ہے کہ تمھارے راستے میں جو حادثات اور مشکلات پیش آئیں تو اپنی ہمت اور شجاعت سے ان مشکلات کا رخ دوسری طرف موڑ دو یعنی تم اس ناامیدی اور مشکلات کا راستہ چھوڑ دو جو تمھاری منزل میں رکاوٹ پیدا کریں اور اپنے منزل کیلئے نئی راہ تلاش کرو۔

شعر7:

آؤ آگے بڑھو اور آگے بڑھو
ہم وطن بھائیو ہم وطن دوستو

نثر: اس شعر میں شاعر اپنے ہم وطنو کا ہمت بڑھاتے ہوئے کہتا ہے کہ آگے بڑھنے اور منزل تک رسائی کیلئے اپنی آپ میں ہمت اور بہادری پیدا کرو تاکہ دوسروں کے سہارا ڈھونڈنے کی بجائے خود کو منزل تک پہنچنے کے قابل ہو جاؤ اے میرے وطن کے بھائیو اور اے میرے وطن کے دوستو۔

شعر8:

غفلتوں میں کئی منزلیں کھو چکے
اپنی محرومیوں پہ بہت رہ چکے

نثر: اس شعر میں شاعر نے اپنے وطن کے لوگوں کو بیدار کرنے کی کوشش کی ہے یعنی جو لوگوں نے وقت کی قدر نہیں کی اور خود غفلت میں پڑے تھے اور ترقی کی منزلیں نہیں طے کی اب وہ اس محرومیوں یعنی غفلت سے بیدار ہونے کے بعد اب پچھتا رہے ہیں کہ کیوں وقت سے فائدہ نہیں اٹھایا اب اس پچھتاوے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

شعر9:

اُٹھو آؤ نئے وقت کا ساتھ دو
ہم وطن بھائیو، ہم وطن دوستو

نثر: اس آخری شعر میں شاعر اپنے وطن کے لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے لوگوں گزرے ہوئے وقت پر رونے اور پچھتانے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا بلکہ اب بھی وقت ہے کہ اٹھو اور اپنے لیے نئی منزل کو حاصل کرنے کیلئے ہمت کرو اور وقت کی قدر کرو تاکہ اپنی منزل پر پہنچ جاؤ اور اے میرے وطن کے بھائیو اور میرے دوستو تاکہ پاکستان دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کے صف کھڑا ہو سکیں۔

سوال ۱: الفاظ کے معانی لکھیں؟

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
امین	امانت دار، معتمد	تاباں	روشن، منوّر
غفلت	لاپرواہی	مقدس	پاکیزہ
حوادث	حادثہ کی جمع	رُخ موڑنا	بدل دینا

سوال ۲: دیئے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) شاعر دوستوں اور بھائیوں کو کیا بدلنے کا کہہ رہا ہے؟

جواب: شاعر دوستوں اور بھائیوں سے نصیحت کی ہے کہ گزرے ہوئے وقت پر ماتم کرنے کے بجائے اپنی سوچ بدلو اور آگے بڑھنے کیلئے اپنے آپ میں ہمت پیدا کرو۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

(ب) حوادث کا رُخ ہم کس طریقے سے موڑ سکتے ہیں؟

جواب: شاعر نے اپنے وطن کے بھائیوں سے کہتا ہے کہ جو مشکلات تمہیں اپنی منزل تک پہنچنے سے روکتی ہے تو اس راہ کو چھوڑ کر نئی منزل کا یقین کرو یعنی اس راستے پر ٹھہرنے کے بجائے دوسرا راستہ اختیار کرو۔

(ج) "اٹھو آؤ نئے وقت کا ساتھ دو" سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ پرانے سوچ کو چھوڑ دو اور نئے اور جدید وقت کا تعلیم حاصل کرو اور اپنے وطن کی ترقی کیلئے آگے بڑھو۔

(د) انسان اپنی مشکلات پر کیسے قابو پاسکتا ہے؟

جواب: انسان اپنی ہمت اور محنت اور حوصلے سے مشکلات پر قابو پاسکتا ہے۔

(ہ) ہم اپنے وطن کو کیسے سجا سکتے ہیں؟

جواب: ہم اپنے وطن کیلئے اعلیٰ تعلیم حاصل کرکے اور دنیا میں اچھے اچھے کام کرکے اور اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چل کر اپنے وطن کو سجا سکتے ہیں۔

سوال ۳: کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملا کر مصرعے مکمل کریں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
دیس اپنا ہے یہ	اپنی دولت ہے یہ
آؤ مل کر حوادث	کا رُخ موڑ دیں
غفلتوں میں کئی	منزلیں کھو چکے
اس امانت کی مل کر	حفاظت کرو
رات کو چاند تاروں	سے تاباں کرو

سوال ۴: "غفلتوں میں کئی منزلیں کھو چکے" سے متعلق آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ اس مصرعے میں اشارہ کس بات کی طرف اشارہ ہے؟

مفرد جملے:۔ اس مصرعے کا اشارہ یہ ہے کہ ماضی میں لوگوں نے وقت کی قدر نہیں کی اور اپنی منزلیں حاصل نہیں کی یعنی وہ غفلت میں پڑے تھے تو ان لوگوں نے اپنی منزل نہیں حاصل کی۔

سوال ۵: دیئے اشعار غور سے سنیں اور متعلقہ جواب کی نشان دہی تالی بجا کر کریں۔

۱۔ اے غم زدوں کے مالک، تیرا ہی ہے سہارا
سن لے دعا ہماری، بگڑی بنانے والے

(الف) نعت (ب) حمد (ج) ملی نغمہ

۲۔ سدا پرچم اونچا ہمارا رہے
چمکتا ہوا چاند تیرا رہے

(الف) ملی نغمہ (ب) نعت (ج) حمد

۳۔ وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

(الف) حمد (ب) ملی نغمہ (ج) نعت

سوال ۶: آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ آپ اپنے وطن کیلئے کیا خواب دیکھتے ہیں؟ نیز ہمیں کون سے ایسے کام کرنے چاہیے کہ ہمارا وطن ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکے؟

جواب: میرا خواب ہے کہ میرا ملک دنیا کے تمام ممالک سے آگے ہو اور ترقی کر سکے اور ہمارے ملک میں اسلام کا بول بالا ہو سکے اس کیلئے مجھے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا ہے اور دنیا کے ان ممالک کے ترقی کے دوڑ میں پاکستان کو پہلی صف میں کھڑا کرنا ہے۔

سوال ۷: "حروف علت" سے کیا مراد ہے؟

جواب: کسی جملے میں ایسے حروف جو جملے میں کسی وجہ یا سبب کو ظاہر کر رہے ہیں یہ "یہ حروف علت" کہلاتے ہیں۔

سوال ۸: دیے ہوئے الفاظ جملوں میں حروف لکھیں۔

۱۔ وہ اسکول نہیں گیا کیونکہ وہ بیمار تھا
(کیونکہ)

۲۔ احمد آج دفتر نہیں آیا لہٰذا حارث یہ کام آپ کریں۔
(لہٰذا)

۳۔ جلدی کرو تاکہ یہ کام ختم ہو جائے / سکے۔
(تاکہ)

۴۔ چونکہ میں بیمار تھا اس لیے حاضر نہ ہو سکا۔
(اس لیے)

سوال ۹: دیے ہوئے حروف علت کو جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملے
لہٰذا	علی سکول دیر سے آیا لہٰذا اس کی غیر حاضری لگی۔
اس لیے	صائمہ کلاس میں فرسٹ آئی اس لیے اُس نے پارٹی کی

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

کیوں کہ	ریاض فیل ہوا کیونکہ اس نے محنت نہیں کی تھی
چوں کہ	عالیہ کی تنخواہ جلدی ختم ہوئی چونکہ ان کے گھر میں افراد زیادہ ہے
تاکہ	امتیاز اسکول جلدی آیا تاکہ کام جلدی ختم کر سکے
کہ	جلدی پہنچو کہ کام وقت پر ختم ہو سکے

سوال ۱۰: دیئے ہوئے محاورات کا مفہوم سمجھ کر ان کو جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	معنی	جملے
آسمان سے باتیں کرنا	بہت زیادہ اونچی	کراچی کی عمارات آسمان سے باتیں کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔
چہل پہل ہونا	رونق ہونا	سکول کی پارٹی میں ہر طرف چہل پہل نظر آرہی تھی۔
نام روشن کرنا	ترقی کرنا	علی نے بہت زیادہ محنت کر کے اپنا نام روشن کر دیا۔
سبز باغ	لالچ دینا	کسی کو غیر ضروری سبز باغ نہیں دکھانے چاہیے۔
کام تمام کرنا	کام ختم کرنا	وہ انسان کامیاب ہوتا ہے کہ جو وقت پر اپنا کام تمام کر دیتا ہے۔

سوال ۱۱: دیئے گئے جملے پڑھیں اور ان میں مناسب جگہ پر رابطہ کی علامت لگائیں۔

۱۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

۲۔ "جس میں امانتداری نہیں اس کا کوئی دین نہیں"

۳۔ کسی دانا کا قول ہے "تن درستی ہزار نعمت ہے"

۴۔ مشہور ضرب المثل ہے "جیسی کرنی ویسی بھرنی"

۵۔ پاکستان کے چار صوبے ہیں صوبہ سندھ، صوبہ پنجاب، صوبہ بلوچستان اور صوبہ خیبر پختونخوا

سوال ۱۲: دیئے اشعار کی تشریح کریں۔

آؤ مل کر حوادث کا رخ کریں موڑ دیں
ٹھہر جائے جو منزل اسے چھوڑ دیں
رات کو چاند تاروں سے تاباں کریں
صبح کی روشنی میں سویرے بھریں

۱۔ ان اشعار میں شاعر اپنے وطن کے لوگوں سے مخاطب ہے کہ اگر حادثات تمہارا راستہ روک دے تو اس راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرو یعنی ہمت نہ ہارو۔

۲۔ یعنی جس چاند اور تارے اندھیری رات کو روشن کرتے ہیں یعنی اندھیرے میں چمکتے ہیں تم اسی طرح اپنی محنت اور حوصلے سے اپنا نام روشن کرو اور دنیا میں پاکستان کا نام روشن کرو۔

۳۔ اور جس کام میں تمہیں کامیابی نہ ملے تو ہمت نہ ہارا اس کو چھوڑ دو اور ایک نئے سرے سے کوشش شروع کرو اور اپنے لیے نئی منزل کا یقین کرو۔

۴۔ اور جس طرح دن کے وقت سورج اپنی روشنی کی کرنوں سے پوری دنیا کو روشن کرتا ہے اسی طرح تم ایسے اچھے کام کرو کہ پوری دنیا میں تیرا چرچا تمام عام ہو جائے اور جتنی بھلائی لوگوں سے کر سکتے ہو کرو۔

"علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام"

سوال ۱: معانی لکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مصائب	تکلیفیں / مصیبتیں	منفعت	نفع، فائدہ
گدا	فقیر، بھکاری، مفلس	گردوں	فلک، آسمان
غیور	بہادر، نڈر	تدبر	غور و فکر، سوچ بوجھ

سوال ۲: دیئے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بچوں کیلئے کون کونسی نظمیں لکھیں؟

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

جواب: علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہنے بچوں کیلئے ایک پہاڑ اور گلہری، پرندے کی فریاد، ایک بکری اور گائے، ماں کا خواب، مکڑا اور مکھی اور ہمدردی وغیرہ لکھیں گئی۔

(ب) پرندے کی فریاد کے ذریعے سے علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں کیا پیغام دیا؟

جواب: پرندے کی فریاد کے ذریعے سے علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں اصل غلامی کے مصائب کا ذکر کیا ہے۔

(ج) علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے نوجوانوں کو کس بات کی تعلیم دی؟

جواب: علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے نوجوانوں کو خودی اور بہتر مستقبل کی تعلیم دی۔

(د) مسلمانوں کے درمیان اتفاق اتحاد کیوں ضروری ہے؟

جواب: دنیا کی ایک عظیم ملک بننے کیلئے مسلمانوں کی آپس میں اتفاق واتحاد ضروری ہے۔

(ہ) ایک پاکستانی ہونے کے ناطے علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا ہم پر کیا احسان ہے؟

جواب: علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ہم پر یہ احسان کیا ہے کہ انہوں نے تصور پاکستان پیش کیا اور اس کیلئے انہوں نے اپنی شاعری کے ذریعے بچوں، جوانوں اور بوڑھوں سب میں جذبہ آزادی بیدار کیا اور مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار کیا۔

(و) اگر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ ہمیں الگ وطن کا تصور نہ دیتے تو کیا ہوتا اور کیوں؟

جواب: اگر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ ہمیں الگ وطن کا تصور نہ دیتے تو ہم ہمیشہ غلامی کی زندگی گذارتے کیونکہ برصغیر پاک و ہند میں دو قومیں مسلمان اور ہندو رہتے تھے اور ہندو کسی بھی مسلمانوں کو ایک آزاد قوم کی حیثیت سے قبول نہ کر رہے تھے۔

سوال ۳: سبق کے مطابق درست جواب کے سامنے (✓) اور غلط جواب کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

۱۔ الطاف حسین ہمارے قومی شاعر ہیں۔ ✗

۲۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں میں آزادی کا جذبہ پیدا کیا۔ ✓

۳۔ بچے ٹی وی پر اپنا پسندیدہ کارٹون دیکھ رہے تھے ✗

۴۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ نے اپنی شاعری کے ذریعے سے نوجوانوں کا غور و فکر کرنے کی تاکید کی۔ ✓

۵۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ 9 نومبر کو 1977 کو پیدا ہوئے۔ ✓

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کس بات کا چرچا کیا؟

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ نے پوری دنیا میں اپنی ملک و ملت پاکستان کا چرچا کیا۔

سوال ۴: دیئے ہوئے نظم کو غور سے پڑھیں اور سوالات کے جوابات دیجئے؟

ملک و ملت کا بہت چرچا کیا اقبالؒ نے — شاعروں نے کب کہا تھا جو کہا اقبالؒ نے

خوش رہو، لکھو پڑھو، خدمت کرو، آگے بڑھو — قوم کے بچوں کو دی کیا کیا دُعا اقبالؒ نے

نوجوانوں کو کیا آگاہ ان کے فرض سے — ان کی منزل کا دیا ان کو پتا اقبالؒ نے

رہنمائی کے لیے بھٹکے ہوئے انسان کی — ہے خدا کے بعد پیغمبر ﷺ یہ کہا اقبالؒ نے

ہیں مسلماں اور ہندو دو الگ ہی سلسلے — اپنے خطبے میں کہا یہ برملا اقبالؒ نے

ملک اک ایسا بناؤ، دین ہو جس کی اساس — مشورہ اہلِ وطن کو پھر دیا اقبالؒ نے

(الف) علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کس بات کا چرچا کیا؟

جواب: علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ نے پوری دنیا میں اپنی ملک و ملت پاکستان کا چرچا کیا۔

(ب) علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خطبے میں کیا پیغام دیا؟

جواب: علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خطبے میں یہ پیغام دیا کہ مسلمان اور ہندوں دو الگ الگ قومیں ہیں۔

(ج) علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہنے بچوں کو کیا دعا دی؟

جواب: علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بچوں کو خوش رہنے، پڑھنے، خدمت کرنے اور دوسری قوموں سے آگے بڑھنے کی دعا دی۔

سوال ۵: اسم ظرف کی اقسام لکھیں۔

جواب: اسم ظرف کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں:

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

۱۔ اسم ظرف زماں ۲۔ اسم ظرف مکاں

اسم ظرف زماں: وہ لفظ جس کسی وقت یا زمانے کو ظاہر کرکے اسے "اسم ظرف زماں" کہتے ہیں جیسے صبح، شام، سال، کل اور آج وغیرہ۔

اسم ظرف مکاں: ایسا لفظ جو کسی جگہ کے تصور کو پیش کریں اسے "اسم ظرف مکاں" کہتے ہیں۔ جیسے مسجد، گھر، عید گاہ اور ڈاکخانہ وغیرہ۔

نیچے دیئے ہوئے جملوں میں سے اسم ظرف زماں اور اسم ضرف مکاں تلاش کرکے متعلقہ کالموں میں لکھیں۔

جملے	اسم ظرف زماں	اسم ظرف مکاں
میں آج لائبریری جاؤں گا۔	آج	
دادا جان روزانہ مسجد جاتے ہیں۔		مسجد
مزدور ایک سال سے مکان بنا رہے ہیں۔	سال	
سورج ہر روز مشرق سے نکلتا ہے۔	روز	
ہم کل نانی کے گھر جائیں گے۔		گھر

سوال ۶: نیچے دیئے ہوئے الفاظ پر اعراب لگائیں اور ان کا درست تلفظ ادا کریں اور جملے لکھیں۔

مُرہونِ مِنّت، مَعْذِرَت، وُسْعَت، ماہرینَ، عِلْمِ نُجُوم

الفاظ	جملے
مرہون منت	آج کل تمام مشینری بجلی کے مرہون منت ہے۔
معذرت	علی نے دوست کی مدد کرنے سے معذرت کرلی
وسعت	اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بڑی وسعت پیدا کی ہے۔
علم نجوم	آج کل لوگ علم نجوم میں دلچسپی لے رہے ہیں۔

سوال ۷: پسندیدہ شخصیت پر مضمون لکھیں۔

حضرت محمد ﷺ

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ ۱۲ ربیع الاول ۵۷۰ء کو مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے اس وقت سارا عرب کفر کی تاریکیوں میں ڈوبا ہوا تھا لیکن آپ ﷺ کے دنیا میں تشریف لانے کے دور پورے عرب میں اسلام کی روشنی پھیلی آپ ﷺ نے سب سے پہلے اپنے خاندان والوں کی اسلام کی اشاعت شروع کی اور پھر آہستہ آہستہ لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوتے گئے۔ آپ کی سچائی اور دیانتداری کی وجہ سے پورا عرب آپ ﷺ کو صادق اور امین کے لقب سے پکارنے لگے۔ آپ ﷺ بچوں سے پیار کرتے تھے۔ بڑوں کے ادب کرتے تھے آپ ﷺ جانور پر رحم فرماتے تھے۔ غریبوں کی مدد کرتے تھے۔ آپ ﷺ ہمیشہ سچ بولتے تھے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو ایک اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کا سبق دیا کافروں نے آپ ﷺ کو دین اسلام کی تبلیغ سے روکنے سے ہر قسم کی لالچ اور تکالیف دی لیکن آپ ﷺ کبھی بھی حق کے راستے سے نہیں ہٹے آپ ﷺ رحمۃ اللعالمین ہیں آپ ﷺ آخری نبی ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

آپ ﷺ کی زندگی کے تمام مسلمانوں کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

سوال ۱۰: سبق **"علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ" کا پیغام خلاصہ لکھیں؟**

جواب: علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ کو شاعر مشرق کہا جاتا ہے آپ نے اپنی شاعری کے ذریعے نوجوانوں میں خودی جگائی اور تصور پاکستان پیش کیا مسلمانوں میں جذبہ آزادی پیدا کیا اور نوجوانوں کی مستقبل کیلئے بہتر لائحہ عمل پیش کیا اور بچوں کیلئے آپ نے بڑی پیاری اور سبق آموز نظمیں لکھیں ان کا مقصد بچوں کو اپنی نظموں کے ذریعے آگاہی دینی تھی جیسے ہمدردی، محنت، آزادی وغیرہ جیسے موضوعات کا ذکر کیا گیا ہے اور مسلمانوں کو یہ سبق دیا کہ کس طرح اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں پر قابو پا کر پوری دنیا پر حکومت کر سکتی ہے اور نوجوانوں کو غلامی کے مصائب سے بھی آگاہ کیا کہ ایک غلام قوم اور آزاد قوم میں کیا فرق ہے۔ آپ نے قوم کو اتفاق و اتحاد کا پیغام دیا کہ آپ تب دنیا کی ایک عظیم قوم بن سکتی ہے اس لیے قومی اتفاق و اتحاد ایک قوم کے لیے کتنا ضروری ہے۔

سوال ۱۰: خواب اقبال کی تعبیر میں ہم کے موضوع پر مضمون لکھیں۔

جواب: خواب اقبال کی تعبیر میں ہم کو دیکھ کر ہم بخوبی اس بات کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ نے سب سے پہلے خواب دیکھا تھا کہ مسلمانوں کے لیے ایک الگ ملک ہو جس میں وہ اپنی مذہبی آزادی کے ذریعے زندگی گزار سکیں اور اسی خواب کو عملی جامہ پہنانے

Ali Imtiaz 03101190027

Scanned with CamScanner

کے لیے آپ نے اپنی شاعری میں مسلمانوں میں بیداری پیدا کی ہے کہ جب تک ایک قوم اپنی تقریر بدلنے کی کوشش نہیں کرتی تو ان کے نصیب میں غلامی ہی لکھی ہوتی ہے آپ مسلمانوں کو اور خصوصاً نوجوانوں میں آزادی کا جذبہ پیدا کیا اور ان کو آپس میں اتفاق و اتحاد پیدا کرنے کی نصیحت کی تو پوری مسلمان قوم قائداعظم کی قیادت میں ایک جھنڈے تلے جمع ہوئے اور اپنی حقیقی آزادی کے لیے کوششیں شروع کیں اور علامہ محمد اقبال کیسی خواہش تھی کہ مسلمان ایک آزاد قوم بنیں کیونکہ آپ نہیں چاہتے کہ مسلمان ایک انگریز قوم اور ہندو کی غلامی کریں یہی وہ جذبات تھے جو علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شاعری کے ذریعے مسلمان قوم میں منتقل کی اور جو خواب علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا وہ تعبیر اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم اور قائداعظم اور دوسرے مسلمان رہنماؤں کے کوششوں سے پاکستان کی صورت 14 اگست 1947 کو وجود میں آیا اور یہی اقبال کی خواب کی تعبیر ہے۔

سوال ۱۱: "علامہ محمد اقبال کا پیغام" اپنے دوست کو خط میں اس کے بارے میں لکھیں۔

از پشاور

۳۰ جولائی ۲۰۲۲

پیاری بہن عالیہ

اسلام علیکم

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہونگی آج میں سکول سے آئی تو آپ کی اپنے قومی شاعر علامہ محمد اقبال کے پیغام جو آج ہم اپنی اردو کی کتاب میں یہ سبق پڑھا ہے کہ ایک نہایت ہی دلچسپ اور معلماتی سبق ہے آج میں نے جتنی معلومات حاصل کی وہ آج سے پہلے کبھی میں نے نہیں پڑھی اس لیے میں نے سوچا کہ آپ کو بھی بتاؤں اس سبق متعلق تاکہ آپ بھی ضرور اس کو پڑھے۔

باقی سب کو سلام

آپ کی دوست ثناء

کلاس: ششم

تاریخ: ۲۰۲۲/۰۷/۳۰

"دیگ دی اُدھار"

سوال ۱: معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تپاک	گرم جوشی	غالب آنا	بازی لے جانا
نیک بخت	خوش نصیب	متاثر	اثر لینے والا
ہکلانا	بولتے وقت اٹکنا	عملی شکل دینا	کسی کام کو پورا کرنا
بدمزاج	چڑ چڑا غصیلا	خلوص	دلی تعلق

سوال ۲: دیئے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) ٹلّا پڑوسی کے گھر جلیبیاں لے کر کیوں گئے؟

جواب: ٹلّا نے ایک شرارت سوجھی اور بازار سے مٹھائی خریدی اور اپنے بدمزاج پڑوسی کے گھر گئے جو خفا تھے اور کہا کہ میرا بیٹا اچھے نمبروں میں پاس ہوا۔

(ب) ٹلّا نے پڑوسی سے دیگ کیوں مانگی؟

جواب: ٹلّا نے پڑوسی سے کہا کہ آپ ہمیں اپنا دیگ دے کیونکہ ہمارے ہاں مہمان آرہے ہیں اور ہمارے گھر میں کوئی بڑا برتن نہیں ہے۔

(ج) پڑوسی نے پتیلی کیوں رکھ لی؟

جواب: پڑوسی نے سوچا مفت میں پتیلی مل رہی ہے اور دل میں لالچ آگیا۔

(د) ٹلّا نے دیگ کے بارے میں پڑوسی کو کیا بتایا اور اس پر پڑوسی کا ردعمل کیا تھا؟

جواب: ٹلّا نے کو دیگ کے بارے میں بتایا کہ تمہاری دیگ نے ایک پتیلی کو جنم دیا ہے یہ بھی رکھ لو پڑوسی حیران ہوا لیکن لالچ غالب آگئی اور مفت سمجھ کر رکھ لی۔

(ہ) اس کہانی سے آپ کو کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: کہ ہمیں اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہیے کسی کے ساتھ غلط شرارت نہیں کرنی چاہیے اور لالچ بھی نہیں کرنی چاہیے۔

(و) اگر آپ ٹلّا کے پڑوسی کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟

جواب: اگر ہم ٹلّا کی جگہ ہوتے ہم اپنے پڑوسی سے اچھے تعلقات رکھتے اور اُن سے شرارت وغیرہ نہیں کرتے۔

سوال ۳: سبق کے مطابق درست جواب کے سامنے درست لفظ لکھیں۔

1- ٹلّا کی اپنے پڑوسی سے اَن بَن تھی۔

2- ٹلّا پڑوسی ٹلّا کے خلوص کے بہت متاثر ہوا۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

3- مُلّا نصیر الدین نے دیگ واپس کی تو ساتھ چھوٹی سی پتیلی بھی دی۔
4- پڑوسی لالچ میں آگیا۔
5- دیگ دھات کی بنی ہوئی بے جان چیز ہوتی ہے۔
6- مُلّا کی باتوں نے پڑوسی کو لاجواب کر دیا۔

سوال ۴: دیے ہوئے پیراگراف کو پڑھیں اور سوالات کے جوابات دیجیے؟

(الف) مُلّا نصیر الدین کیسا لباس پہن کر دعوتوں میں جاتے تھے؟
جواب: مُلّا نصیر الدین عموماً دعوتوں میں بہترین لباس پہن کر جایا کرتے تھے۔

(ب) مُلّا صاحب سادہ لباس میں دعوت میں گئے تو کیا ہوا؟
جواب: جب مُلّا صاحب سادہ لباس میں دعوت پر جاتے تھے تو کوئی اس پر توجہ نہیں دیتا تھا۔

(ج) مُلّا گھر واپس کیوں گئے؟
جواب: جس کسی نے ان سے کھانے کا نہ پوچھا تو وہ خفا ہوئے اور گھر واپس چلے گئے۔

(د) مُلّا صاحب نے لباس کو کھانے کا حکم کیوں دیا؟
جواب: مُلّا صاحب نے لباس کو کھانے کا حکم اس لیے دیا کیونکہ سادہ لباس میں مُلّا کو کسی نے کھانا نہیں دیا۔ لیکن جب اچھے کپڑے پہنے تو ان کو کھانا پیش کر دیا گیا تو مُلّا نے کپڑوں کو حکم دیا کہ یہ مجھے نہیں بلکہ تمہیں دیا گیا ہے۔

(ہ) اس واقعے میں کیا سبق پوشیدہ ہے؟
جواب: کہ انسان کی قدر اس کی شخصیت سے نہیں بلکہ ان کے لباس سے کی جاتی ہے۔

سوال ۵: دیے ہوئے الفاظ میں سے سابقے اور لاحقے الگ الگ کر کے ان سے الفاظ بنائیں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں۔

سابقہ	لاحقہ
لاعلم	روزگار
پرجوش	سری نگر
باسانی	نمک دانی
شیریں کدہ	

سابقہ جملے

الفاظ	جملے
لاعلم	وہ موجودہ حالات سے لاعلم تھا۔
پرجوش	علی نے پرجوش تقریر کی۔
باسانی	اس نے باسانی میچ جیت لی۔
شیریں کدہ	شیریں کدہ کی مٹھائی بہت مشہور ہے۔

لاحقہ جملے

الفاظ	جملے
روزگار	میرے بھائی کی روزگار اچھی ہے۔
سری نگر	سری نگر کشمیر کا شہر ہے۔
نمک دانی	نمک دانی میں نمک ختم ہوا ہے۔

سوال ۶: فعل کی اقسام

(۱)۔ فعل لازم (۲)۔ فعل متعدی
(۳)۔ فعل ناقص

فعل لازم: وہ فعل جو صرف فاعل کے ملنے سے بات پوری کر دے اور اسے مفعول کی ضرورت نہ ہو "فعل لازم" کہلاتا ہے۔
فاروق بولا۔ بادل گرجا ۔ چاند نکلا۔
بولا گرجا نکلا

فعل متعدی: ایسا فعل جسے فاعل کے علاوہ مفعول کی ضرورت ہو "فعل متعدی" کہلاتا ہے۔
ساجد نے کتاب پڑھی۔ علی نے خط لکھا۔
پڑھی لکھا

فعل ناقص: وہ کلمہ جو فعل کی جگہ استعمال ہیں اسے "فعل ناقص" کہتے ہیں جیسے ہے، ہو، تھی اور سہی وغیرہ فعل ناقص ہیں۔
علی ایک محنتی لڑکا ہے۔ لڑکے ورزانہ سبق یاد کرتے ہیں۔
ہے ہیں

سوال ۷: فعل لازم (□)، فعل متعدی (O) اور فعل ناقص (△) کے جملوں کے سامنے شکل بنائیں۔

۱۔ احمد نے روٹی کھائی۔ O
۲۔ جنگل سرسبز ہے۔ △
۳۔ خالد دوڑا۔ O
۴۔ دادی جان نے کہانی سنائی۔ O
۵۔ کہانی دلچسپ تھی۔ △
۶۔ مینہ برسا۔ □

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

سوال ۱۰: "محنت کا صلہ" کے عنوان سے کیا کہانی لکھیں؟

جواب: ایک کسان تھا اس کے تین بچے تھے وہ تینوں بہت کاہل تھے محنت نہیں کرتے تھے کسان بیمار تھا وہ بہت پریشان تھا وہ اسے سبق دینا چاہتا تھا کسان نے کہا ہمارے زمین میں ایک خزانہ ہے تم سب کھدائی کر کے نکالو۔ کسان مر گیا بیٹوں نے باپ کے مرنے کے بعد زمین کی کھدائی شروع کی کافی دن کھدائی کی لیکن خزانہ نہیں ملا آخر میں لڑکوں کی خالہ نے انھیں مشورہ دیا کہ اب اس میں گندم بو دو ایسے بھی زمین تیار ہے اور موسم بھی انھوں نے ایسا کیا تو کچھ دنوں کے بعد اچھی فصل ہوئی اور انھیں کافی آمدنی حاصل ہوئی تو بیٹوں نے سمجھا کہ ان کے باپ نے ان کو سبق دیا ہے اور محنت کا صلہ انھیں ملا۔

سوال ۱۰: اپنے بھائی کو خط لکھیں اپنی پسندیدہ لطیفوں کے بارے میں بتائیں۔

از پشاور

۳۰ جولائی ۲۰۲۲

پیارے بھائی

آداب

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہونگے

دراصل آج میں آپ کو اپنے اردو کی کتاب "دیگ دی ادھار" میں ملا نصرالدین دین کے تین لطیفے پڑھیں بھائی اس میں بڑے شوخ اور مبنی مذاق کے لطیفے ہیں۔ ہمیں پڑھ کر بڑا مزہ آیا جب میں ہاسٹل سے گھر آؤ گی تو آپ کو بڑا مزہ آئے گا۔

باقی امی ابو سب کو میرا سلام

آپ کی بہن ABC

کلاس: ششم

"سفر ہو رہا ہے"

شعر:

جو خوش پوش گیسو سنوارے ہوئے تھا
بہت مال چہرے پہ مارے ہوئے تھا
بڑا قیمتی سوٹ دھارے ہوئے تھا
گھڑی بھر میں سب کچھ اتارے ہوئے تھا
بے چارے کا حلیہ دگر ہو رہا ہے
کراچی کی بس میں سفر ہو رہا ہے

یہ نظم سید ضمیر جعفری نے لکھی ہے

نثر: اس بند میں شاعر ایک شخص کا ذکر کر رہا ہے کہ وہ جب کراچی کے لیے گھر سے نکلا تو اس نے اپنے بالوں کو خوب سنوارا اپنے چہرے پر کافی محنت کی اور بڑا قیمتی سوٹ پہنے ہوئے تھا لیکن جب وہ کراچی کی بس میں سوار ہوا تو اس بے چارے کا حلیہ اتنا خراب ہوا کہ پل بھر میں اس نے سب کچھ کوٹ وغیرہ اتارا اور سارا حلیہ بگڑا کیونکہ وہ کراچی کی بس میں سفر کر رہا تھا جو کافی پرانی اور گرد سے بھری تھی۔

شعر:

جگر دن میں کالر تھا تھا "لر" رہ گیا ہے
ٹماٹر کے تھیلے میں میں "ٹر" رہ گیا ہے
خدا جانے مرغا کدھر رہ گیا ہے
بغل میں تو بس ایک پر رہ گیا ہے
سفر، ہر قدم پہ خطر ہو رہا ہے
کراچی کی بس میں سفر ہو رہا ہے

نثر: اس بند میں شاعر نے بڑے اچھے اور مزاحیہ انداز میں مسافر کی حالت بیان کرتے ہوئے ہوئے لکھا ہے کہ اس کی قمیض کی کالر برائے نام رہ گئی تھی اور ان کے پاس جو ٹماٹر تھے وہ بس میں بالکل خراب ہو گئے گئے کہ ان کے پاس صرف چھلکے کے رہ گئے تھے یعنی سارے خراب ہو گئے تھے اور ان کے پاس بغل میں جو مرغا تھا وہ نہ جانے کہاں گیا صرف 'پر' یعنی مرغے کی جگہ اس کے پاس 'پر' تھے اور اس کے لیے وہ سفر بڑا خطرناک تھا کیونکہ بس کی حالت خراب تھی اور وہ راستہ بھی بڑا خراب تھا کیونکہ کراچی کے بس میں سفر کر رہا تھا۔

شعر:

وہ لکھتے ہیں، کچھ اپنے حالات لکھیے
گزرتے ہیں کس طور دن رات لکھیے
مشاغل بہ تفصیل اوقات لکھیے
جو لکھیے تو اب اور کیا بات لکھیے
کوئی کام ہم سے اگر ہو رہا ہے
کراچی کی بس میں سفر ہو رہا ہے

نثر: اس بند میں شاعر اس طرح لکھتے ہیں کہ انہوں نے اپنے حالات پوری طرح لکھے ہیں کہ ہمارے حالات بھی دن رات کیسے گزر رہے ہیں انہوں نے اپنے مشاغل اور اپنی اوقات کے بارے میں تفصیل

Ali Intoz 03101190027

Scanned with CamScanner

ہے لکھی ہے یعنی جو کچھ تھا وہ لکھ دیا اب اس اس کے سوا کیا لکھوں اور اگر کوئی کام ہو رہا ہے تو صرف یہ کہ کراچی بس میں سفر ہو رہا ہے۔

سوال ۱: الفاظ کے معانی لکھیں؟

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خوش پوش	عمدہ لباس پہننے والا	گیسو	سر کے بال
دِگر	غیر، مختلف، بدلا ہوا	پُر خطر	خطرناک

سوال ۲: دیئے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) سفر کے دوران میں خوش پوش شخص کا حلیہ کیسا ہو گیا تھا؟

جواب: سفر کے دوران ان خوش پوش عرش کا حلیہ بری طرح خراب ہو گیا تھا بال بال بکھرائے کپڑے گندے ہو گئے اور اس کا چہرہ بالکل مختلف ہو گیا تھا۔

(ب) "ٹماٹر کے تھیلے میں 'لر' رہ گیا ہے" سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ سارے ٹماٹر تھیلے میں کچل گئے تھے۔

(ج) سفر کے دوران میں مرغے پر کیا گزری؟

جواب: سفر کے دوران مرغا اڑ گیا اور اس کے 'پر' اُس شخص کے بغل میں رہ گئے تھے۔

(د) نظم کے آخری بند میں شاعر کیا لکھنے کا کہہ رہا ہے؟

جواب: آخری شعر میں شاعر نے اپنی حالات کے متعلق لکھنے کر کہہ رہا ہے۔

سوال ۳: نظم کے مطابق درست لفظ لکھ کر مصرعے مکمل کریں۔

۱۔ بہت مال چہرے پہ مارے ہوئے تھا۔
۲۔ خدا جانے مرغا کدھر رہ گیا ہے۔
۳۔ مشاغل بہ تفصیل اوقات لکھیے۔
۴۔ جو گردن کا کالر تھا "لر" رہ گیا ہے۔
۵۔ وہ لکھتے ہیں، کچھ اپنے حالات لکھیے۔

سوال ۴: دی ہوئی نظم کو غور سے پڑھیں اور سوالات کے جوابات دیں۔

(الف) گھوڑا کس چیز کا بنا ہوا ہے؟

جواب: گھوڑا لکڑی کا بنا ہوا ہے۔

(ب) گھوڑے کو دانہ پانی کہاں ملے گا؟

جواب: گھوڑے لکڑی کا بنا ہوا تھا اس لیے اسے دانہ پانی کی ضرورت نہیں تھی۔

(ج) گھوڑے کی قیمت بتائیں۔

جواب: گھوڑے کی قیمت دو سو روپے ہیں۔

سوال ۵: تشبیہ کی تعریف کریں۔

جواب: جب کسی چیز یا شخص کو اس کی کسی خوبی یا صفت کی بناء پر کسی دوسری چیز کی مانند قرار دیا جائے تو اسے "تشبیہ" کہتے ہیں۔ جیسے:

۱۔ اس کی سبز آنکھیں زمرد کی مانند ہیں۔
۲۔ ہمارے حوصلے چٹان کی طرح مضبوط ہیں۔
۳۔ کمرا آئینے کی طرح چمک رہا تھا۔
۴۔ شہر کی سڑکیں ایک بھول بھلیاں کی مانند تھی۔
۵۔ استاد مثل والد ہوتا ہے۔
۶۔ سارہ ہو بہو اپنی والدہ کی طرح ہے۔

سوال ۶: دیئے ہوئے بیانات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

"آسمان" کے گروہی الفاظ ہیں:

(الف)۔ کھیت، درخت، کھلے میدان، فصلیں
(ب)۔ بادل، بارش، سیلاب، پھسلن
(ج)۔ چار دیواری، کرسی، میز چھت
(د)۔ چاند، سورج، ستارے، بادل

"کمرے" کے گروہی الفاظ ہیں:

(الف)۔ کھیت، درخت، کھلے میدان، فصلیں
(ب)۔ بادل، بارش، سیلاب، پھسلن
(ج)۔ چار دیواری، کرسی، میز چھت
(د)۔ چاند، سورج، ستارے، بادل

سوال ۷: "حروف تاکید" کی تعریف کریں۔

جواب: اسے حروف جو کسی بات پر زور دینے کیلئے استعمال کیے جاتے ہیں انہیں "حروف تاکید" کہتے ہیں۔

مثلاً قطعی، بالکل، خود، یقیناً، لازماً، کبھی، وہی، وغیرہ

میں ہرگز بازار نہیں جاؤں گی۔ ہرگز

وہ ضرور ہمارا ساتھ دے گا۔ ضرور

دیئے ہوئے حروف تاکید کے جملے بنائیں۔

۱	جملے	

Ali Infoz 0310190027

Scanned with CamScanner

لفاظ	
کبھی	کبھی بھی جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔
یقیناً	یقیناً وہ ضرور پاس ہو گا۔
بالکل	وہ بالکل نہیں ڈرے گا۔
ہی	انسان ہی ایک دوسرے کے کام آتا ہے۔
خود	وہ خود جا کر پوچھ لے گا۔

سوال ۸: نظم سفر ہو رہا ہے کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

جواب: اس نظم میں سید ضمیر جعفری کراچی کے سفر کے بارے میں لکھتے ہیں ایک خوش پوش آدمی کراچی کے لئے بس میں سفر کر رہا تھا اس نے جانے سے پہلے خوب بال بنائیں اچھے کپڑے پہنے اور اپنے چہرے کو صاف ستھرا کیا ہوا تھا اس کے پاس تھیلے میں ٹماٹر بھی تھے اور بغل میں مرغا بھی پکڑا ہوا تھا لیکن جب وہ بیٹھا تو گاڑی ناہموار اور گرد سے بھرے راستے میں بس ہچکولے کھاتا ہوا جا رہا تھا اس کے بال بکھر گئے اور کپڑے گندے ہو گئے اور مرغا اڑ گیا اور آدمی کے بغل میں اس کے پر رہ گئے تھے اور ٹماٹر کی حالت بالکل خراب ہو گئی اور مسافر نے اپنے حالات لکھیں ہیں بس کہ اس طرح لکھوں اپنے حالات کو کیونکہ وہ کراچی کی بس میں سفر کر رہا تھا۔

"حکایات سعدی رحمۃ اللہ علیہ"

سوال ۱: الفاظ کے معانی لکھیں؟

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لطف اندوز ہونا	مزا اٹھانا	سہل	آسان
جہاں دیدہ	تجربہ کار	ہر دل عزیز	سب کو اچھا لگنے والا
ترش گوئی	بدمزاجی	لذیذ	خوش ذائقہ

سوال ۲: دیئے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) حکایت "بزدل غلام" میں غلام کیوں خوف زدہ تھا؟

جواب: غلام کو خوف تھا کہ کہیں کشتی پانی میں ڈوب نہ جائے۔

(ب) غلام کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا؟

جواب: کشتی میں ایک سیانے شخص نے بادشاہ سے کہا کہ اس کو پانی میں دو تین ڈبکیاں دے دو اس کا خوف دور ہو جائے گا لہٰذا اس کے ساتھ وہی سلوک کیا گیا۔

(ج) حاتم کس وجہ سے مشہور تھا؟

جواب: حاتم اپنی سخاوت کی وجہ سے مشہور تھا۔

(د) حکایت "شہد فروش" میں دکان دار کا کاروبار کیوں بند ہو گیا؟

جواب: اس کی خوش اخلاقی کی وجہ سے کاروبار اچھا چل رہا تھا لیکن ایک حاسد آدمی کی وجہ سے وہ بد اخلاق ہو گیا اس وجہ سے اس کاروبار بند ہو گیا۔

(ہ) شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی حکایات سے آپ نے کیا سبق حاصل کیا؟ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جواب: آپ کی اچھے اخلاق کی وجہ سے لوگ آپ کے گرویدہ ہو گئے ہمیں بھی چاہیے کہ ہمیں بھی ان کی اخلاق کو دیکھ کر اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

سوال ۳: سبق کے مطابق درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

۱۔ بادشاہ اور اس کے غلام سیر کر رہے تھے۔
(دریا کی)

۲۔ حاتم طائی کا تعلق تھا۔
(یمن سے)

۳۔ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار واقع ہے۔
(شیراز میں)

۴۔ اپنے پرائے کنارہ کر لیتے ہیں۔
(بد اخلاق سے)

۵۔ حاتم طائی نے تواضع کی۔
(بھنے ہوئے گوشت سے)

سوال ۴: دی ہوئی کہانی کو پڑھے اور دیئے ہوئے سوالات کے جوابات دیجیے؟

(الف) کسان گھوڑے اور بیل کو کن کاموں کے لیے استعمال کرتا تھا؟

جواب: گھوڑے کو سواری اور بیل کو ہل چلانے کے لیے کھیتوں میں استعمال کرتا تھا۔

(ب) گھوڑے نے بیل کو کیا مشورہ دیا؟

Ali Infoz 03101900027

Scanned with CamScanner

جواب: جب کسان تمہیں کام کیلئے لے جانے لگے تو اسے سنگ دکھانا عجیب وغریب حرکتیں کرنا اور منہ سے جاگ نکالنا۔

(ج) بیل کسی بات سے خوف زدہ ہو گیا تھا؟

جواب: گھوڑے نے بیل کو کہا کہ جلدی ٹھیک ہو جاؤ کسان تمہیں قصائی پر بیچنا چاہتا ہے۔

(د) گھوڑے نے مشکل سے نجات کیسے حاصل کی؟

جواب: جب بیل نے کام کرنا شروع کر دیا تو گھوڑے کو مشکل سے نجات مل گئی۔

سوال۵: دیئے گئے حروف میں سے حروف بیان، حروف استفہام، حروف تاکید اور حروف علت الگ الگ لکھیں اور اسے جملے بنائیں۔

حروف بیان	حروف استفہام	حروف تاکید	حروف علت
	کب	ہی	کیونکہ
	کون	لازماً	اس لیے
	کیوں	لہٰذا	
		یعنی	

سوال۶: دیئے ہوئے جملے پڑھیں اور ان میں موجود اغلاط کی نشاندہی کر کے جملے درست لکھیں۔

۱۔ میرے بستے میں چھ کتابیں ہیں۔
۲۔ لڑکے پارک میں کرکٹ کھیل رہے تھے۔
۳۔ سارہ نے دکان سے کتابیں خریدیں۔
۴۔ لڑکیاں جھولے جھول رہی تھیں۔

سوال۷: الفاظ کو جملے میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملے
اعتراف	مجرم نے جرم کا اعتراف کر دیا۔
شوروغل	بچے کلاس میں شوروغل کر رہے تھے۔
سخاوت	حاتم طائی سخاوت میں مشہور تھا۔
گرویدہ	لوگ حاتم طائی کے گرویدہ تھے۔
افسردگی	آج علی کے چہرے پر افسردگی تھی۔

سوال۸: "دیئے گئے جملوں کو درست کر کے لکھیں"۔

۱۔ بڑھئی نے لکڑی کی کرسیاں بنائیں۔
۲۔ باغ میں پھول کھلے تھے۔
۳۔ درخت پر آم لگے تھے۔
۴۔ چڑیاں درخت پر بیٹھی تھیں۔

سوال۹: "علم حاصل کرنا کیوں ضروری ہے" ایک مضمون لکھیں۔

جواب: "علم حاصل کرنا کیوں ضروری ہے" جیسے کہ عنوان سے ہی ظاہر ہو رہا ہے کہ علم حاصل کرنا کیوں ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالی نے سب سے پہلے حضرت جبرائیل امینؑ کے ذریعے آپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غار حرا میں عبادت میں مصروف تھے کہ جبرائیل امینؑ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل کی کہ پڑھ تیرا پروردگار بڑا کریم ہے کہ جس نے انسان کو قلم کے ذریعے وہ پڑھایا کہ وہ پہلے نہیں جانتا تھا۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے"۔

علم وادب کا آپس میں گہرا تعلق ہے کیونکہ جب انسان علم حاصل کرتا ہے وہ اپنے خیالات کا اظہار اپنے اشعار کے ذریعے کرتا اور یہی قوم کی بیداری کا ذریعہ ہے۔

اس کے ساتھ آج کل کے دور اور علم کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کیونکہ علم کی بدولت اقوام ایک دوسرے کے ساتھ صرف تعلیم کے ذریعے ہی مقابلہ کر سکتی ہیں۔ جب انسان تعلیم حاصل کرتا ہے وہ ایک ڈاکٹر، استاد، وکیل، انجینئر وغیرہ بن کر انسانیت کی خدمت کر سکتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اِن کے ذریعہ معاش بھی حاصل کر سکتا ہے۔

جب ایک انسان علم کی روشنی حاصل کر لیتا ہے وہ آہستہ آہستہ ترقی کے منازل طے کرتا اور صرف انفرادی نہیں بلکہ وہ اپنے ملک و قوم کو بھی ترقی کے منازل طے کرنے میں مدد دیتا ہے اور جب تعلیم حاصل کر لیتا ہے تو وہ ملک کا ایک کارآمد شہری بنتا ہے تو اس سے حقوق و فرائض پابندی وغیرہ کا بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے اور پھر جب کوئی ان تمام باتوں پر عمل کرتا ہے تو ایک تہذیب یافتہ معاشرہ تشکیل پاتا ہے اور ایک انسان پھر یہ بہتر سوچ سکتا ہے کہ وہ اپنے اور اپنے آنے والے والے نسلوں کے بہتر مستقبل کے لئے کیا لائحہ عمل تیار کر سکتا ہے اللہ تعالی ہمارے وطن کے تمام لوگوں کو ذریعہ تعلیم سے آراستہ کریں۔

سوال۱۰: دیئے ہوئے اشارات و طرز نگارش لکھیں۔

اشارات	طرز نگارش
کیک، ۲۰ ستمبر، پارٹی، تحفے	دعوت نامہ
لاہور، پیارے، دوست، تاریخ	خط
ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس صاحبہ،	درخواست

Allinfoz 03101190027

Scanned with CamScanner

العارض، چھٹی	
ایک دفعہ کا ذکر، ایک شیر اور چوہا، جال، شکاری	کہانی
احمد، اسلام علیکم، وعلیکم السلام	خیر مقدم، ملاقات
عیدالفطر، ماہ رمضان، فطرانہ، عیدی	مبارکباد

"مادرِ ملت تجھے سلام"

سوال ۱: الفاظ کے معانی لکھیں؟

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کم سن	کم عمر	یکے بعد دیگرے	ایک کے بعد دوسرا
خیر باد کہنا	چھوڑنا، ترک کرنا	گراں قدر	اہم، معزز
شانہ بشانہ	کندھے سے کندھا ملا کر	مادرِ ملت	قوم کی ماں
امتیازی	نمایاں		

سوال ۲: دیئے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا کب اور کہاں پیدا ہوئیں؟

جواب: محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا ۳۱ جولائی ۱۸۹۳ کو کراچی میں پیدا ہوئیں۔

(ب) قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا کی خدمات کا اعتراف کن الفاظ میں کیا؟

جواب: میری بہن روشنی اور امید کی کرن کی طرح تھی اور میں وہ اپنے گھر واپس آئیں۔

(ج) قوم نے محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا کو کون سا خطاب دیا اور کیوں؟

جواب: آپ کی گراں قدر خدمات کے صلے میں قوم نے آپ کو "مادر ملت" کا خطاب دیا۔

(د) محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا نے تحریک پاکستان کے دوران میں خواتین کو متحرک کرنے کے لیے کیا کردار ادا کیا؟

جواب: آپ نے قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مختلف شہروں کے دورے کیے اور ان عورتوں میں جذبہ آزادی پیدا کیا آپ صحت، تعلیم اور معاشرتی و معاشی ترقی کیلئے بہت اہم کردار ادا کیا۔

(ہ) آپ کے خیال میں محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا نے تحریک پاکستان میں جو خدمات سرانجام دیں، بعدازاں ہمیں ان سے کیا فوائد حاصل ہوئے؟

جواب: آپ نے تحریک پاکستان میں جو خدمات سرانجام دیں ان کے پاکستان کے دوسری خواتین میں بھی حوصلے اور ہمت پیدا ہوئیں اور وہ آپ کے نقش قدم پر چلیں آپ کی مشن کو آگے چلا رہی ہیں۔

سوال ۳: دیئے گئے جملے درست کرکے دائرہ لگائیں۔

۱۔ محترمہ فاطمہ جناحؒ پیشے کے لحاظ سے تھیں۔
(ڈاکٹر)

۲۔ محترمہ فاطمہ جناحؒ نے ڈینٹل کلینک کھولی۔
(بمبئی)

۳۔ محترمہ فاطمہ جناحؒ کو دفن کیا گیا۔
(قائداعظمؒ کے مزار کے احاطے میں)

۴۔ محترمہ فاطمہ جناحؒ نے اپنے آپ کو قائداعظمؒ کا ثابت کیا۔
(دست و بازو)

۵۔ محترمہ فاطمہ نے وفات پائی۔
(۹ جولائی ۱۹۶۷ء)

سوال ۴: دیئے ہوئے عبارت میں سوالات کے جوابات دیجیے؟

اس سے عبارت میں خواتین نے جس طرح اہم خدمات انجام دیں ان میں مولانا محمد علی جوہر کی بیوی تھی آپ نے سخت پردے کی پابندی کے باوجود اہم کردار ادا کیا آپ لکھنو کے اجلاس میں شرکت کی ۱۹۴۰ میں جب تاریخی جلسہ ہوا تو وہاں خواتین نے اسلامیہ کالج لاہور میں ۲۳ مارچ کو جلسہ کیا۔ مولانا محمد علی جوہر کی بیگم کی صدارت میں دوسری خواتین نے شرکت کی۔

(الف) بیگم محمد علی جوہر کون تھیں؟

جواب: آپ تحریک خلافت کی بانی تھیں۔

(ب) لکھنو میں منعقدہ مسلم لیگ کے تاریخ اجلاس میں کس شعبے کا قیام عمل میں لایا گیا؟

جواب: شعبہ خواتین کا قیام عمل میں لایا گیا۔

(ج) قرارداد لاہور کب اور کہاں منظور ہوئی؟

جواب: قرارداد لاہور ۱۹۴۰ کو لاہور میں منعقد ہوئی۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

(د) بیگم محمد علی جوہر کب اور کس کمیٹی کی صدر منتخب ہوئی؟

جواب: ۲۲ مارچ کو آل انڈیا مسلم لیگ خواتین کمیٹی کی صدر منتخب ہوئی۔

سوال ۵: دی ہوئی محاورات مکمل کر کے ان کے معانی لکھیں اور انہیں اپنے جملوں میں استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

محاورہ	معنی	جملے
آنکھوں کا تارا ہوں	بہت پیارا ہونا	علی اپنے ماں باپ کے آنکھوں کا تارا ہے۔
گھی کے چراغ جلانا	مراد بر آنا	صائمہ
مگرمچھ کے آنسو بہانا	اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کرنا	سلمٰی نے اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کرنے کیلئے مگرمچھ کے آنسو بہائے
دانت کھٹے کرنا	مزہ چکھنا / سزا دینا	میں نے شیبا کے جھوٹ پکڑنے پر اس کے دانت کھٹے کر دیئے۔
طوطا چشم ہونا	آنکھیں پھیرنا	کسی کی ضرورت پورا ہونے پر طوطا چشم نہیں ہونا چاہیے۔

سوال ۶: "حروف بیان" کی تعریف کریں۔

جواب: کسی بات کو بیان یا اس کی وضاحت کرنے کیلئے جن حروف کا استعمال کیا جائے۔ انہیں 'حروف بیان' کہتے ہیں مثلاً کہ، یعنی

۱۔ استاد نے کہا کہ ہمیشہ سچ بولنا چاہیے۔

۲۔ سارہ نے کہا کہ وہ کل یعنی پیر کو بازار جائے گی۔

سوال ۷: "حروف بیان" پر ایک اقتباس لکھیں۔

جواب: بچوں کو ہمیشہ یہ نصیحت کرنی چاہیے کہ وہ ہمیشہ سچ بولیں یہ ان کے کل یعنی مستقبل میں بھی کام آئے گا کہ آگے وہ بھی سچ کی روشنی اپنے بچوں یعنی اپنے آنے والے نسلوں کیلئے فائدہ مند رہے گی۔

سوال ۸: "دیئے کالم میں دیئے ہوئے جملوں میں سے اسم صوت، اسم آلہ، اسم مصغر، اسم مکبر اور اسم ظرف کی شان دہی کریں اور کالم ب میں لکھیں۔

کالم الف	کالم ب
ہتھوڑی کیل ٹھونکنے کے کام آتی ہے۔	اسم آلہ
سارہ کو تو بات کا بتنگڑ بنانے کی عادت ہے۔	اسم مکبر
علی صبح لاہور جائے گا۔	اسم ظرف
چھک چھک کرتی ریل گاڑی آ رہی تھی۔	اسم صوت
یہ بلو نگڑا بہت پیارا ہے۔	اسم مصغر

سوال ۹: رعنا لیاقت علی خان کی شخصیت پر دو سو الفاظ کا مضمون لکھیں۔

جواب: بیگم رعنا لیاقت علی خاتون اول بنی آپ ۱۳ فروری ۱۹۰۵ء میں شمال ہند کے علاقے الموڑہ میں پیدا ہوئی تھیں وہ ایک آزاد خیال خاتون تھی وہ ایک بہادر خاتون تھیں۔ لکھنو یونیورسٹی میں انہوں نے مسلم لیگ کیلئے فنڈ جمع کر دیا آپ کی شادی لیاقت علی خان سے دہلی میں ہوئیں۔ انٹرنیشنل "گمبل" ایوارڈ سب سے پہلے آپ نے پاکستان میں حاصل کیا۔ آپ کلکتہ کالج میں پروفیسر مقرر ہوئیں۔

آپ کو امریکہ میں ماں کا خطاب ملا آپ تاریخ میں سب سے پہلی بار صوبہ سندھ کی گورنر (خاتون) مقرر ہوئیں۔ ۱۹۴۹ء آپ نے پاکستانی خواتین کی فلاح و بہبود کیلئے "اپوا" تنظیم کی بنیاد رکھی آپ کی خدمات کے صلے میں حکومت پاکستان آپ کو نشان امتیاز سے بھی نوازا۔ آپ پاکستان کی پہلی خاتون سفر رہی آپ ۱۳ جون ۱۹۰۵ کو وفات پائی۔

سوال ۱۰: اس نظم میں معاشرے کی کن کن معاشرتی مسائل کا ذکر کیا گیا ہے۔

جواب: اس نظم میں ہمارے معاشرتی مسائل کہ گاڑی اور رکشہ انسان ہی چلاتے ہیں لیکن رشوت، بھوک، انسان کا حق، خون، غم، غربت، چوری، ذخیرہ اندوزی وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

"میرا دیس"

شعر:

جس دیس میں نانگا پربت ہے
جس دیس میں راوی گاتا ہے
اس دیس سے میرا ناتا ہے

جو گیت میرے کوشحال کا ہے

Ali Imtiaz 03101190027

Scanned with CamScanner

جو خواب میرے اقبال کا ہے

تشریح: یہ مخمس مہباا اختر کے نظم میرا دیس سے لیا گیا ہے اس میں شاعر اپنے دیس کی خوبصورتی اور اپنے رہنماؤں کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے۔

کہ میرے پیارے ملک پاکستان میں نانگا پربت کی پہاڑی سلسلے ہیں اور اس پیارے ملک میں دریائے راوی کا پانی خوشی کے گیت گاتا ہے یہ میرے بہادر خوشحال خان خٹک کا ملک بھی ہے اور شاعر مشرق علامہ اقبال جس نے تصویر پاکستان پیش کیا تھا یہ وطن اُن کا بھی ہے۔

جہاں شاہ کے سُر کا جادو ہے
جہاں سچل پیار جگاتا ہے
اس دیس سے میرا ناتا ہے

کاغان بھی ہے خضدار بھی ہے
جو خوابوں کا گلزار بھی ہے

اس میں شاعر نے بلے شاہ اور سچل سرمست جیسے صوفی شعراء بھی اس پیارے پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں اور اسی پاکستان سے میرا بھی رشتہ ہے کیونکہ اس پیارے دیس میں کاغان اور خضدار جیسے پیارے اور خوبصورت شہر ہیں اور یہاں پر خوابوں کے باغات اور خوبصورت وادیاں بھی ہیں جن کو انسان خوابوں میں دیکھتا ہے وہ سچ میں ہمارے دیس میں ہیں۔

جہاں چاند ستارے کا پرچم
اک عظمت سے لہراتا ہے
اس دیس میں میرا ناتا ہے

جس دیس میں نانگا پربت ہے
جس دیس میں راوی گاتا ہے
اس دیس میں میرا ناتا ہے

ان آخری اشعار میں شاعر اپنے قومی پرچم کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میرے وطن کا پرچم جس پر چاند اور ستارہ جگمگاتا ہوا نظر آتا ہے اس کی عظمت اور بڑھائی کو اور بھی بڑھاتا ہے اسی دن سے میرا بھی رشتہ ہے اور پھر دوبارہ ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میرے ملک میں میں نانگا کے پہاڑ ہیں اور اس میں دریائے راوی کا پانی گیت گاتا ہے اور اسی پیارے سے میرا بھی رشتہ ہے۔

سوال ۱: الفاظ کے معانی لکھیں؟

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دیس	وطن، ملک	گلزار	چمن، باغ

سوال ۲: دیئے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) علامہ محمد اقبال کون تھے اور انہوں نے کیا خواب دیکھا تھا؟

جواب: علامہ محمد اقبالؒ شاعر مشرق تھے اور انہوں نے تصور پاکستان یا پاکستان کا خواب دیکھا تھا۔

(ب) شاہ کے "سر" سے کیا مراد ہے؟

جواب: شاہ کے "سر" سے مراد آپ کی شاعری ہے۔

(ج) "کاغان" اور "خضدار" کن کن صوبوں میں واقع ہیں؟

جواب: "کاغان" خیبر پختونخوا اور "خضدار" بلوچستان میں واقع ہیں۔

(د) "وطن خوابوں کا گلزار" کس طرح بن سکتا ہے؟

جواب: کہ انسان جس طرح خوابوں میں اچھے سپنے دیکھتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح ہم اچھے خواب دیکھتے ہیں اسی طرح ہم اپنے وطن کو اسی طرح ایک خوبصورت چمن بنا سکتے ہیں۔

(ہ) بحیثیت طالب علم آپ اپنے وطن کی خدمت کیسے کر سکتے ہیں؟

جواب: بحیثیت طالب علم ہم اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے ملک و قوم کو دوسرے ممالک کے صف میں آگے کھڑا کر سکتے ہیں اس کے علاوہ ایک ڈاکٹر، استاد، وکیل، سائنسدان بن کر اپنی قوم کی لوگوں کی خدمت کر سکتے ہیں۔

سوال ۳: نظم کے مطابق درست لفظ لکھ کر مصرعے مکمل کریں۔

۱۔ اس دیس سے میرا ناتا ہے۔
۲۔ جہاں سچل پیار جگاتا ہے۔
۳۔ کاغان بھی ہے خضدار بھی ہے۔
۴۔ جہاں آزادی سے متوالے۔
۵۔ جہاں چاند ستارے لاتا ہے۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

سوال ۴: دیئے ہوئے اشعار میں شاعر کس سے مخاطب ہے؟

جواب: دیئے ہوئے اشعار میں شاعر بچوں سے مخاطب ہے۔

سوال ۵: دی ہوئی پہیلیاں سنیں اور بوجھیں اور درست جوابات دیجئے۔

جواب: پہیلی نمبر ۱: کمپیوٹر

پہیلی نمبر ۲: سائیکل

سوال ۶: دیئے ہوئے مفرد اور مرکب الگ الگ کالم میں لکھیں۔

جملے	مفرد جملے	مرکب
۱۔ اس کی سبز آنکھیں زمرد کی مانند ہیں۔	مفرد	
۲۔ ہمارے حوصلے چٹان کی طرح مضبوط ہیں۔	مفرد	
۳۔ گہرا آئینے کی طرح چمک رہا تھا۔		مرکب
۴۔ شہر کی سڑکیں ایک بھول بھلیاں کی مانند تھی۔		مرکب
۵۔ استاد مثل والد ہوتا ہے۔	مفرد	
۶۔ سارہ ہو بہو اپنی والدہ کی طرح ہے۔	مفرد	

سوال ۷: خالی جگہوں پر حروف لگا کر الفاظ بنائیں۔

حروف					الفاظ
م	ع	ا	و	ن	معاون
گ	ل	ز	ا	ر	گلزار
ا	خ	و	و	ت	اخوّت
م	ل	ل	ت		ملّت
ت	خ	ی	ی	ل	تخیّل

سوال ۸: دیئے ہوئے جملے غور سے پڑھیں۔ ان میں موجود اسم ذات کے گرد دائرہ (O) اور اسم صفت کے گرد ڈبا (☐) بنائیں۔

۱۔ یہ پہاڑ بہت بلند ہیں۔

۲۔ بڑھئی نے کرسی بنائی۔

۳۔ لومڑی ایک چالاک جانور ہے۔

۴۔ چاند، آسمان پر چمک رہا ہے۔

۵۔ گائے ایک پالتو جانور ہے۔

۶۔ برے لوگوں سے صحبت سے بچو۔

سوال ۹: اسم استفہام کے پانچ جملے لکھیں۔

۱۔ آپ کب سے جا رہے ہو؟

۲۔ آپ کو ڈاکٹر نے کیا لکھا؟

۳۔ کتنے دنوں کیلئے جا رہے ہو؟

۴۔ آپ کی تکلیف کیسی ہے؟

۵۔ آپ جھوٹ کیوں بولتے ہو؟

سوال ۱۰: دیئے ہوئے اشاروں سے دو سو الفاظ کا ایک مضمون لکھیں؟

"پیارا وطن پاکستان"

میرا وطن جو بڑی قربانیوں سے حاصل ہوا ہے یہ 14 اگست 1947 کو حاصل ہوا ہے اس کو قائد اعظم نے بڑی کوششوں سے حاصل کیا ہے اس لئے ان کو بانی پاکستان کہا جاتا ہے۔ پاکستان کا دارالخلافہ اسلام آباد ہے اور پاکستان کے چار صوبے ہیں اور قومی زبان اردو ہے زمانے بھی ہیں جن کا اگست کو یوم آزادی کا وقت سے اپنے ملک میں مناتے ہیں اس کے علاوہ پاکستان کے کھانے بڑے مشہور ہیں اور ہر صوبے کی تہذیب و ثقافت میں یکسانیت نظر آتی ہے پاکستان کے لوگ ایک دوسرے سے بڑے محبت کرتے ہیں اور اس کے پاکستان میں سیاحت کے بڑے خوبصورت مقامات ہیں جہاں لوگ پاکستان اور دنیا بھر کے لوگ ان مقامات کی سیر کرنے کو آجاتے ہیں۔ میں بڑا ہو کر اپنے ملک کی ترقیمیں بڑھ چڑھ کر حساب لونگا اور اپنے بزرگان دین کے نقش قدم پر چل کر اپنے ملک کو دشمن کے نظروں سے اس کو محفوظ رکھوں گا اور اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے اس کو ترقیافتہ ممالک کے صف میں کھڑا کروں گا تاکہ پاکستان کا نام سورج کی طرح روشن ہو کر دنیا کے دوسرے ممالک ہیں اس کی کرنی پڑھے۔

"دل دل پاکستان"

سوال ۱: الفاظ کے معانی لکھیں؟

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سماجی شخصیت	سماجی بہبود کے کام کرنے والی شخصیت	ہلالی پرچم	پرچم جس پر ہلا یعنی چاند بنا ہوا ہو
کٹھن	مشکل	باعث	جس پر فخر کیا

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

		افتخار	جا سکے
اخوّت	بھائی چارہ	ویدنی	دیکھنے کے لائق

سوال ۲: دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) ہمایوں صاحب نے جشن آزادی کی کیا اہمیت بتائی؟

جواب: ہمایوں صاحب طلبہ سے مخاطب ہوئے فرمانے لگے کہ "عزیز طلبہ" کہ جس طرح انسان اپنی زندگی کے اہم دنوں کو یاد کرتے ہیں اور ان کو نہیں بھولتے اسی طرح زندہ قومیں اپنے اہم دنوں کو یاد رکھتے ہیں اور ان کو نہیں بھولتے اور ۱۴ اگست یوم آزادی ان اہم دنوں میں ایک ہے جن کو ہم یاد رکھتے ہیں۔

(ب) ہیڈ ماسٹر صاحب نے پاکستان کی کیا خصوصیات گنوائیں؟

جواب: پاکستان کی پہلی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی بنیاد مسلم قومیت پر رکھی گئی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اس کی بنیاد مسلم قومیت پر رکھی گئی دوسری خصوصیت یہ قدیم ترین تہذیب یعنی وادی سندھ کی تہذیب نے جنم لیا اور شہری خصوصیت یہ ہے کہ تمام صوبے الگ الگ ثقافت رکھتے ہیں لیکن سب محبت اور اخوت کے رشتے میں بندھے ہوتے ہیں۔

(ج) ڈاکو منٹری میں کیا کچھ دکھایا گیا؟

جواب: ڈاکو منٹری میں پاکستان کے حاصل کرنے کیلئے لوگوں کا جوش و خروش، گلی و محلوں میں نعرے قائد اعظمؒ کے وہ خطوط جو انہوں نے بچوں کے نام لکھے تھے۔

(د) یتیم خانے کے بچوں نے خط میں قائد اعظمؒ کو کیا لکھا؟

جواب: "اے ہمارے پیارے قائد اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے چونکہ ہمارے گھر نہیں ہے ماں باپ نہیں ہیں اور یتیم خانے میں رہ رہے ہیں ہمارے کھانے پینے وغیرہ تمام یتیم خانے کے ذمہ ہے اس لیے ہم آپ کی اتنی مدد نہیں کر سکتے لیکن ہم نے طے کیا کہ آپ کو کچھ پیسے چندے میں ضرور دیں ہم نے کہیں نہ کہیں سے تھوڑا انتظام کیا ہے اور یہ تین روپے دو آنے جمع کیے اور آپ کی خدمت میں بھیج دی جب ہم بڑے ہو جائے گے اور کمانے لگے گے تو ضرور اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم سے اگر زندہ رہے تو مسلم لیگ کی بڑے زور و شور سے خدمت کریں گے اور بہت سے روپے میں چندے میں دیں گے آپ ہمارے لیے دعا کیجیے"۔

(ہ) بہ حیثیتِ طالب علم آپ وطن سے محبت کا اظہار کیسے کر سکتے ہیں؟

جواب: بحیثیت طالب علم ہمیں اپنے وطن سے محبت کا اظہار اس طرح کر سکتے ہیں کہ ملکی مفادات کو ذاتی مفادات پر ترجیح دیں گے۔ قوانین کا احترام کریں گے تعلیم پر توجہ دے گے اور اپنے وطن کے سربلندی اور ترقی کے لئے کام کریں گے۔

سوال ۳: درست جوابات لکھیں۔

۱۔ اسکول میں منایا جا رہا تھا۔ یوم آزادی

۲۔ اسکول کے جلسے میں مہمان خصوصی تھے۔ سماجی شخصیت

۳۔ 1947ء کو پاکستان بنا۔ سب سے بڑی اسلامی ریاست

۴۔ اسکول میں اہتمام کیا گیا تھا۔ ڈاکو منٹری کا

۵۔ ڈاکو منٹری میں ان خطوط کا عکس بھی دکھایا گیا جو یتیم خانے کے بچوں نے دیکھے تھے۔ قائد اعظمؒ کو

سوال ۴: دی ہوئی کہانی کو پڑھیں اور سوالات کے جوابات دیجئے۔

(الف) شمشیر سنگھ کے والد کا کیا نام تھا اور وہ کیا کام کرتے تھے؟

جواب: اس کے والد کا نام راجندر سنگھ تھا اور ایک سرکاری افسر تھا۔

(ب) شمشیر سنگھ کو سلیمان کی حالت دیکھ کر کیوں رنج ہوا؟

جواب: سلیمان نابینا تھا اور ٹٹول کر چل رہا تھا۔

(ج) شمشیر سنگھ نے سلیمان کی مدد کیسے کی؟

جواب: شمشی سنگھ نے سلیمان سے سلیمان کیلئے سفید چھڑی خریدی۔

(د) اگر آپ شمشیر سنگھ کی جگہ ہوتے تو آپ سلیمان کے مدد کیسے کرتے؟

جواب: ہم بھی اسی طرح سلیمان کی مدد کرتے جس طرح شمشیر سنگھ نے کی۔

سوال ۵: دیئے ہوئے درست جوابات کے گرد دائرہ لگائیں۔

۱۔ معانی کے لحاظ سے فعل کے اقسام ہیں۔ (تین)

۲۔ وہ فعل جیسے فاعل کے علاوہ معفول کی ضرورت ہو وہ کہلاتا ہے۔ (فعل متعدی)

۳۔ وہ فعل جو فاعل کے ساتھ مل کر بات مکمل کرے وہ کہلاتا ہے۔ (فعل لازم)

۴۔ تیمور نے خط لکھا اس میں فعل متعدی ہے۔ (خط)

۵۔ وہ فعل جس کے ساتھ اسم ذات کا ذکر کرنے کے بعد جب تک اسم صفت کا ذکر نہ کیا جائے معنی مکمل نہیں ہوتے، کہلاتا ہے: (فعل ناقص)

سوال ۶: دیئے گئے الفاظ کو بطور تشبیہات استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیں۔

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

تشبیہات	جملے
دودھ کی طرح سفید	آج بارش کے ساتھ اولے برسے جو دودھ کی طرح سفید تھے۔
سوئی کی طرح نوکیلا	آج میرے پاؤں میں سوئی کی طرح نوکیلی چیز نے زخمی کر دیا۔
شیشے کی طرح	دریا کا پانی شیشے کی طرح صاف تھا۔
کوّے کی طرح سیانا	جو لوگ بڑے عقلمند ہوتے ہیں ان کو کوّے کی طرح سیانے سے تشبیہ دی جاتی ہے۔
حاتم کی طرح سخی	میرا بھائی بالکل حاتم کی طرح سخی یعنی لوگوں کی کھلے ہاتھ سے مدد کرتا ہے۔

سوال ۷: کوئی پانچ جملے لکھیں اور ان میں سے درست جگہ پر رابطہ علامت لکھیں۔

۱۔ باپ نے کہا "کہ ہمیشہ سچ بولو"

۲۔ ہمارے کھیتوں میں گندم، مکئی، گنا اور پھل پیدا ہوتے ہیں۔

۳۔ مجھے آپ بتاؤ آپ کا نام کیا ہے؟

۴۔ میں نہیں جاؤں گی۔

۵۔ یہ کیا ہے؟

سوال ۸: کہانی "نااتفاقی کا انجام" کہانی کا اخلاق سبق بھی لکھیں۔

نااتفاقی کا انجام

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک جنگل میں تین بیل رہتے تھے تینوں میں بڑا اتفاق تھا اس جنگل میں ایک شیر رہتا تھا اور ایک لومڑی بھی رہتی تھی۔ تینوں بیل ایک ساتھ گھاس چرتے تھے اور پانی بھی ایک ساتھ دریا پر پینے جاتے تھے۔ شیر بیلوں کو کھانا چاہتا تھا لیکن تینوں مل کر شیر کو بھگا دیتے تھے لومڑی نے سوچا کیونکہ ان تینوں کے درمیان نااتفاقی پیدا کی جائے تو لومڑی نے تینوں بیلوں کے درمیان ایسی چال چلا دی کہ تینوں بیل ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے جھگڑنے لگے اور تینوں الگ الگ رہنے لگے ان کی اس نااتفاقی سے شیر نے فائدہ اٹھایا ایک دن اس نے ایک بیل کھایا اسی طرح پھر دوسرے دن دوسرا اور تیسرے دن تیسرا بیل کھایا اور اسی نااتفاقی کی وجہ سے تینوں ختم ہو گئے۔

سبق: "نااتفاقی کا انجام بُرا ہوتا ہے"

سوال ۹: سبق "دل دل پاکستان" کا خلاصہ لکھیں۔

جواب: ۱۴ اگست کو سکول میں یوم جشن آزادی منائی گئی علاقے کی ایک سماجی شخصیت نے شرکت کی بچوں کو سکول رنگ برنگ جھنڈیوں سے سجایا تھا تمام اساتذہ اور بچوں نے شرکت کی تھی۔ بچوں نے ملی نغمہ گایا مہمان خصوصی نے تقریر کی اور بچوں کو پاکستان کے بنانے میں بزرگان دین کی کوششوں کے بارے میں بتایا کہ ہم ۱۴ اگست کیوں مناتے ہیں۔

اس کے بعد ہیڈ ماسٹر نے پاکستان کی خصوصیات بیان کی اور بچوں کو اس سے آگاہ اس کے علاوہ وہ تحریک پاکستان کے بارے میں ڈاکومینٹری فلم دکھائی گئی قائداعظم کے نام یتیم بچوں کے خطوط دکھائے گئے اور یتیم بچوں نے اپنے حالات قائداعظم کو لکھے ان خطوط کو بچوں اور اساتذہ نے دیکھا تو سب کے آنکھوں میں آنسو آئیں۔

ہمیں چاہیے کہ اپنے ملک میں ہر سال یوم آزادی ۱۴ اگست کو منائیں ہمیں ملک کے لوگوں میں دُکھ درد میں شریک ہونا چاہیے ہم اپنے ملک کی ترقی کیلئے کام کریں اور اس سے اسلام ایک مضبوط اسلامی فلاحی ریاست بنائیں گے آخر میں یہ خوبصورت محفل اختتام پذیر ہوئی۔

"علم وادب کی دولت مولا مجھے عطا کر"

مخمس نمبر:1

اے دو جہاں کے مالک مقبول یہ دُعا کر
تاریکی جہالت دل سے میرے جُدا کر
تاریکی جہالت دل سے مرے جُدا کر
کہتا ہوں تیرے آگے میں ہاتھ یہ اُٹھا کر
علم وادب کی دولت مولا مجھے عطا کر

یہ اشعار (مخمس) شبنم کے نظم "علم وادب کی دولت مولا مجھے عطا کر" سے لیا گیا ہے۔ اس نظم میں شاعر اپنے رب کریم سے دعا کرتا ہے کہ اے مالک دو جہاں کے مالک میری یہ دعا قبول کرے اور مجھے جہالت کی تاریکی سے نکالیں اور مجھ پر اپنے رحم و کرم کی بارش کریں اور میں یہ دونوں ہاتھ اٹھا کر کہتا ہوں کہ اے میرے رب کریم مجھے اس دنیا میں علم وادب کی دونوں کی دولت سے مالا مال کر دیں یعنی مجھے علم کی روشنی بھی دے اور مجھے ادب واحترام کا سبق بھی سکھا دیں۔

مخمس نمبر:2

تُو راز زندگانی مولا مجھے بتا دے
انسانیت کا مجھ کو بھولا سبق پڑھا دے
سوئے ہوؤں کو پھر سے نغمہ مرا جگا دے
تجھ سے یہ التجا ہے پوری مری دُعا کر
علم وادب کی دولت مولا مجھے عطا کر

ان اشعار میں بھی شاعر اپنے رب کریم سے دعا کرتا ہے کہ اے میرے رب تو مجھے زندگی گزارنے کے طور طریقے سکھا دے وہ

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

کونسے زندگی کے راز ہے جن کے مطابق انسان زندگی گزار دے کہ وہ کامیاب زندگی ہوا اور جو سبق انسانیت کا مجھ سے بھول گیا ہے وہ مجھے یاد کرادے کہ انسانیت کی خدمت کس طرح کی جاتی ہے اور میرا یہ نظم (نغمہ) اتنا پُراثر ہو کہ لوگوں کے دلوں پر اثر کرے اور ان کے مردہ ضمیر جاگ جائیں اور اے میرے رب میری یہ دعا اور یہ التجا تو قبول کر لیں اور میرے رب مجھے علم وادب دونوں کی دولت سے مالا مال کر دیں۔

مخمس نمبر:3

ہو دُور میرے دم سے گلشن کی خستہ حالی
میرا وطن جہاں میں ہو جائے سب سے عالی
ہے تیرے در پہ آقا بندہ ترا سوالی
محروم اپنے در سے ہر گز نہ اے خدا کر
علم وادب کی دولت مولا مجھے عطا کر

ان اشعار میں شاعر اپنے رب کریم سے دعا کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار میری یہ دعا مقبول کر لیں کہ اس دنیا میں اتنے اچھے اچھے کام کروں مطلب یہ پاکستان کے تمام بچوں کی دعا ہے کہ دنیا میں پاکستان کا نام روشن ہو جائے اور اس کی بدحالی ختم ہو جائے اور دنیا کے تمام ممالک سے آگے پہلی صف میں کھڑا ہو جائے اے میرے رب میں تیرے در کا سوالی ہوں مجھے اپنے رحم و کرم سے ہر گز محروم نہ کر اور اے میرے رب مجھے اپنے فضل و کرم سے علم وادب دونوں کی دولت دے اور مجھے اس دولت سے مالا مال کر دے۔

مخمس نمبر:4

ابرِ کرم چمن میں برسے ترا جھما جھم
لہرائے دو جہاں میں امن و سکوں کا پرچم
کرنا پڑے نہ مجھ کو انسانیت کا ماتم
میں راہِ آدمیت چھوڑوں نہ پھر بُھلا کر
علم وادب کی دولت مولا مجھے عطا کر

ان اشعار میں بھی شاعر اپنے رب کریم سے التجاء کرتا ہے کہ اے میرے رب اس چمن یہ میرے پاکستان پر رحمت کی بارش برسا دے اور اسی رحمت کی ہوا چلا دے کہ میرے ملک کا پرچم جو سبز ہلالی پرچم کو پورے ملک اور دنیا میں امن و سکون کا پیغام دے کہ پاکستان ایک پُرامن ملک ہے اور مجھے ایسا نہ بنا دے کہ میں انسانیت کا سبق بھول کر اپنے ملک میں فساد اور ماتم کر لو یعنی میں انسانیت کی خدمت کر سکو اور اے میرے رب مجھے کبھی بھی راہ راست سے نہ ہٹایا اور مجھے ہدایت دے کہ میں انسانیت کے کام آسکوں اور اے میرے رب مجھے علم وادب دونوں کی دولت سے نواز دو۔

مخمس نمبر:5

بھر دے نوازشوں کے پھولوں سے میرا دامن
اِک روز میرا دامن بن جائے صحنِ گلشن
اس میں نہ ہو سکے پھر باد خزاں کا مسکن
گائے چمن میں شبنم یہ گیت مسکرا کر
علم وادب کی دولت مولا مجھے عطا کر

ان آخری اشعار میں شاعر اپنے رب پروردگار سے یوں دعا کرتا ہے کہ اے میرے رب اپنے رحم و کریم سے میرا دامن بھر دے اس سے مراد شاعر پاکستان کو دعا دے رہا ہے کہ میرا ملک خوشیوں کا گہوارہ بن جائے اور ایک اور میرا یہ صحن یعنی پاکستان خوشیوں اور امن کا گہوارہ ہو اور اس پاکستان میں ہمیشہ بہار کا موسم ہو اور کبھی بھی اس میں خزاں کا موسم نہ آئیں اور شاعر اپنا تخلص استعمال کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس چمن میں خوشیوں کے گیت گاؤں گا اور اے میرے رب مجھے علم وادب کی خوشیاں اور دولت عطا کر۔

سوال ا: معانی لکھیں۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
مقبول	منظور، قبول	تاریکی	جہالت کا اندھیرا
خستہ حالی	بری حالت	عالی	اونچا
نوازشوں	نوازش کی جمع، مہربانیوں	مسکن	ٹھکانا، گھر

سوال ۲: دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف): اس نظم میں شاعر نے وطن کیلئے کیا دعا مانگی ہے؟

جواب: اس نظم میں شاعر نے وطن کیلئے خوشحالی، رحم کی بارش، اپنے وطن کی سربلندی اور امن و سکون کیلئے دعا کی ہے۔

(ب): "انسانیت" کا ماتم سے کیا مراد ہے؟

جواب: "انسانیت" کا ماتم سے مراد لوگوں کے خوشیوں کو ان کے غم میں بدل دینا ہے یعنی لوگوں کو نقصان پہنچانا شاعر کا مطلب ہے۔

(ج): "راز زندگانی" کا کیا مطلب ہے؟

Ali Infoz 03101900027

Scanned with CamScanner

جواب: اس کا مطلب زندگی کے وہ راز جس سے انسان بہتر طور پر زندگی کیسے گذارے یعنی انسان کو اس راز کا پتہ چل جائے کہ وہ کونسے طور وطریقے ہیں جو انسان کو ایک بہتر طرز زندگی کے قابل بنا سکے۔

(د): علم سے جہالت کے اندھیرے کیسے ختم ہو سکتے ہیں؟

جواب: علم حاصل کرکے انسان کو اچھے اور برے کی تمیز کر سکتے کہ کونسا وہ عمل ہے جس سے انسان دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

(ہ): انسانی زندگی امن وامان کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: انسانی زندگی میں اگر امن وامان ہو تو اس کی زندگی خوشگوار ہو سکتی ہے اور ملک میں خوشحالی آسکتی ہے اور جس معاشرے میں امن ہو تو پورا ملک ترقی کر سکتا ہے۔

(و): دعا کی ضرورت واہمیت پر نوٹ لکھیں؟

جواب: دُعا انسان کے لئے ایک ایسا ذریعہ ہے جو انسان اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے آخرت اور دنیا کی کامیابی حاصل کر سکتا ہے جب ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے جائز ضروریات اور حاجات کے لئے منت سماجت کر کے مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہمارے جائز ضروریات کو پورا کرتا ہے اور ہمیں سکون ملتا ہے کیونکہ دعا میں برکت ہوتی اور اللہ تعالیٰ بھی راضی ہو جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمارا مالک حقیقی ہے ہم اس (اللہ تعالیٰ) کے آگے ہر معاملے میں محتاج ہے۔

سوال ۳: نظم کے مطابق درست لفظ لگا کر مصرعے مکمل کریں۔

۱۔ لطف وکرم کی بارش مجھ پہ میرے خدا کر

۲۔ انسانیت کا مجھ کو بھولا سبق پڑھا دے

۳۔ تجھ سے یہ التجاء ہے پوری میری دعا کر

۴۔ میرا وطن جہاں میں ہو جائے سب سے عالی

۵۔ گائے چمن میں شبنم یہ گیت مسکرا کر

سوال ۴: نظم کا مرکزی خیال لکھیں۔

جواب: نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ شاعر نے پہلے حصے میں اپنی دعا قبول کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ سے کہتا ہے کہ ان کے علم اور زندگی گذارنے کے بہترین اصول اور دعا پوری کرنے کی التجاء کی ہے اور دوسرے حصے میں اپنے ملک کیلئے سلامتی اور دوسرے ممالک کی صف میں اعلیٰ مقام حاصل کرنے کی دعا کی ہے کہ ہم اپنے چمن میں خوشی کے گیت گائیں۔

سوال ۵: کہانی میں اہم محاورات بیان کریں۔

جان ہے تو جہاں ہے

وضاحت: اگر انسان زندہ ہو تو سب کچھ ہو سکتا ہے

چاند کی صورت سی

وضاحت: بہت زیادہ خوبصورت ہونا اور پھر اس کو چاند سے تشبیہ دینا کہ تم چاند جسی خوبصورت ہو۔

اوسان خطا ہونا

وضاحت: بہت گھبرانا یاڈرنا جب کسی چیز کو اچانک دیکھ لی جائے جو اس کیلئے نقصان دہ ہو تو اچانک بہت گھبرانا۔

پیٹ میں چوہے دوڑ رہے تھے

وضاحت: بہت زیادہ بھوک لگنا جب کسی نے کافی دیر سے کچھ کھایا نہ ہو اور پیٹ بالکل خالی ہو۔

چوہا لنڈورا ہی بھلا:۔ وضاحت: اگر کسی کام میں معمولی رہ جائے تو کام کی تکمیل کیلئے بڑا خطرہ لیتا۔

سوال ۶: تعلیم انسان اور معاشرے میں کیا مثبت لاتی ہے چند جملے لکھیں۔

جواب: تعلیم انسانیت سکھاتی ہے اسے اچھے اور برے کے تمیز سکھاتی ہے اس کے خیالات میں مثبت سوچ لاتی ہے اور اسی تعلیم سے انسان سے لیکر پورے معاشرے پر بہتر نتائج اثر انداز ہوتے ہیں اور پورا معاشرہ آگے دوسرے ممالک کا مقابلہ کر سکتی ہے۔

سوال ۷: دیئے ہوئے الفاظ میں سے سابقے لکھیں اور ان کو جملوں میں استعمال کریں۔

سابقے	جملے
نقصان دہ	بازاری چیزیں نقصان دہ ہیں۔
ناخوش	وہ شہر میں ناخوش ہے۔
بے کار	میں بے کار وقت میں کوکنگ کرتی ہوں۔
نانا	میرے نانا زندہ ہیں۔
ناپسند	مجھے بازاری چیزیں ناپسند ہیں۔
ابد	ابد سے انسان خر میں نیند ہے۔

لاحقوں کے ساتھ الفاظ لکھیں اور جملے بنائیں۔

سابقے	جملے
ضرورت مند	ہمیں ضرورت مندوں کا خیال رکھنا چاہیے۔
کتب خانے	ہمارا ایک کتب خانہ ہے۔
عبادت گاہ	مسجد مسلمانوں کا عبادت گاہ ہے۔

Scanned with CamScanner